



1290



برائے ریویو

رادھا سوامی مت درپن

مصنفہ

شریمان ڈاکٹر گردت صاحب سیکرٹری آریہ سماج کوٹہ راجپوتانہ

حسب فرمائش

مہاشہ وزیر چند جی اڈیٹر آریہ مسافر جالندھر شہر

آریہ سمت ۱۹۶۰۸۵۲۹۷۵

[illegible] سٹیم پریس لاہور میں چھپی

تعداد جلد ۱۰۰۰

قیمت فی جلد ۴؍



اوم

رادہاسوامی مت درپن

دیباچہ

رادہاسوامی مت یا سنت مت کے نام سے آج کل ایک سمپردائے چلا ہوا ہے جس کی اندرونی حالات سے پبلک بہت ہی کم واقف ہے اسکا باعث یہ ہے کہ اس مت کے پیرو نہ تو اپنی کتابیں کسی کو دکھاتے ہیں اور نہ اپنے جلسوں میں کسی کو شریک کرتے ہیں جب تک کہ کوئی پُرش پورے طور پر ان کے جال میں نہ پھنس جاوے یہی وجہ ہے کہ اس مت کے متعلق ابھی تک کوئی مکمل کتاب آریہ سماج کی طرف سے یا کسی اور سجن پُرش کیطرف سے نہیں لکھی گئی سوائے دو ایک چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں اور چند ایک نوٹوں کے جو گاہ بگاہ اخباروں میں نکلتے رہے ہیں بہت عرصہ تک میرا یہ خیال رہا کہ سمجھدار پُرشوں کے واسطے اِن کی پُستکیں اپنے لئے آپ کھنڈن ہیں کیونکہ معمولی عقل رکھنے والا شخص بھی لالہ شیودیال اور رائے سالگرام کی زندگی کے حالات اور اُن کی اوٹ پٹانگ بانی کو پڑھ کر اِن گوروں کو مجذوب اور خبط الحواس سے بڑھ کر درجہ نہیں دے سکتا۔ اسی خیال کے ہونے باوجود کئی سال سے اس مت کی کتابیں حاصل کرنے اور کچھ عرصہ کالجگی دیال کے ست سنگوں میں شامل ہونے اور سرت کو شبد میں ملانے کے جھوٹے خبط

میں مبتلا رہنے کے بھی ان لوگوں کی پیلا پرگٹ کرنے کی کوئی ضرورت نہ سمجھی لیکن تجربہ نے بتلایا کہ میرا یہ خیال غلط تھا مجھے نشچے ہوگیا کہ برہمچریہ آدی برتوں کے ناش ہو جانے سے بھارت ورشسنتان کے دماغ ایسے گندے ہو گئے ہیں کہ بڑے بڑے تعلیمیافتہ گریجوایٹ۔ اور برہمن کھشتری آدی ورنستھ معزز پرش بھی رادھاسوامی لوک میں پہنچنے کی ہوس میں غلطان ہو کر ان کل جگی گوروؤں کی جوٹھی پوریاں اور چرنامرت پیتے ہوئے اپنی اُتم کلوں کو کلنک کر رہے ہیں اور ان نئے فیشن کے توہمات میں پھنسے ہوئے لوگ جیسے پوتر شبد کی آڑ میں مردم پرستی فوٹو پرستی اور مڑھی پرستی کو بڑے زور شور سے پھیلا رہے ہیں۔ ان بھوگی گوروؤں کے پوجاری جوگی بننے کا دعوے کرتے ہوئے آئے دن ہندوستان کے قریباً ہر ایک حصہ میں سادہ لوح استری پرشوں کو اپنے جال میں پھنسا رہے ہیں۔ بڑا بھاری سبب اس گرم بازاری کا کال گوروں کی وہ ہدایت معلوم ہوتی ہے جس میں کہ ہر ایک ست سنگی کو سخت تاکید کیجاتی ہے۔ کہ وہ نہ تو کسی کو اپنی کتابیں دکھاوے۔ اور نہ کسی سے بحث کرے۔ چنانچہ لالہ شبدپال سنگھ کا یہ ایک بچن اس کی صاف شہادت دیتا ہے:۔

"کرمی جیو جگ کے اندھے سب پھنسے کال کے پھندے۔ ان سے نہیں کہنا چاہیئے۔ مت گوڑھ چھپائے رہیئے" اسی کی پیروی میں رائے صالگرام رادھاسوامی نمبر ۲ نے ایک نوٹس "جگت پرکاشش" نامی کتاب کے شروع میں لگایا ہوا ہے +

جس کا مضمون یہ ہے :۔

"اطلاع" "ست سنگیوں کو ہدایت کیجاتی ہے کہ یہ پوتھی غیر شخص کو جو رادھاسوامی مت میں شامل نہیں ہے۔ کسی حالت میں نہیں دکھانی چاہیئے" اسی حکمت عملی

سے فری میسنز اپنا کام کر رہے ہیں۔ اور اسی سے ستیا نند اگنی ہوتری ریلو
گرو سخت ٹھوکریں کھانے کے بعد آج اپنے مقصد میں کامیاب ہو رہا ہے
نتیجہ اس اُپدیش کا یہ ہوتا ہے کہ جو آ پھنستے ہیں بیچارے نہ گھر کے رہتے ہیں
نہ گھاٹ کے کیونکہ ادھر تو سوائے آنکھیں بند کرکے رادھا سوامی صاحب کی سیج دھج
والی شکل کا خیال کرنے اور پریم بانی کے بھجنوں کا پاٹھ کرنے کے اور کچھ رکھا
نہیں اور ادھر کال روپ دیال جی نے وید آدی ستیہ شاستروں اور تحقیقات
سے پہلے ہی نفرت دلا دی ہے جس سے آئندہ کے لئے سب پرکار کی اُنتی
بند ہو کر ہیچ پیچ رادھا سوامی روپ بن جاتے ہیں۔

آپ بیتی

غالباً سنہ ۱۸۹۴ء کا ذکر ہے۔ کہ لاہور میں میرے ایک
دوست نے رادھا سوامی مت کو گرہن کیا اور یہ دعوے
کرنے لگا کہ اس مت میں ایک بڑی آسان ترکیب یوگ سدھی کی ہے۔
اور آریہ سماج میں سوائے وید منتروں کے پاٹھ کرنے کے اور کچھ حاصل نہیں
ہوتا وغیرہ۔ لیکن دریافت کرنے پر نہ تو اُس نے کتابیں دکھلائیں اور نہ وہ
ودھی بتلائی۔ صرف یہی کہا کہ ہم میں شامل ہو جاؤ اور کرکے دیکھ لو۔ اتفاق
سے انہیں دنوں شریمان مہاتما منشی رام جی نے لاہور آریہ سماج میں ایک لیکچر رادھا
سوامی مت پر دیا جس میں اُنہوں نے کچھ کچھ اصلیت "سار بچن" نامی پستک سے
اس مت کی بتلائی اس کے بعد میں برابر اسی تلاش میں رہا کہ کہیں سے اس مت
کی مول پستکیں ملیں تو اصلی بھید کو معلوم کروں لیکن کوئی صورت پستکوں کے
دیکھنے کی نہ نکلی۔ آخر سنہ ۱۸۹۸ء میں جبکہ میں کوٹہ آیا۔ تو یہاں چند ایک پرش مجھے
اس مت کے ملے۔ ان میں سے ایک کے ساتھ میری مترتا ہو گئی۔ اُس سے

میں نے کتابیں دکھلانے کی درخواست کی ۔۔۔ اُس نے بڑی عاجزی سے جواب دیا
کہ مجھے کتابیں دکھلانے میں کچھ عذر نہیں ہے لیکن ایسا کرنے سے میری تمام
محنت جوکہ میں نے رادھا سوامی جوگ میں کی ہے ۔ رائگان چلی جائے گی کیونکہ
ہمیں سخت حکم ہے کہ خاص خاص کتابیں کسی غیر مذہب والے کو نہ دکھادیں ۔ اگر کوئی
شخص ایسا کرے گا تو اُس کی کی کرائی محنت سب نشپھل جائے گی اور علاوہ جوگ
پراپتی میں ناکامیاب ہونے کے بڑا دکھی ہو کر نرک کو پراپت ہو گا ۔ اس جواب پر
میں مجبور ہو گیا اسکے چند ماہ بعد میں نے ایک دوست کی کوشش سے جوکہ آگرہ کے
رہنے والے تھے ۔ اس مت کی سات پستکیں منگائیں اور مطالعہ کیا جن سے بہت کچھ
واقفیت حاصل ہوئی اور جو شکوک پیدا ہوئے ۔ میں نے اُن لوگوں سے پوچھے
تو کسی نے کچھ جواب نہ دیا ۔ سوائے اس قسم کی ٹال مٹولوں کے کہ ہم لوگ بحث کرنا نہیں
چاہتے ۔ ہمیں حکم نہیں ہے ۔ تم کر کے دیکھ لو اور سامنے ہی یہ جواب ملتا کہ یہ پستکیں مکھیہ
نہیں ہیں ۔ جب تم مکھیہ مکھیہ کتابیں دیکھو گے تو سب شک رفع ہو جاویں گے ۔ جب
ان سے وہ کتابیں مانگتا تو انکار کر دیتے ۔ اُنہیں دنوں کا ذکر ہے کہ ایک معزز گریجوایٹ
سکول ماسٹر بھی جوکہ آریہ سماج کے کاموں میں بھی بہت دلچسپی لیتے تھے ۔ رادھا
سوامی کے مرید بن گئے ۔ ان کی پیروی میں چند ایک دیگر معزز اصحاب بھی سُرت
شبد جوگ کی پراپتی کے واسطے گورو پرشادیاں اڑانے لگے ۔ اور ست سنگ
کے نام سے فوٹو پرستی کا بازار گرم ہونے لگا ۔ لیکن ابھی تک مجھے خاص موقعہ اُن
کے ست سنگ آدی دیکھنے کا نہ ملا ۔ اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد بہ سبب تبادلہ
کے مجھے کوئٹہ چھوڑنا پڑا اور چھ ماہ کے قریب کوئٹہ سے باہر رہا بعد ازاں جب دوسری
دفعہ پھر کوئٹہ میں آیا ۔ تو ایک دن ایک پارسل کتابوں کا شری یُت ڈاکٹر* شبد تامل

* یہ ڈاکٹر صاحب بھی اب رادھا سوامی مت سے سخت متنفر ہیں ۔

صاحب کے نام آیا دریافت سے معلوم ہوا کہ یہ رادھاسوامی مت کی پستکیں ہیں اور آپ بھی سُرت شبد جوگ کا تجربہ کرنے کو اُدیت ہوئے ہیں اثنار بات چیت میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس طریقہ کی تعریف کی اور فرمایا کہ بہرحال ہمیں کچھ روز کر کے بھی تو دیکھنا چاہیئے ڈاکٹر صاحب کے فرمانے پر میں نے اقرار کیا۔ کہ ہاں میں تجربہ کرنے کو طیار ہوں۔ بشرطیکہ میرے شکوک رفع کر دیں۔ اور طریقہ بتلا دیں خلاصہ یہہ کہ ڈاکٹر صاحب کی کوشش سے دیگر رادھاسوامی جوگیوں نے بھی مجھے اپنے ست سنگ میں لینا اور طریقہ بتلانا منظور کیا اور بہت کچھ بہتوا اپنے مت کی بتلائے میں نے اُن سے کہا کہ پہلے میرے شکوک رفع کر دیجئے تو بہتر ہو۔ کیونکہ جب تک کسی بات کو آتما قبول ہی نہیں کرتی۔ اس کو عمل میں لانے کو منش کب طیار ہو سکتا ہے۔ میرے شکوک سُن کر اور جواب دینے میں قاصر ہو کر آخری جواب مجھے یہ ملا کہ اِن باتوں کا اُتر ہم نہیں دے سکتے۔ اِن کا جواب پنڈت برہم شنکر صاحب جن کو کہ رائے صاحب پریمانند کہا کرتے تھے۔ اور جو کہ رائے صاحب کے بعد گدّی کے مستحق ہیں اور الہ آباد میں کسی معزز عہدے پر ہیں دیں گے وہ آج کل سائنس سے رادھاسوامی نام کو سدھ کر رہے ہیں۔ وہ آپ کی اچھی طرح سے تسلی کر دینگے آپ گھبرائیے نہیں عمل کرنا شروع کر دیجئے۔ سب سندیہہ خود بخود دور ہو جائیں گے اس فیصلہ کے کچھ عرصہ بعد میرے لئے آگرہ سے اجازت منگائی گئی۔ وہاں سے اُتر آیا کہ اس شخص کو پہلے کچھ دن ست سنگ کرنے کی اجازت دو۔ جب میں نے کچھ ماہ ست سنگ کر لیا۔ تب آگرہ سے اُپدیش کی اجازت آگئی اور اُپدیش مل گیا۔ اور میں نے دیال جی کی ہدایت کے موافق عمل بھی شروع کر دیا۔ لیکن افسوس عمل کرنے اور عمل دیکھنے سے میرے شکوک دن بہ دن بڑھتے ہی گئے اور جب اِن شکوک کو

رفع کرنے کی کوشش کرنا۔ تو یہی اُتر ملتا کہ ڈاکٹر صاحب جلدی مت کیجئے ابھیاس کرتے جائیے۔ آپ کو بڑے بڑے چمتکار دکھائی دیں گے۔ اب بھنڈارے کے دن بہت جلد آنے والے ہیں۔ تب آپ بھی ہمارے ساتھ آگرہ چلنا۔ وہاں سب ٹھیک ہو جائے گا"۔ علاوہ ابھیاس کے میں نے گورو درشن کی مہما بہت پڑھی تھی۔ اسلئے ضروری سمجھا۔ کہ آگرہ جاکر درشن بھی کرلوں۔ شاید درشنوں سے شانتی ہو جاوے لیکن درشنوں نے اور بھی غضب ڈھایا۔ کتابوں سے تو نفرت ہو ہی گئی تھی۔ رادھاسوامی جوگ کے عمل اور گوروؤں سے بھی سخت نفرت ہوگئی +

دیال جی کے سنتوں کا ست سنگ کرتے ہوئے جب کچھ عرصہ ہوگیا تو میں نے اپنے اُپدیشٹا سے جو کہ غالباً ست لوک تک پہنچ چکے تھے۔ عرض کی کہ مجھے کچھ کتابیں آگرہ سے منگا دیجئے۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ میں چھٹی لکھوں گا۔ چنانچہ اُنہوں نے میرے گھر پر آن کر میرے سامنے چھٹی لکھی۔ اور ڈاک خانہ میں ڈالنے کے واسطے لے گئے۔ لیکن ایک ماہ گذر گیا اور کتابیں نہ آئیں۔ دریافت پر جواب ملا کہ ابھی تک ایک کتاب زیر طبع ہے وہ چھپ جانے پر سب اکھٹی آجائینگی اسواسطے دیری ہوگئی ہے۔ پھر عرصہ گذر گیا۔ مگر کتابیں ندارد۔ آخر کار مجھے پتہ لگا کہ میرے اُپدیشٹا گورو کو باوجود ست لوک تک پہنچ جانے کے جھوٹ بولنے سے مطلق عار نہیں۔ درحقیقت اُنہوں نے کتابوں کے واسطے چھٹی نہیں بھیجی تھی اور مجھ سے جھوٹ بولتے رہے۔ اُن کی اس ایک حرکت اور دیگر بڑے بڑے جوگیوں کی ناگفتہ بہ حالت دیکھ کر مجھے اِن ست سنگیوں سے بھی سخت نفرت ہوگئی۔ اسکے بعد میں نے آریہ سماج کوٹہ میں رادھاسوامی مت پر دو لیکچر دیئے۔ جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے جوگی دیال جی کے پنجے سے نکل گئے۔ اسکے بعد مجھے

آگرہ جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں مینے رائے سالگ رام صاحب کے مزار شریف کے درشن کیئے۔ مزار کے پوجاریوں اور ست سنگیوں سے ملاقات کی۔ کتابیں خریدیں یہاں کا پورا نظارہ ناظرین موقعہ مناسب پر ملاحظہ فرماویں گے +

سبب تصنیف

کلجگی دیال کی پول کھولنے کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے بھی میں نے بہ سبب عدیم الفرصت ہونے اور نیز اپنے آپ کو تصنیف کے کام کے قطعی ناقابل پانے کے کسی قسم کی کتاب لکھنے کا ارادہ نہ کیا۔ لیکن میرے دھرم بھائی لالہ وزیر چندجی اڈیٹر آریہ مسافر اور بابو رام بلاس جی سارڈا سابق پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان کے متواتر تقاضوں پر میں نے کچھ مظامین آریہ مسافر میں بھیجے۔ جن کو دیکھ کر کئی ایک دیگر سجنوں نے بھی زور دیا کہ میں رادھاسوامی مت کی اندرونی حالت کو پبلک کے سامنے پیش کروں لیکن اس سے بھی بڑھکر لالہ شیودیال سنگھ اور رائے سالگرام صاحب کی تحریریں ہیں۔ جنہوں نے مجھے یہ کتاب لکھنے کو مجبور کیا ہے + عام طور پر یہ مشہور ہے کہ اس مت والے دیگر متوں کی نندا نہیں کرتے اور نہ کسی سے بحث مباحثہ میں پڑتے ہیں بلکہ اپنے دھیان اور بھگتی میں لگے رہتے ہیں لیکن میں آپ کو بتلانا چاہتا ہوں کہ ان دونوں گوروؤں نے دیگر متوں اور اُن کے بزرگوں کے وشئے میں رائے لگاتے ہوئے ایسا جھوٹھا اور بے سُرا الاپ الاپا ہے۔ کہ تھوڑی سی بھی غیرت اور سمجھ رکھنے والا پُرش ان گوروؤں کی بے عقلی اور بدشگنی پر افسوس کیئے بنا نہیں رہ سکتا۔ میں کلجگی اوتار کی تحریروں کے کچھ نمونے صرف اس غرض

سے پیش کرنا چاہتا ہوں - کہ ناظرین اسبات کا اندازہ لگا سکیں - کہ جبکہ لالہ شبدیال سنگھ اور اُن کے شاگرد رشید بنا کسی دلیل اور ثبوت کے دیگر مت والوں کے سدھانتوں اور بزرگوں کی نسبت جھوٹے الزام لگانے اور رائے زنی کرنے کا استحقاق رکھتے ہیں - تو اُن کے جواب میں اِن گوروؤں کے چال چلن اور ان کی تحریروں کا نوٹس لینا کسی حالت میں نامناسب نہیں ہوگا +

سار بچن نظم

"اور سنتوں کی مہا بہت بھاری ہے اور خدا اور پرمیشور دونوں کو پیدا کرنے والے سنت ہیں اور ان کی گتی کو وے دونوں نہیں جان سکتے وغیرہ"

سار بچن نظم صفحہ ۴۳۴

"سنت دہام اِن بھید نہ پایا — کال ہوا یہ کرشن مُرارہ"
"تاتے سنتن برن سنایا — کرشن کال دو ایک بچارہ"
"رادہا سوامی کہت بجھائی — تیا گو کرشن لبار (جھوٹھا)"
"یہہ ہی حال تم رام بچارو — دونوں ہیں اک تار"
"رام کرشن دو جگ میں آئے — کال دھرے اوتار"

سار بچن نثر

(۱) "یہی سبب ہے کہ بڑے بڑے اوتار اور رشی ایشور اور منشور اولیا اور پیغمبر اپنے اپنے وقت پر مایا کے چکر میں آگئے اور اپنے پد کو اُستوتی بھولکر دھوکا

کہا گئے جیسے کہ نارد اور ویاس اور شرنگر مشی اور پاراشر اور برہما اور مہادیو اور اوتار وغیرہ"

(۲) "برہما کو جب کبیر صاحب نے سمجھایا اور اُس کو شوق ہوا کہ ست پُرش کا کھوج کروں پر کال نے بہکا دیا"

(نوٹ) حضور صاحب گپ بھی مارتے ہیں تو ادہا سوامی مقام کی رکھاں برہما جی سرشٹی کی آدمیں اور کہاں کبیر زمانہ اخیر میں۔ ذرا کبیر کا برہما جی کو سمجھانا۔ دہی معنے رکھتا ہو۔ جو کہ لالہ منشی رام جی کا کسی آریہ سماج کے ممبر کو پرمارتھ کا اُپدیش کرنا

(۳) "وہ جو بار بار ہم پر آتا ہے سو جب جیوں کے پاس موجود ہے پھر سنسار رُنیا) روپ ساگر سے کسی کو نکال نہیں سکتا ہے۔ بجائے نکالنے کے روز بروز پھنساتا جاتا ہے"

(۴) "برہما سے آدیکے جتنے دیوتا ہیں اور رام کرشن سے آدلے کر جتنے اوتار ہوئے ہیں اُن سب کا درجہ سنتوں سے نیچا ہے اور سنتوں کا درجہ سب سے اونچا ہے یہ سب کا مدار اور وزیر ہیں اور سنت بادشاہ ہیں"

(۵) "سنتوں کے وچنوں کو جو وید سے ملاتے ہیں وہ بڑے ناوان ہیں سنتوں کی مہا آپ وید کا کرتا نہیں جانتا۔ پھر وید کیا جانے"

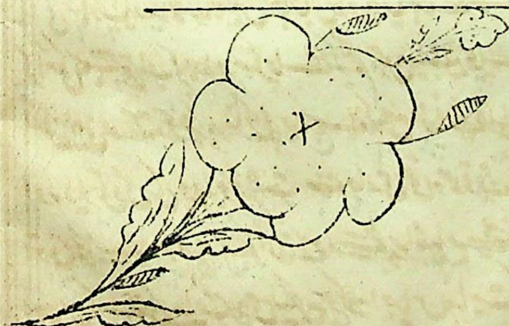
(۶) "پھر سب کو معلوم ہونا چاہیے کہ جنم مرن سے بچانے والے اور سدا سکھ کے استھان کے بخشنے والے اور سچ دہام میں پہنچانے والے صرف سنت ست گورو ہیں اور برہما۔ وشنو۔ مہادیو۔ اور اوتار دیوتا اور پیر پیغمبر اور اولیا آپ ہی بندہ گرے ہیں یعنی اُن کو سنت ست گورو نہیں ملے اور نہ چوراسی کے چکر سے آپ اور نہ دوسرے کو بچا سکتے ہیں"

(نوٹ) پرماتما آپ جیسے گورو کسی کو نہ ملاوے جہانکہ حقہ بھرتے اور پیکدان صاف کرتے ہی عمر گذر جاوی گرو کے ہونیکا فخر تو آپ کو ہی ہے۔

(۷) "پھر جو سنت کہ وید سے کرتا ہے کرتا ہیں ان کی اُنکو بالکل خبر نہیں ہے جو وید پڑھکر سنت کہلاتی ہیں وہ اِن سنتوں کے سیوکوں کی بھی برابری نہیں کر سکتے"

(۹) " پانچوں شاستروں کا دوش تو ویدانت نے نکالا اور ویدانت کا دوش اب سنت ست گورو نکالتے ہیں۔ ست جگ ترتیا اور دواپر میں اِن شاستروں کی پول نہیں نکلی کیونکہ جب ستنت پرگھٹ نہیں ہوئے تھے اب کلجگ میں واسطے اُدہار جیوؤں کے سنتوں نے چراغ بدہارے ہیں اور سب متوں کے دوش اور غلطیوں کو کھولکر جتاتے ہیں"+

(نوٹ) آجتک یہہ پتہ نہیں ملا کہ لالہ شب دیال جی نے کون سے شاستر کی پول کھولی آپ کی بانی پڑھنے سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ شاستروں کے نام سے بھی واقف نہ ہونگے۔ ہاں البتہ کریما۔ گلستان بوستان تو ضرور پڑھی ہوگی۔ پول کھولی تو کیا۔ بلکہ ایک نئی پول چلا دی جو کہ آشا ہے کہ بہت جلد کھل جاوے گی اور یہ ناستک پن اور فوٹو پرستی سب دور ہو جاوے گی+



"سماجونکی پرمارتھی کارروائی"

(مطلب آریہ سماجون سے ہے)

"سبو سماج جہاں تہاں آج کل جاری ہیں اُن کے اچارج ودیاوان اور بُدّھی مان ہوئے۔ اُنہوں نے حالت اُس وقت کے جیوؤں کی دیکھ کر کہ کھان پان اور آزادگی کی خواہش سے اپنے مت کو چھوڑ کر غیر مت میں شامل ہوتے چلے جاتے ہیں یا ارادہ شامل ہونے کا رکھتے ہیں اس سبب سے مناسب اور مصلحت وقت سمجھ کر قریب ویدانت شاستر کے قاعدے اور اصول کے موافق نیا مت کھڑا کیا کہ اس میں ہر طرح کی آزادگی کھان پان وغیرہ اور شادی بیوہار کی مثل عیسائی مت والوں کے جیوؤں کو دے دی"

(نوٹ) سچی پابندی کھان پان اور وواہ شادی کی جو ان سماجوں میں پائی جاتی ہے وہ اور کسی مت میں نہیں۔ کھان پان میں مانس مدرا سے پرہیز شادی بیوہار میں صغرسنی کی شادی کی ممانعت وغیرہ تو آپ کے خیال میں آزادی میں شامل ہیں لیکن غیر عورتوں کا گروؤں کے پاؤں دبانا۔ گوروجی کی جوٹھہ کا کھانا آدی دہار مک ویوہار ہیں +

"اور ایک مالک کا جس کو مطابق ویدانت شاستر کے برہم کہتے ہیں انت بندھوا کر اُسکی ستتی اور مہا اور شکرانے کے بھجن یا بانی کا پڑھنا یا گانا جاری کیا اور نقل یعنی مورت وغیرہ بنا کر پوجا کرنے کو منع اور نشیدہ کیا۔ اور نیز نغمہ برت اوتار اور دیوتاؤں کی پوجا جو کثرت سے جاری تھی۔ موقوف کر دی۔ اور جو کوئی زیادہ شوق والے معلوم ہوئے اُن کو واسطے پرانایام یعنے اشٹانگ یوگ کے ابھیاس کرنے کی ہدایت دی لیکن جو کہ یہ ابھیاس نہایت کٹھن اور اُس کے سنجم

بھی بہت کٹھن ہیں۔ اُس کا سچا ابھیاس ان سے۔ بیڑے میں ظاہر کوئی نظر نہیں آتا کوئی کوئی برہم کو اکاش وت دیا یکہ۔ ان میں اس کا دھیان آنکھ بند کرکے یا کھلی آنکھوں سے بغیر مقرر کرنے کسی خاص مقام کے اندر یا باہر میں کرتے ہیں۔"

(نوٹ) ویدانت شاستر کے تو اسے صاحب نے درشن بھی نہیں کیے ہونگے مورتی پوجا آدی کا ہی نہیں بلکہ آپ کے دیال جی کی فوٹو پرستی اور مڑھی پرستی کا بھی ویسا ہی کھنڈن کرتے ہیں پرانا یام آدی سادھنوں کی مہما تو آج کل تشنہ چشم کے ودوان بھی گا رہے ہیں پرشارتھی یوگی پرشیوں کے لئے تو اشٹانگ یوگ کا ابھیاس کچھ کٹھن نہیں ہے لیکن ایسے پرشوں کے لئے جنکا دن رات آدی تکیوں پر لیٹتے ہوئے اور پاؤں دبواتے ہی نکل جاتا ہے۔ پرانا یام آدی سادھن موت کے سمان ہیں +

"بہت سے لوگ تو ان سماجوں میں صرف ناموری اور دنیائی کاروائی یا آزادی کے حاصل کرنے کے لئے شامل ہوتے ہیں۔"

(نوٹ) ذرا اپنے مفت خورے جوگیوں کے ٹھلے پر تو نظر کی ہوتی جو صرف روٹی کی خاطر آپ کا ورد پڑھ رہے ہیں +

"ایک نقص ان سماجوں میں اور بھی ہے کہ وے گورو کی ضرورت نہیں سمجھتے اور نہ پورے گورو کا کھوج کرتے ہیں سبب اسکا یہ ہے کہ ان کے مت میں بھید اور ابھیاس نہیں ہے اور اس سبب سے ان کو ضرورت پورے گورو کی مدد کی نہیں ہوتی رکیونکہ ان کے مت میں صرف کتابوں کا پڑھنا یا بھجن وغیرہ کا گانا جاری ہے اور انکی کتابوں میں بھید راستہ یا ترکیب ابھیاس اندرونی (انتری) کا کوئی ذکر نہیں ہے کہ جس کے واسطے ضرورت دریافت

کی بھیدی اور ابھیاسی سے ہووے بلکہ ان میں تاریخی حال یا مہا اور صفت مالک کی مسئلے اصولی اور عقلی یا حال تتوؤں اور گنوں کا جو سقول رچنا کی کارروائی کر رہے ہیں درج ہے"

(لوٹ) وید آدی ستیہ شاستروں کے پڑہنے کے واسطے گوروؤں کی سخت ضرورت اسی واسطے ہے وہ ودان دہارنگ گوروؤں کو دہارن بھی کہتے ہیں۔ لیکن آپ جیتنے تن من دھن ارپن کرانے والے گوروؤں کی سیوا کرنا تو در کنار اُنکی خوب دھول اڑاتے ہیں۔ ست شاستروں کا مطالعہ ایشور پرارتھنا کے بھجن گانا یم نیم آدی یوگ کے انگوں کا پالن کرنا۔ پرتھوی سے لے کر پرماتما پرینت گیان کا پراپت کرنا ایسے کام ہیں کہ جو بغیر گورو کی سہایتا کے نہیں ہو سکتے۔ لیکن آپ کی پریم بانی اور سیوا بانی کا پاٹھ کرنے اور آپ کے ورکا دل میں دہیان جمانے اور رادہا سوامی بے معنی نام رٹنے کے لئے کسی گورو کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی ہے +

"اسی طرح کرم کانڈ کے شاستر بھی صرف باہری رسموں اور اُنکی کارروائی کا ذکر کرتے ہیں اور اسی سبب سے وہاں بھی پورے گورو کی ضرورت نہیں صرف ودیا وان گورو جو ہوم اور جگیہ وغیرہ اور جنم مرن اور دوسرے سمے کے کرم کتابوں کو پڑھ کر کراتے ہیں اور جن کو وے اچارج کہتے ہیں۔ کافی سمجھا جاتا ہے اور جو لوگ آپ تھوڑا بہت سنسکرت زبان سے واقفیت رکھتے ہیں وے آپ سب کارروائی کتابوں کو دیکھ کر کر سکتے ہیں یہ لوگ بھی یعنے کرم کانڈی پورے گورو کی قدر نہیں جانتے اور نہ اُن کے من میں کھوج سچے پرمارتھ کا ہے صرف کرم کرنے سے مکتی حاصل ہونے کا یقین کرتے ہیں مگر یہ بات صحیح نہیں ہے کیونکہ جب تک اُپاسنا کرکے سچا گیان حاصل نہ ہوگا۔ مکتی پراپت نہیں ہو سکتی +

اوپر کے لکھے ہوئے سے ظاہر ہے کہ واچک گیانی اور سماج والے اور کرم کانڈی گھٹ کے بھید سے بالکل بے خبر ہیں اور ہر چند ان کو مت میں شبد کی مہابہت کی ہے اور صاف لکھا ہو کہ آدہیں اوم شبد پرگھٹ ہوا اور اسی شبد سے کل رچنا پیدا ہوئی۔ اور تین لوک کی رچنا پیدا ہوئی اور تین لوک کی رچنا کی طاقت اور مصالحہ کا بھنڈار بھی یہی شبد ہے پھر بھی یہہ لوگ شبد کا کھوج نہیں کرتے۔ اور نہ رچنا کا بھید دریافت کرتے ہیں کہ کیسے اوم شبد سے تین لوک کی رچنا ہوئی جو یہہ خواہش اُن کے دل میں ہوتی تو ضرور بھیدی اور ابھیاسی گورو کی ضرورت اُن کو پڑتی ؛؛

ناظرین ! یہ چند بچن بطور نمونہ کے لکھے گئے ہیں۔ لیکن اِن گوروؤں کی تحریروں کا بہت بڑا حصہ وید آدی ست شاستروں اور دیگر متوں کے بزرگوں کی ہجو میں لکھا پڑا ہے۔ جس کا مفصل ذکر آپ اس گرنتھ میں ملاحظہ کریں گے۔ وہاں جی وقت گورو کی تعریف ہی نہیں کر سکتے۔ جبتک کہ دیگر ست پرشوں کی نندا نہ کرلیں وجہ صاف ظاہر ہے لالہ شبد لال سنگھ جی نے دیکھا کہ دُنیا رام کرشن وغیرہ اوتاروں اور پیر پیغمبروں کو اپنے اپنے اعتقاد کے موافق مان رہی ہے چونکہ آپ بھی بزعم خود کلجگ کا ٹھیکہ لے کر ست گورو روپ دھار کر اوتار پر گھٹ ہوئے اور گُن کرم ایسے تھے نہیں کہ رام کرشن کے مقابلہ میں عزت حاصل کر سکتے۔ اسلئے آپ نے اِن سب کو ترکُٹی وغیرہ مقامات سے آئے ہوئے اور جھوٹے اور کال کا اوتار بتلایا۔ اور جن گوروؤں کی جوٹھہ کھا کر جن کی پیروی میں آپ سوامی بنے تھے اِن کے اگم لوک سے اوپر اپنا رادھا سوامی مقام فرض کر کے اِن سے بھی ایک درجہ اوپر جا براجے۔ اور رادھا سوامی کا اوتار بن بیٹھے۔ لیکن وہ لوگ جو کچھ بھی عقل کا مادہ رکھتے ہیں اِن پاکھنڈی گوروؤں کی اصلیت کو اچھی طرح سمجھ لیتے ہیں +

واضح ہو! کہ اِن گوروؤں کے متعلق جو حالات درج کیئے گئے ہیں۔ اِن میں سے کچھ تو رادھاسوامی مت کی پستکوں سے اور بہت سے ست دہرم پرچارک وغیرہ اخباروں اور دیال جی کے رشتہ داروں کے چشم دید اور سنتوں کی زبانی سُنے ہوئے لکھے گئے ہیں۔ یہ کتاب بھی کلجگی دیال کے ڈھنگ پر ہی بچنوں اور شبدوں میں منقسم کی گئی ہے جسکے مضامین کی ترتیب حسب ذیل ہے:۔

بچن ۱۔ شبد ۱ لالہ شبدیال سنگھ جی کے حالات۔

شبد ۱ رائے سالگ صاحب کے حالات۔
شبد ۲۔ زیارت گاہ پیپل منڈی آگرہ کے حالات۔
شبد ۴۔ حال میں گدّی کیوں خالی ہے؟

بچن ۲ شبد ۱ دربیان رادھاسوامی نام۔

شبد ۲۔ مالک کُل رادھاسوامی ایک دیشی ہے یا سروویشی؟
شبد ۳۔ رادھاسوامی نام کے اوگن۔
شبد ۴۔ دربیان سُرت یعنی روح۔
شبد ۵۔ من۔ اندریاں اور مایا کی تعریف۔
شبد ۶۔ سرشٹی رچنا۔

بچن ۳۔ شبد ۱۔ سُرت شبد جوگ کی اصلیت۔

شبد ۲۔ کلجگی دیال کی چوپڑیوں کی پڑتال۔

شبد ۳۔ رادھاسوامی جوگ کے سنجم اور مکھیہ سادھن۔

شبد ۴۔ ایک اور سادھن۔

شبد ۵ رادھاسوامی جوگ کو پرانایام آدی لوگ سادھنوں سے کیا نسبت؟

شبد ۶۔ رادھاسوامی مت۔ اور ویدک منتویوں کا مقابلہ و موازنہ۔

شبد ۷ رادھاسوامی جوگ کی ودھی۔

شبد ۸۔ رادھاسوامی جوگ کا پھل یا دیال جی کے گھر کی سیر۔

بچن ۴ ساربچن کے چیدہ چیدہ بچن۔

بچن ۵ ساربچن نثر کے چیدہ چیدہ بچن۔

مُعافی

ناظرین! جیسا میرا ارادہ اِس کتاب کو مفصّل طور پر لکھنے کا تھا۔ وہ بہ سبب
خاص وجوہات جلدی کرنے سے پورا نہیں ہو سکا۔ اس میں زیادہ تر ساربچن نامی پستکوں
کی پڑتال کی گئی ہے اگر فرصت ملی تو جگت پرکاش اور پریم بانی وغیرہ کتابوں کی بھی پڑتال
کروں گا۔ جو کہ اس سلسلہ کی دوسری جلد ہو گی۔ اس کمی کے لئے اور اُن نقائص
کے واسطے جو کہ اس کتاب کی عبارت آرائی میں آپ کو معلوم ہوں۔ آپ سے
معافی مانگتا ہوا آپ سے یہہ نویدن کرتا ہوں۔ کہ اس کتاب کو پڑھتے ہوئے
سوائے رادھاسوامی مت کے اندرونی و گپت حالات کے جاننے کے اور
کچھ اُمید نہ رکھیں خاتمہ پڑھیں

. . . .

رادہاسوامی مت کے سنتوں

سے یہہ پرارتھنا کیئے بنا نہیں رہ سکتا۔ کہ یہہ پُستک کسی کا دل دُکھانے یا کسی کی نندا کرنے کے خیال سے نہیں لکھی گئی بلکہ واقعات کی اصلیت کو افشا کرنا اس کا مدعا ہے اس لیئے آپ کی خدمت میں دست بستہ نویدن ہے کہ آپ اس کو شروع سے اخیر تک بڑے غور سے پڑھیں میں اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ آپ کے پیشوا اور خود غرض سنت آپ کو ایسا کرنے سے منع کرتے ہیں اور کریں گے بھی لیکن آپ کا فرض ہے۔ کہ آپ پرم پرش رادہاسوامی دیال پر بھروسہ رکھتے ہوئے مخالفوں کی تحریروں سے کسیطرح کا خوف نہ کھائیں اور دیال جی کی موج میں اپنی موج سمجھتے ہوئے رادہاسوامی دیال کی اصلیت کو پورے طور پر جاننے کے لیئے اس ٹوٹی پھوٹی تحریر کو غور سے مطالعہ کریں* (گورودت ازگوٹہ)

بچن ۱

شبد ۱

دربیان لالہ شب دیال سنگھ بانی رادہاسوامی پنتھ

اس مت کے بانی مبانی لالہ شب دیال سنگھ کھتری سکنہ آگرہ ہوئے ہیں ان کے باپ کا نام لالہ دلوالی سنگھ تھا جو کہ پیشہ وادستہ کا کرتے تھے۔ ان کے دو بھائی ان سے چھوٹے اور تھے۔ ان سے چھوٹے کا نام رائے بندرابن تھا۔ جس کی تصنیف بہار بندرابن ایک مشہور کتاب ہے اسی کا جاری کیا ہوا ایک گروہ

سادھوؤں کا بندرابنی پنتھ کے نام سے اودھ میں اب بھی موجود ہے۔ سب سے چھوٹے بھائی کا نام لالہ پرتاب سنگھ ہے۔ جو کہ اس وقت بھی آگرہ میں موجود ہیں اور دیال جی کے کنبے میں چاچاجی کے نام سے مشہور ہیں اپنے بڑے بھائی لالہ شب دیال سنگھ جی کے رادھا سوامی مت کے پیرو ہیں اور اپنا اکھاڑہ الگ جماتے ہیں۔ لالہ شب دیال سنگھ کے خاندان میں قدیم سے نانک۔ کبیر۔ داؤد وغیرہ کی بہت مانتا رہی ہے لالہ شب دیال سنگھ بچپن ہی سے سادھو سنتوں کی سنگت میں زیادہ رہتے تھے۔ اور اُن کی طبیعت ملازمت اور روزگار میں بہت کم لگتی تھی ان کو بچپن ہی سے اُردو فارسی کی تعلیم شروع کرائی گئی تھی جس سے فارسی زبان میں آپ کی لیاقت اچھی تھی۔ آپ ایک دفعہ ضلع باندہ (ممالک مغربی وشمالی) میں کچھ عرصہ تک ملازمت کرتے رہے اس کے بعد کچھ عرصہ گھر میں بیکار پڑے رہے۔ اُن کی یہ حالت ان کے والد کو ناگوار معلوم ہوئی اُس نے ان کے سسر سے سفارش کرا کر اُن کو راجہ بلب گڑھ کا اتالیق مقرر کرا دیا جہاں اُنہوں نے قریباً دو برس تک نوکری کی اس کے بعد پھر گھر واپس آگئے۔ ان کے واپس آنے کے بعد بہت جلد اُن کے والد کا دیہانت ہوگیا۔ پھر آپ نہ تو آگرہ سے باہر نکلے اور نہ کسی قسم کی نوکری کی *

آپ کی شادی چھوٹی عمر میں ہی (جیسا کہ کھتریوں میں عام دستور ہے) لالہ عزت رائے سکنہ فریدآباد ایک متمول شخص کی لڑکی سے ہوگئی تھی آپ کی استری کا اصلی نام نرائن دیوی تھا۔ لیکن جب آپ کے دماغ میں اوتار اور گورو بننے کی دُھن سمائی تو جہاں آپ کو اپنے اصلی نام شبدیال سنگھ سے نفرت ہوئی وہاں اپنی دھرم پتنی کا بھی نیا نام کرن سنسکار کرنا ضروری معلوم ہوا

چنانچہ آپ نے نراین دیوی کا نام رادھا اور اپنا نام سوامی رکھا جکو مرکب کرکے رادھا سوامی نام مالک کُل سرشٹی کرتا کا رکھا گیا اور اسی نام سے ایک دوسرے کی عزت کرنے کی ہدایت اپنے چیلوں کو کی اور اپنے آپ کو مالک کُل کا اوتار ثابت کرنے کی کوشش کی آپ کی پیدائش کا دن رائے سالگرام صاحب نے سمت ۱۸۷۵ بھادوں مہینے کی شروع اشٹمی ساڑھے بارہ بجے رات مطابق اگست سنہ ۱۸۱۸ء لکھا ہے اور یہہ بھی لکھا ہے کہ "آپ نے ۶ - ۷ برس کی عمر سے ہی سب سے اُپدیش پرمارتھ کا سمجھانا اور سمجھانا خاص خاص لوگوں کو مرد اور عورت سے شروع کیا"

"آپ کا کوئی گورو نہیں تھا۔ اور نہ کسی سے اُنھوں نے پرمارتھ کا اُپدیش لیا۔ بلکہ آپ ہی اپنے والدین کو اور جو سادھو کہ اُن کی پہچان والے مکان پر آتے تھے۔ ان کو ہر طرح سے پرمارتھ کے سمجھانے میں کوشش کرتے تھے"

"درقریب پندرہ برس کے آپ مکان کے ایک کوٹھے میں جو اندرون دوسرے کوٹھے کے تھا بیٹھکر ابھیاس سُرت شبد جوگ کا کرتے رہے یہاں تک کہ اکثر اوقات دو دو تین تین روز تک باہر نہیں نکلتے تھے اور نہ اس عرصہ میں حاجات ضروری کیطرف توجہ ہوتی تھی"

مندرجہ بالا گپیں رائے صاحب نے اپنے گورو کی مہابڑائی کے لئے ہانکدی ہیں ورنہ لالہ شب دیال سنگھ جی کے بڑے نزدیکی رشتہ داروں کی زبانی مجھے معلوم ہوا ہے کہ تیس برس کی عمر تک اُن کو گورو بننے یا رادھا سوامی نام کی گھڑنت کا خیال تک بھی نہیں تھا اور آپ باوا موجی پرکاش اور گردھاری داس یا گردھاری بالا ہاتھرس والے کی بڑی سیوا کرتے تھے۔ اور اُن کو اپنا گورو مانتے تھے

اور اُن کے ایک نزدیکی رشتہ دار کے قول کے موافق اُن کو یجگیوپویت دینے والے پنڈت بھی ایک طرح اُن کے گورو تھے۔ علاوہ ازیں رائے صاحب کا لیکھ بھی اس بات کی تردید کرتا ہے کہ وہ جنم ہی سے سُرت شبد جوگ و دیگر طاقتوں کو حاصل کر کے پرگھٹ ہوئے تھے۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو رائے صاحب کے لیکھ کے موافق پرم پُرش پورن دھنی کو پندرہ برس تک ابھیاس کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی *

پھر رائے صاحب لکھتے ہیں کہ "سمت ۱۹۱۷ بسنت پنچمی کے دن مطابق جنوری ۱۸۶۱ء کے عرضی اور پرارتھنا بعضے ست سنگی اور ست سنگنوں کے جو زیادہ ایک ورش سے واسطے جاری فرمانے عام ست سنگ کے بیٹھ کر کے خدمت میں عرض کر رہے تھے۔ اپنے مکان پر بیان سنت مت اور اس کا اُپدیش پرمارتھی لوگوں کو فرمانا شروع کیا اور یہہ ست سنگ سترہ برس تک برابر رات اور دن جاری رہا اس عرصہ میں قریباً تین ہزار مرد و عورت نے بہت سے قوم ہندو ہر ملک کے اور تھوڑے سے مسلمان اور جینی اور کوئی کوئی عیسائی نے حضور صاحب سے اُپدیش سنت مت یعنی رادھاسوامی پنتھ کا لیا ان میں سے بہتیرے گرہستی تھے۔ اور قریب دو تین سو سادھو ہو گئے"

اس لیکھ سے یہی ظاہر ہے کہ سمت ۱۹۱۷ یعنی ۴۲ برس کی عمر میں لالہ صاحب نے اپنے سنت مت کا اظہار عام طور پر کیا اور اس سے ایک برس پہلے چند استری پُرش اُن کے پاس آنے جانے لگ گئے تھے۔ غرضیکہ لالہ شب دیال سنگھ جی کے شاگرد رشید رائے صالگرام صاحب کے لیکھوں کے موافق بھی گو وہ مبالغہ آمیز ہیں صاف طور پر ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ چالیس برس کی عمر

سے پیشتر نہ تو پرم پُرش پُورن دھنی مالک کُل نے لالہ صاحب کے چولہ میں حلول ہی کیا تھا اور نہ ہی لالہ صاحب کی وہ عزت اور شہرت تھی جو کہ رائے صاحب کے شاگردی میں آنے کے بعد ہوئی جیسا کہ اوپر ظاہر کیا گیا ہے چھوٹی عمر سے ہی ان کو سادھوؤں اور فقیروں کی سنگت کا بہت شوق تھا چنانچہ آپ کے مکان پر اکثر سادھو سنت جمع رہتے اور آپ کبیر پنتھیوں اور دادو پنتھیوں کے اعتقاد کے موافق اپنے خیالات ظاہر کرتے تھے اور جیسا کہ عموماً قاعدہ ہے کہ ایسے شخصوں کے پاس اکثر دس پانچ آدمی اِدھر اُدھر کے بیٹھے رہتے ہیں اسی طرح آپ کے پاس بھی اکثر آوارہ گردوں کا ایک جگھٹا لگا رہتا تھا جب تک یہہ حالت رہی اُن کا نام تک کوئی نہ جانتا تھا لیکن جب رائے سالگرام صاحب جیسا ذی رُتبہ آدمی اُن کے پاس آنے جانے لگا۔ اور اُن کے دفتر کے آدمی و دیگر نوکری کے اُمیدوار بھی رائے صاحب کی خاطر آ کر بیٹھنے لگے تب تو خوب رونق بڑھنے لگی اور آپ کے مکان پر میلہ سا لگنے لگ گیا۔ علاوہ مردوں کے جب عورتوں کی بھی آمد و رفت شروع ہو گئی۔ پھر تو رونق کا کیا ٹھکانا تھا آوارہ گرد صبح شام پنّی گلی میں ڈیرہ جمانے لگے اور جب رائے صاحب کی پیروی میں اور لوگ بھی پھولوں کے ہار آدی سے سوامی جی سیوا کرنے لگے تو پھول بیچنے والی مالن وغیرہ بھی اپنی دوکانیں جمانے لگیں۔ اور جب رائے صاحب کی بڑی جائداد اور اُن کے دوستوں کی جیبوں سے بھی روپیہ آنے لگا تو روز بروز اڈمبر بڑھتا چلا گیا اور جب اس روپیہ سے بھوجن وغیرہ مفت بٹنا شروع ہوا تو مفت خورے گیروے پوشوں کی کیا کمی تھی سینکڑوں نے آ کر دروازہ کو گھیر لیا اور سوامی جی کا درد پڑھنے لگے غرضیکہ رائے صاحب کی طفیل گرہستی سوامی معہ اپنے اہل خانہ کے گرہستیوں اور سادھوؤں سے

خوب پھیلنے لگے پہلے پہلے تو آپ کی دوکان پنّی گلی میں چلی۔لیکن جب اڈمبر خوب بڑھ گیا اور عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پورے کافی طور پہ جال میں پھنس گئے تو شہر سے قریب ۳ میل کے فاصلہ پر ایک باغ بنوایا گیا۔جس کا نام سوامی باغ رکھا گیا اور بعد ازاں اسی جگہ اپدیش دیتے رہے۔مرنے کے بعد وہیں سمادہ بنوائی گئی جس کے اوپر حسب ذیل عبارت کندہ کی گئی :-

"پرم پُرش پورن دھنی سوامی جی مہاراج جو کہ سنمت ست گورو روپ دھار کر بھادوں بدی اشٹمی سمت ۱۸۷۵ مطابق اگست ۱۸۱۸ء کو پرگٹ ہوئے اور ۱۵ جون ۱۸۷۸ء مطابق اساڑھ بدی یکم سمت ۱۹۳۵ کو اپنے نج دہام کو پدھارے"

یہاں تک عبارت تو اُس وقت موجود تھی جب تک کہ اُن کی پتنی مائی رادہا جی زندہ تھیں لیکن جب رادہاجی کا بھی دیہانت نومبر ۱۸۹۴ء میں ہو گیا۔تو ان کا ستریر جلانے کے بعد اُن کی راکھ اور استھیاں علیحدہ رکھی رہیں واقعہ ۱۷ جولائی ۱۸۹۵ء کو لالہ شب دیال سنگھ کی سمادھ کھودی گئی اور اُس میں سے صندوق مجمولہ راکھ و ہڈیاں لالہ شب دیال سنگھ نکالا گیا۔ان کی کسی قدر ہڈیاں بطور تبرک تقسیم کی گئیں اور رادہاجی کی راکھ قریباً ۲ سیر پختہ رائے سالگرام اور لالہ پرتاب سنگھ برادر خورد لالہ شب دیال سنگھ نے نصف نصف تقسیم کر لی رادہاجی کی بھی کچھ ہڈیاں بطور تبرک تقسیم کی گئیں اور اس کے بعد دونوں کی ہڈیاں اور راکھ صندوقوں میں بند کر کے سمادہ از سر نو درست کرائی گئی اور حسب ذیل الفاظ ایزاد کیے گئے :-

"اور پرم ماتا رادہاجی صاحبہ جو کہ پہلی نومبر ۱۸۹۴ء مطابق کاتک

سدی چوتھ سمت ۱۹۵۱ بکرمی کو پرم دہام سدہارے ہیں"

اس موقعہ پر جن میں راکھ تقسیم ہوئی اُن کو بتلایا گیا - کہ جو اس راکھ کو گھولکر پیئے گا - اُس کو سرت شبد جوگ جلد آویگا ؞

لالہ شبدیال کے مرنے کے بعد سوامی باغ اِن کی سمادھ و دیگر سامان وغیرہ پوجنے لگے چنانچہ رائے صاحب کی مفصلہ ذیل ہدایت اس کی کافی شہادت ہے۔

"کل جیوؤں کو جو رادہاسوامی مت میں شامل ہیں مناسب اور لازم ہے کہ جہاں تک بن سکے ایک دفعہ آگرہ میں آکر رادہاسوامی باغ میں رادہاسوامی دیال کی سمادھ اور اُن کے نشانوں کا جیسے پلنگ اور کرسی اور بھجن کرنے کی چوکی کا بھاؤ سہت درشن کریں اور وہاں متھا ٹیک کر اپنا بھاگ بڑہاویں اور سمادھ پہ پھول چڑہاویں کیونکہ ان سب چیزوں میں جو کہ اُن کی سیوا میں رہی ہیں - اُن کے چرنوں کی رَج ہے - امرت کی دہارا موجود ہے رادہاسوامی باغ کے کنوئیں کا جو جل ہے وہ رادہاسوامی دیال کا مکھ امرت اور چرنامرت ہے اُس کو ضرور پان کریں" (رادہاسوامی مت اُپدیش صفحہ ۳۱)

رادہاسوامی دیال نے خود اپنی زبان مبارک سے فرمایا - کہ "جو کوئی رادہاسوامی باغ میں آوے گا اُس کو بھجن کرنے کے برابر فائدہ ہوگا اور جو وہاں بیٹھ کر بھجن اور دھیان کرے گا اُس کو دو چند فائدہ حاصل ہوگا یعنی رادہاسوامی دیال کی خاص دیا اور مہر کا ادھکاری ہوگا" (رادہاسوامی مت اُپدیش صفحہ ۳۲)

نوٹ رائے صاحب گورو جی کی پیروی میں اپنی سمادھ - پلنگ - جھولنا وغیرہ بھی چیلوں سے پجوانے کے واسطے پیپل منڈی میں دوسرا اڈا جما گئے ؞

شبد ۲

رائے سالگرام صاحب رادھا سوامی نمبر ۲

لالہ شب دیال سنگھ کے انتقال کر جانے کے بعد رائے صاحب خود گدی نشین بن بیٹھے۔ اُنہوں نے اپنے زمانہ میں ٹھاٹھ کو خوب ہی بڑھایا آپ ذات کے کائستھ تھے۔ شروع میں آپ پوسٹ ماسٹر جنرل کے دفتر کے ہیڈ اسسٹنٹ تھے۔ بعد ازاں سپرنٹنڈنٹ پوسٹ آفس آگرہ ڈویژن کے ہو گئے۔ لالہ شب دیال جی کے چھوٹے بھائی لالہ پرتاب سنگھ جی رائے صاحب کی ماتحتی میں کلرک تھے۔ یہہ اپنے بھائی کی رائے صاحب سے اکثر تعریف کیا کرتے تھے۔ کہ وہ بڑے کامل فقیر ہیں چونکہ ان کو سادھوؤں اور فقیروں کی سیوا کا بڑا شوق تھا ایک دن یہہ شب دیال سنگھ جی کو ملنے کو گئے۔ رفتہ رفتہ یہہ حالت ہو گئی کہ آپ اُن کے چیلے ہو گئے اور ہر قسم کی سیوا اپنے گورو کی کرتے رہے۔ کہا جاتا ہے کہ رائے صاحب اکثر دریائے جمنا سے خود پانی لا کر اپنے گورو کو نہلایا کرتے تھے۔ رائے صاحب کے عہدِ حکومت میں رادھا سوامیوں کا عبادت خانہ بجائے پنّی گلی کے پیپل منڈی میں تبدیل ہو گیا۔ آپ نے اپنے زمانہ میں گورو سیوا کا مہتو یہاں تک بڑھایا کہ آپ کی جوٹھی پوریوں کے ٹکڑے لفافوں میں بند ہو کر دُور دُور چیلوں کے واسطے گورو پرشادی کے طور پر جانے لگے آپ نے بڑے بڑے فوٹو تیار کروائے اور فوٹو پرستی کو خوب رونق دی۔ اپنی ٹوپی میں اپنے گورو لالہ شب دیال جی کی تصویر لگوائی۔ وقت گورو کی سیوا کے مہتو پر زور دیا تصنیفات کا بازار گرم ہوا۔ بہت سی کتابیں اُوٹ پٹانگ لکھ ماریں

ایک اخبار بریم پتر نامی جاری کیا۔ جب تک زندہ رہے گرودم کا کمال کر دکھلایا آخر آپ بھی پرم دہام کو سدہارے اور اُن کے حکم کے موافق اُن کے فرزند ارجمند لالہ اجودھیا پرشاد جی نے اپنے مکان پر ایک عالیشان سمادھی طیار کروائی اور خود سمادھی کے مالک اور پوجاری بن بیٹھے۔ سنا جاتا ہے کہ چونکہ رائے صاحب ان سے لئی ایک وجوہات سے خوش نہ تھے۔ اس واسطے اُن کی وصیت تھی کہ پنڈت برہم شنکر جی جن کو کہ وہ پریمانند کے نام سے پکارتے تھے میرے پیچھے گدی نشین ہوں یہی کارن ہے کہ بہت سے چیلے تو پنڈت صاحب موصوف کی زیارت کو جاتے ہیں اور اکثر رائے صاحب کی سمادھی کی وجہ سے لالہ اجودھیا پرشاد جی کی سیوا میں جمع ہوتے ہیں۔ لالہ پرتاپ سنگھ جی برادر خورد لالہ شب دیال جی اپنی دوکان الگ اپنے مکان پر جماتے ہیں ؂

شبد ۳

زیارت گاہ نمبر ۲ واقعہ پیپل منڈی شہر آگرہ

پیپل منڈی میں رائے صاحب کے عالیشان مکان کے ایک حصہ میں ایک بہت بڑا ہال بنوایا گیا ہے۔ جس کے عین بیچ میں رائے صاحب کی سمادھی سنگ مرمر کی بنوائی گئی ہے اُس کے اُوپر ایک طلائی پردہ اور ایک جالی کا پردہ ڈالا ہوا ہے جس کے اوپر ایک فوٹو رائے صاحب کا رکھا ہوا ہے اور ایک جوڑا کھڑاوں کا سمادھی کے سامنے رکھا ہے (جس کو غالباً رائے صاحب پہنا کرتے ہونگے) ان کھڑاوں کے اُوپر ہر ایک آدمی جاکر ماتھا رگڑتا ہے اس سمادھی کے دہنی طرف ایک بہت بڑا رنگین جھولنا بمعہ گدی اور تکیہ کے رکھا ہوا ہے اس میں بھی ایک

فولٹو رکھا ہوا ہے مجھے بتلایا گیا تھا کہ رائے صاحب ساون کے مہینے میں اسمیں
بیٹھ کر جھولا کرتے تھے۔ سمادھی کے بائیں طرف ایک پلنگ بمعہ مخملی بچھونے اور
تکیہ کے بچھا ہے جو کہ رائے صاحب کی ٹٹیا ہوگی۔ سمادھی کے عین پیچھے ایک
چاندی کی بنی ہوئی مسند رکھی ہوئی ہے جس کے اندر بہت بڑا فوٹو سنہری ڈریس
پہنے ہوئے معہ دو بڑے بڑے چنوروں کے رکھا ہوا ہے اس کے پاس ایک
الماری رکھی ہوئی ہے جس میں بتلایا گیا۔۔۔ کہ رائے صاحب کے پہننے کی کپڑے
رکھے ہوئے ہیں۔ اس وقت چابیاں نہ ملنے کے باعث افسوس کہ میں اُن
کپڑوں کی زیارت نہ کر سکا ورنہ دُور دُور سے ست سنگی لوگ اکثر ان سب اشیاء
کی زیارت کو آتے ہیں اور سمادھی کے عین سامنے ست سنگی لوگ جمع ہوتے ہیں*

شبہ

حال میں گدّی کیوں خالی ہے؟

یہہ پرشن میں نے ایک ست سنگی سے کیا کہ رائے صاحب کے بعد
ابھی تک وقت گورو کی جگہہ کیوں خالی ہے۔ جواب ملا کہ پنڈت برہم شنکر جی (ریکا
نند جی) سے جن کے لئے کہ رائے صاحب وصیت کر گئے تھے پنشن لینے میں
دو تین برس باقی ہیں۔ جب اُن کو پنشن* مل جائے گی۔ تب گدّی پر براجین گے
اس عرصہ میں سب حکم احکام جاری کرنے کا کام لالہ اجودھیا پرشاد جی کرتے ہیں
میں نے پوچھا پنڈت صاحب آج کل کیا کرتے ہیں۔ جواب ملا کہ وہ ست سنگیوں

نوٹ *۔ پرم پرش پورن دھنی کے اوتار اور پنشن کا لوبھ کیا
اچھا نمونہ ہے*

کو اُپدیش . . . کرتے ہیں اور علاوہ اِس کے رادھاسوامی نام کو سائینس سے ثابت کرنے کے واسطے ایک کتاب انگریزی میں لکھ رہے ہیں ❊

بچن ۲

بیان اُس مالک کُل رادھاسوامی کا جس نے لالہ شبدیال سنگھ جی کی صورت میں اوتار لیا۔ اور سُرت یعنی روح اور مایا یعنی کال وغیرہ کا

شبد ۱

دربیان رادھاسوامی نام

لالہ شب دیال سنگھ اور اُن کے چیلوں کی کیفیت بیان کرنے کے بعد یہہ درشانا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اُس فرضی مالکِ کُل پرم پُرش پُورن دھنی کا بھی تھوڑا سا فکر کیا جاوے جس نے کہ کلجگ میں لالہ شب دیال سنگھ جی کی جسم میں اوتار لیا۔ لالہ صاحب نے اِس رادھاسوامی نام کو ایسا گڑبڑ کر دیا ہے۔ کہ سرو سادہارن کو یہہ سمجھنے میں مشکل پڑ جاتی ہے کہ رادھاسوامی نام سے آپ کی مراد کس سے ہے لالہ شب دیال جی کا نام بھی رادھاسوامی اور سرشٹی کرتا مالک کُل کا نام بھی رادھاسوامی لالہ شب دیال جی کے اصلی وطن شریف کا نام بھی رادھاسوامی اِس نام کی تشریح رائے صاحب کے الفاظ میں ہی ہدیہ ناظرین کرنا چاہتا ہوں جس سے کہ رادھاسوامی صاحب کی صفات اور گھڑنت کا اندازہ بخوبی لگ جاوے ❊

دیکھو سار اُپدیش صفحہ ٦٥ +

سوال۔ رادھاسوامی نام کی صفت دستار کے ساتھ درنن کیجیے تاکہ صاف معلوم ہووے کہ یہہ نام مالک کُل کا ہے یا کہ اُن صاحب کا ہے جو کہ اچارج رادھاسوامی مت کے ہوئے ہیں +

جواب۔ اصل میں رادھاسوامی نام مالک کُل کا ہے اور اُس پرم دھام کا جو ست لوک اور الکھ اور اگم کے پار ہے۔۔۔ اور کل رچنا کا آد اور انت ہے اور آپ اناد اور اننت ہے اور یہ نام اور مقام اِس زمانہ میں سنت ستگورو رادھاسوامی مہاراج نے پرگھٹ کیا پرم پُرش پُورن دھنی یعنی مالک کل و خدائے کُل اس نام کی صفت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ جیسے مدرسوں میں درجے ہوتے ہیں اور جو ودیارتھی جس درجہ تک جیسے بی اے اور۔ ایم اے تک پہنچا پھر وہ اسی نام سے پکارا جاتا ہے یعنی بی اے اور ایم اے کہلاتا ہے اسی طرح پرمارتھ میں درجے ہیں اور جو ابھیاسی جس درجہ تک پہنچا یعنی مقام پرماتما و پاربرہم پرمیشور و ست پُرش اور رادھاسوامی تک پہنچا۔ وہ اُسی درجہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور جو کہ رادھاسوامی صاحب اچارج اس مت کے مقام رادھاسوامی سے تشریف لائے اور وہاں کا بھید یعنی ست لوک کے پار کے مقاموں کا بھید اور نام انہوں نے اپنی مہر اور دیا سے پرگھٹ کیا اس وجہ سے وہ رادھاسوامی نام سے پکارے گئے اُن میں اور کُل مالک میں کوئی فرق نہیں۔ اسی طرح مہاتما اور پرماتما میں اور پاربرہم پرمیشور اور جوگیشور خواہ سادھ گورو میں کوئی فرق نہیں ہا +

رائے صاحب نے تو اپنے گورو کے پیچیدہ اصولوں کی تشریح کرنے میں کچھ کسر نہیں رکھی۔ لیکن وہ بیچارے بھی کیا کرتے ان کو بھی ست گورو کے ٹھاپے میں متیسر

ہوئے رائے صاحب نے اتنا نہیں سوچا کہ بی اے۔ ایم اے کی اُپادھی جن کو ملتی ہے۔ اِن کا اصلی نام قائم رہتا ہے اور نام کے پیچھے اُپادھی لگ جاتی ہے۔ اگر لالہ شب دیال جی جنم کے وقت ہی رادھا سوامی مقام سے پدھارے تھے۔ تو ضروری تھا کہ جہاں وہ ۶-۷ ورش کی عمر میں ہی والدین و دیگر انسانوں کو پرمارتھ کا اپدیش کرنے لگ گئے تھے۔ وہاں اپنی ڈگری اور وطن شریف سے بھی آگاہ کر دیتے لیکن اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ چالیس برس تک شب دیال سنگھ رہے نہ رادھا کا پتہ اور نہ سوامی بننے کا خیال اگر رائے صاحب کے فرمانے کے موافق رادھا سوامی مقام سے تشریف لانے کے کارن یہہ اُپادھی اُنہیں ملی تھی تو کیا اُپادھی کے شوق میں چالیس برس کے اصلی نام کو بھی اُڑا دینا ضروری تھا ممکن ہے کہ اصل نام لمبا ہونے کے خوف سے صرف رادھا سوامی ہی لکھنا شروع کر دیا ہو لیکن اس شوق میں مست ہو کر شریمتی مانا نراین دیوی کا نام اُڑا کر اُن کا نام رادھا رکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ لالہ شب دیال جی نے تو اس شوق میں ایک خان بہادر کو بھی مات کر دیا جن کی نسبت مجھے یاد ہے کہ جب اُن کو خان بہادر کا خطاب ملا تو آپ نے اپنے ہستاکھشر میں اپنا نام اُڑا کر صرف خان بہادر ہی لکھنا شروع کر دیا تھا۔ لیکن ہمارے دیال جی نے تو اپنی استری تک کا نام بدل دیا! اگر خدا نخواستہ آپ کے یہاں اولاد ہوتی تو اُن کے نام گُم پُرش۔ الکھ پُرش۔ ست پُرش اور نرنجن جوت ضرور ہوتے کیا رائے صاحب اپنے سنتوں یا دیگر ہندو اوتاروں میں کوئی پاربرہم اور پرمیشور اور پرماتما کے نام والے اوتار کی مثال بتلا سکتے ہیں۔ باقی یہ ہی فرق کی بات بھلا وہ کیوں ہونے لگا تھا جب رائے صاحب جیسا شہادت دینے والا مل گیا۔

شبد ۲

(دیکھو سار اُپدیشں صفحہ ۵۰)

سوال ۔ کل مالک ایک دیشی ہے یا سرودیشی یعنی سرو ویاپک ہے یا صرف ایک دیش میں موجود ہے ۔

جواب ۔ کُل مالک رادھاسوامی دیال ایک دیشی ہے یعنی سب سے اونچا اور اُدھر استھان اُن کا ہے اُدھر سے مراد یہہ ہے ۔ کہ وہ استھان کسی کے آشرے نہیں ہے آپ ہی آپ ہے اور اپار اور اننت اور اکاہ اور اگادہ ہے اور ست لوک تک وہ سروپ دیاپک ہے یعنی صرف دیال دیش میں“ ۔

جن مذاہب میں خدا کو چوتھے آسمان اور سورگ لوک وغیرہ میں براجمان مانا ہے اُنہوں نے بھی برائے نام سروویاپک اور حاضر وناظر ضرور مانا ہے لیکن شبدیال جی اپنے فرضی مالک کُل کو ایک دیشی ٹھیراتے ہوئے اگم لوک سے ست لوک تک یعنی کل دیال دیش میں تو دیاپک مانتے ہیں لیکن کال دیش میں نہیں جب دیال دیش میں دیاپک ہے تو کال دیش میں دیاپک کیوں نہیں اگر یہ کہا جاوے کہ کال دیش میں مایا کا زور ہے تو مالک کل رادھاسوامی دیال کو مایا سے کمزور اور ڈرپوک ماننا پڑے گا جس کے خوف سے کہ مالک کل دیال دیش سے نیچے نہیں پدھارتے ۔ اس خیال سے کہ مایا انہیں نہ گرس لے جیسے کہ مایا نے اور سُرتوں ۔ ۔ ۔ یعنے روحوں کو پکڑ رکھا ہے اور جب کہ رادھاسوامی دیال کال دیش میں دیاپک نہیں تو اُن کو اس دیش کے حالات سے واقفیت بھی کیا ہو سکتی ہے اور یہاں کی سُرتوں کو اپنے دیش میں بھی کیسے لیجا سکتے ہیں اگر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

کسی سُرت نے کبھی دیال جی سے جاکر رپورٹ بھی کر دی تو دیال جی کال جی کا کر بھی کیا سکتے ہیں کیونکہ لالہ شب دیال سنگھ جی نے کال کو بڑا مہابلی اور یودھا مانا ہے +

شبد ۳

رادھاسوامی نام کا ارتھ

(دیکھو رادھاسوامی مت سندیس صفحہ ۲۰ ارتھ رادھاسوامی نام کے)

"رادھا نام آدی سُرت یعنی آد دُھن کا ہے جو آد شبد سے پرگھٹ ہوئی۔ اور سوامی نام کل مالک یعنی آد شبد کا ہے"

"یا اس طرح سمجھو کہ رادھا یعنی دُھن اُس چیتن دھار کا نام ہے جو نامی پرُش سوامی سے آدی میں پرگھٹ ہوئی اور اسی کو آد سُرت کہتے ہیں اور سوامی نام اُس پُرش یعنی کُل مالک کا ہے جو اگاہ اور اپار اور انت اور اگادھ اور انام ہے اور جس کے چرنوں سے دھارا یعنی دُھن آدمیں پرگھٹ ہوئی" +

"آدی دھارا یعنی دُھن اِتھوا آد سُرت کُل رچنا کی کرتا ہے اس واسطے وہی کُل رچنا کی ماتا ہے اور سوامی یعنی آدی شبد کل رچنا کا پتا ہے"

جب یہ دُھن یا دھارا اُلٹ کر سوامی یا شبد کی طرف متوجہ ہوئی تب اُس دھارا کا نام رادھا اور عاشق یعنی پریمی اور بھگت ہے اور شبد یعنی سوامی پریتم اور معشوق ہے"

"جب تک کہ یہ دھارا یا دُھن جاری ہے تب تک وہ اور شبد دو سمجھے جاتے ہیں اور جبکہ وہ دھارا اُلٹ کر شبد یعنی سوامی میں سما جاوے۔ تب ایک ہو گئے

یعنی دو کا فرق جاتا رہا۔"

بقول ہمارے دیال جی کے سنتوں کے رادہا سوامی دیال کی بانی ایسی نہیں ہے کہ ہر فرد و بشر اُس کو سمجھ سکے جب تک کہ دیال جی کی دیا نہ ہو اسواسطے ناظرین کو سمجھانے کے لئے میں مزید کوشش کرونگا جس سے کہ رادہا سوامی ویش کی پرپیت پری بھاشا اور اُس کے ارتھوں کی اصلیت معلوم ہوجاوے +

ارتھ	لفظ
آدی سُرت۔ آدی دُھن یا دہارا۔ کُل رچنا کی ماتا۔ عاشق یا پریمی اور بھگت +	(۱) رادہا =
آدی شبد۔ کل مالک۔ کُل رچنا کا پتا۔ پریتم یعنی معشوق +	(۲) سوامی =

(۳) रा धा = धा रा

دیال جی کے دیاکرن کے اُس اصول کو بھی ملاحظہ فرمائیے رادہا اور سوامی کس زبان کے الفاظ ہیں۔ اِن کے ارتھ سرت دہارا عاشق اور پتا اور معشوق کیسے ہو گئے دہارا کو اُلٹا کر رادہا کس طرح بن گیا اس کی وجہ بیان کرنے کے لئے ہم بیں اشکت ہیں ویسے ہی دیال جی اور اُن کے سنت اسمرتھ ہیں۔ اگر بناوجہ پوچھے کسی کی تسلی نہ ہو تو اُس کے لئے یہ جواب ہے کہ جیسی دیال جی کی موج ہوئی ویسے ہی ارتھ کر دئے +

دہارا اور شبد یا رادہا اور سوامی کے دو اور ایک ہونے کے معمہ کو ناظرین نہیں سمجھ سکینگے۔ جب تک کہ لالہ شب دیال سنگھ اور ان کی دھرم پتنی کے رشتہ کو نہ سمجھیں اور اسی سے اُن کو رادہا اور سوامی کے عاشق اور معشوق ہونے کے ارتھ بخوبی سمجھ میں آجاویں گے رادہا کو کل رچنا کی ماتا اور سوامی کو کُل رچنا کا

پتا بتلانا کیا صاف طور پر ظاہر نہیں کر رہا کہ لالہ شب دیال سنگھ معہ دھرم پتنی کے جگت گورو بننا چاہیئے تھے چونکہ ان ارتھوں کو لالہ شب دیال سنگھ اور اُن کی دھرم پتنی کی طرف لگاتے ہوئے ہمارے دیال جی کے ست بہت گھبراتے ہیں اور اس سے انکار کرتے ہیں اس واسطے ناظرین کی آگاہی کے لئے لالہ شب دیال سنگھ جی کی یہ تیار کردہ آرتی بطور نمونہ کے پیش کی جاتی ہے جس میں کو رادہا اور سوامی دونوں کو الگ الگ مخاطب کیا گیا ہے +

(۱) ہے رادہا تم گتی اتی بھاری   ہے سوامی تم دھام اپاری
رادہا سوامی دوؤ   موہن گو دبہاری۔

(۲) رادہا انتر دیا بچاری   سوامی پر گھٹ کیا اباری
رادہا سوامی مل موہین سنواری

(۳) رادہا درشٹ دیا کر ڈاری   سوامی مہر کری اب نیاری
رادہا سوامی کیں مور اُپکاری

(۴) رادہا گل اب ہار چڑہاری   سوامی سینل تلک لگاری
رادہا سوامی پوجن آج کراری

(۵) رادہا آگے بھوگ دھراری   سوامی سنمکھ تہال بھراری
رادہا سوامی دونوں مان لیاری

(۶) رادہا امر چیر پہنا ری   سوامی اجر بستر تن دہاری
رادہا سوامی سو بھا اگم اپاری

(۷) رادہا دیا پرشاد دیاری   سوامی مہر کری کچھ نیاری
رادہا سوامی پر میں جاؤں بلہاری

(۸) پرتھم آرت رادھا دھاری   پھر آرت میں سوامی سمھاری
رادھا سوامی آرتھ کر لی ساری (۹) رادھا اپنا دھام دیاری + سوامی
چرنن موہین لیاری + رادھا سوامی دولو پار کیاری + (سار بچن نظم صفحہ ۹۰ بچن ۱۶ شبد ۱)

شبد ۴

دربیان سُرت یعنی روح

(دیکھو رادھا سوامی مت سندیس صفحہ ۹)

"اب سمجھنا چاہیئے کہ سُرت کی دھار دیال دیش سے آئی اور وہ ست پُرش رادھا سوامی کی انس ہے انس کے ارتھ ٹکڑے کے نہیں ہیں انس کہنے سے صرف یہ مطلب ہے کہ سُرت وہی جوہر ہے جو کُل مالک کا جوہر ہے اور وہ کُل مالک سب جگہ موجود ہے پھر ایک دیش ہیں پرگھٹ اور بے پردے اور باقی دیش میں گپت یعنی پردہ یا ہاتھ سے ڈھکا ہوا"۔ . . . .

"اسی طرح یہ تہ یا پردے غبار یعنی مایا کے اس چیتن پر چڑھے ہوئے ہیں اور پہلا پردہ یا تہہ نہایت لطیف اور سُوکھشم اور دوسرا اُس سے کچھ لطیف اور تیسرا اُس سے کچھ لطیف ہے ایسے ہی استول مایا کے استول یعنی موٹی تہہ یا پردے ہیں اور سُرت ان کے اندر گُپت ہے"۔

"رادھا سوامی نام سُرت اور شبد کی ایک ہی صفت ہے جیسے سمندر اور اُسکی لہر اور شبد اور اُس کی دُھن پریمی اور پریتم ان سب کا مطلب ایک ہی ہے"۔

"سُرت کی اصلی بیٹھک پنڈ میں درمیان دونوں آنکھوں کے جو اندر کی طرف تِل ہے اس میں ہے اور اسی استھان سے تمام پنڈ میں پھیلی ہے اور

جاگرت کے وقت دونوں آنکھوں میں نشست ہے "+

مندرجہ بالا بچنوں سے ناظرین بھلے پرکار سمجھ گئے ہوں گے کہ مالک کُل رادھا سوامی اور سرت یعنی جیو میں کچھ فرق ہے - سوائے اس کے کہ وہ مایا کے پھندے میں پھنسی ہوئی ہے - ورنہ اصلیت یعنی جوہر دونو کا ایک ہی ہے جس کے دوسرے ارتھ یہ ہیں کہ مالک کُل مختلف شکلوں میں ہو کر مایا میں آکر پھنس گئے - اور مایا روپ ہو گئے - اس پر بہت سے اعتراض ہوتے ہیں جن کا اُتر رادھا سوامی دیال کے سنتوں نے آج تک نہیں دیا +

(۱) رادھا سوامی دیال کو انس - انس روپ ہو کر کال دیش یا مایا دیش میں آکر مایا کی قید میں کیوں پھنسنا پڑا +

(۲) کال یا مایا بھی تو مالک کُل کی ہی ایک دھار ہے - پھر وہ مالک کُل سے باغی ہو کر محمدی شیطان کی صورت میں کیوں بدل گئی +

(۳) لالہ شب دیال سنگھ جی کا جسم بھی تو دیگر سُرتوں کی طرح مایا کا بنا ہوا تھا اس میں کیا خصوصیت تھی جس سے کہ ان کو بجائے سرت کے مالک کل کا اوتار مانا جاوے

(۴) رادھا سوامی مالک کل تو صرف دیال دیش میں ودیا یک ہے پھر کال دیش میں آکر جنم کیسے لیا - کیا وہ وہاں سے اپنی سرتوں کو اپنی طرف کھینچکر اُن کا اُدھار نہیں کر سکتے تھے +

(۵) رادھا سوامی دیال کو سرشٹی رچنا کے قریباً دو ارب برس تک کیوں اوتار لینے کا خیال نہ آیا +

(۶) جب سُرت وہی مالک کل کا جوہر ہے تو مالک کل کے گُن کرم سوبھاو اس میں کیوں نہیں کیونکہ جو صفات کل میں ہوں وہی اُس کے جزو میں ہونی چاہئیں

پرشن ۔ سُرت اور شبد میں کیا میل ہے +

اُتر ۔ جیسا سمندر اور اُس کی لہر میں سورج اور اُس کی کرن میں ۔ سُرت جو موافق ایک بوُند کے ہے سمندر روپی شبد سے الگ ہو کر کیچڑ روپی غلافوں یا بندھنوں میں لپٹ گئی ہے سنت روپی لہر جو ہر وقت سمندر سے نکل کر اُس میں پھر جاتی رہتی ہے۔ اس بوُند کو اپنے ساتھ لے جا کر غلافوں یا بندھنوں سے چھٹکارا یعنی موکش دلا سکتی ہے (پرشن اوتر صفحہ ۵) +

اگر سُرت کا شبد سے وہی تعلق ہے جو لہر کا سمندر سے اور کرن کا سورج سے تو ماننا پڑے گا کہ جس طرح یہ کبھی سمندر اور سورج سے الگ نہیں ہو سکتے بلکہ اُن کے ساتھ ہی رہتے ہیں اسی طرح سُرت بھی شبد سے جدا نہیں ہو سکتی یہ مان کر کہ یہ مایا روپی کیچڑ میں پھنس گئی ہے ۔ اور سنتوں کے وسیلہ بنا واپس نہیں جا سکتی یہہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ کیچڑ میں پھنسانے والے بھی کوئی علیحدہ سُنت ہونگے ورنہ خود بخود کوئی دُکھوں میں پڑنا نہیں چاہتا اور میری سمجھ میں ایسے سنت دیال آپ ہی ہیں ۔ جو خود موکھ رہ کر ایسی اودیا روپی مایا پھیلا کر لوگوں کو کرم دھرم سے بے مُکھ کر رہے ہیں +

شبد ۵

من

دُوسری دھار نرنجن سے (جس کا استھان برہمانڈ میں ہے اور وہ نیچے کے دیش میں بھی ویاپک ہے) نکلی اور اُسکا نام من ۔ اور من اُسکو کہتے ہیں جس میں کھِنڈنا ہووے یعنی ترنگ اور خیال اُٹھے +

اندریاں

تیسری دہار مایا سے نکلی۔ اس مایا کا استھان بھی برہمانڈ میں ہے اور وہی سب نیچے کے دیش میں موجود ہے اور یہ بھی درجے بدرجے موافق پردوں کی استھول یعنی کثیف ہوتی گئی اس کے مصالحے سے تن اور اندریاں وغیرہ بنیں"

مایا

سوال۔ مایا کس کو کہتے ہیں؟

جواب۔ مایا اس غبار کا نام ہے جو دیال دیس کے نیچے چیتن پر غلاف ہو رہا ہے اور نیچے کی طرف وہ غبار یا غلاف زیادہ استھول ہوتا چلا گیا ہے"

(پرشنوتر متعلقہ سنت مت)

شبد ۶

بیان اس بات کا کہ سرشٹی کی رچنا رادھاسوامی دیال نے کس طرح کی

اوپر بتلایا جا چکا ہے کہ شبد یعنی رادھاسوامی مالک کل سب سرشٹی کی رچنا کرتا ہے اور وہی سب کا آد بھنڈار ہے اسی آد بھنڈار سے کس طرح دہاریں نکلیں انہوں نے کس طرح مختلف دیشیوں کی رچنا کی۔ اس کا مختصر ذکر ناظرین کی واقفیت کے لئے کیا جاتا ہے دیکھو رادھاسوامی مت سندیس صفحہ ۱۳:۔

"جو دہارا کہ آد میں پرگھٹ ہوئی وہ اوتر کر کسیقدر فاصلہ پر ٹھیری۔ اور وہاں

اُس نے منڈل باندھ کر رچنا کری اس استھان کا نام اگم لوک ہے اور جو دھارا کہ وہاں آکر ٹھیری اُس کا نام اگم پُرش یعنی رادھاسوامی دیال کے تخت کا استھان ہے

(۲) "جب اگم لوک کی رچنا ہو گئی۔ تب وہاں سے بھی دھارا پرگھٹ ہو کر نیچے اُتری اور کسیقدر فاصلہ پر ٹھیر کر اور وہاں منڈل باندھ کر اس نے رچنا کری اس کا نام الکھ لوک ہے اور اس دھارا کا نام الکھ پُرش ہے"+

(۳) "الکھ پُرش سے بھی دھارا پرگھٹ ہو کر اور پہلے دستور کے موافق نیچے اُتر کر جہاں ٹھیری اور اُس نے منڈل باندھ کر رچنا کری اس کا نام ست پُرش اور ست لوک ہے یہاں تک نرمل چیتن یعنی روحانی رچنا ہوئی اور رادھاسوامی دیال آپ ان استھانوں میں دیا ایک اور موجود ہے یہاں کال کلیش اور دُکھ اور درد اور جنم مرن نہیں ہے یہہ سب استھان دیال دیش یا سنت دیش یا نرمل چیتن کے دیش کہلاتے ہیں یہاں کا پرکاش سویت رنگ کا ہے +

بہت عرصہ تک اسیقدر رچنا ہو کر رہ گئی اور یہاں کی باسی سُرتیں ہنس کہلاتی ہیں اور انت دیپ روحانی ان لوکوں کے گرد میں پیدا کیئے گئے ان میں ہنس رہتی ہیں اور امی کا اہار اور پُرش کے درشن کا بلاس کرتے ہیں"+

ست لوک کے نیچے ایک استھان یعنی لوک رچا گیا کہ جس کو دیال دیش کا دوارا سمجھنا چاہیئے۔ اور اُس کے نیچے ایک بھاری میدان ہے جس کو مہاسُن کہتے ہیں۔ اور وہ دیال دیش اور برہمانڈ یعنی برہم اور مایا دیش کے بیچ میں حد کے طور پر ہے پھر اس کے نیچے تین استھان نرنجن اور جوت نے رچے جو برہمانڈ کی حد میں شامل ہیں نیچے کے استھان کو سہس دل کنول کہتے ہیں اور جہاں نرنجن اور جوت کا سوردپ پرگھٹ ہے اور یہی استھان سب متوں کا جو دنیا میں جاری

ہیں سدھانت پد ہے یعنی اس کے اوپر کا حال کسی مت کی کتابوں میں نہیں لکھا ہے۔ صرف جوگیشور گیانی برہمانڈ کی چوٹی تک یعنی ہنس دل کنول کے اوپر دو مقام تک گئے پھر وہاں کا بھید انہوں نے گپت رکھا۔ کہیں کہیں اشارے میں ورنن کیا لیکن برہمانڈ کے پرے کوئی نہیں گیا۔ سوائے سنت ست گوروں کے جو کہ ست لوگ سے آئے اور کل رچنا کے بھید سے آپ ہی واقف تھے +

سہنس دل کنول سے تین دہار ست۔ رج۔ تم جن کو گن اور برہما۔ وشنو مہادیو بھی کہتے ہیں پیدا ہوئیں اور ان دہاروں نے میچے سے دیش کی رچنا کری۔ جس کو پنڈ کہتے ہیں اور جس میں چھ چکر شامل ہیں۔ اس رچنا میں دیوتا اور منش اور پشو اور باقی کل رچنا چاروں کہان کی شامل ہے"۔ . . . .

بچن ۳

دربیان سُرت شبد جوگ

شبد ۱

سُرت شبد جوگ کی ضرورت ہی کیا؟

دیال جی کے مُکھ سدھانتوں کا مختصر طور پر ذکر کرنے کے بعد اب رادھا سوامی جوگ کا ورنن کیا جائے گا کیونکہ جب تک یہہ معلوم نہ ہو جائے کہ جوگ کرنے والا کون ہے کس مطلب کے واسطے کیا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ تب تک اصلیت کا معلوم ہونا مُشکل ہے۔

ناظرین! مالک کل رادہاسوامی اور اُس کی انس سُرت یعنی روح اور سرشٹی رچنا کے بیان کو اگر آپ اچھی طرح سمجھ گئے ہیں تو مجھے یہہ بتلانے کی زیادہ ضرورت نہیں رہی کہ دیال جی کے اس سدہانت کو مان کر کسی جیو کو کسی پرکار کے کرم کرنے کی ضرورت نہیں رہتی اس وشہ میں سُرت (جیو) کے بیان میں بھی لکھا گیا ہے دیال جی کے خیال کے موافق ہر ایک سُرت کو اپنے رنج دہام یعنی رادہا سوامی لوک میں پہنچنے کے واسطے سُرت شبد جوگ کرنا چاہیئے +

میں دیال جی سے پُوچھتا ہوں کہ ہمیں ہمارے رنج دہام سے کس نے نکالا + (۲) ہمیں اس کال دیش میں مایا کے پھندے میں کس نے پھنسایا (۳) مالک کل دیال کو کسی نے مجبور کیا۔ کہ وہ انس النس ہو کر سُرت روپ ہو جاوے (۴) کس مجبوری سے مایا کو پیدا کرنا پڑا۔ نہ نہ بلکہ مالک کل کو مایا روپ بننا پڑا (کیونکہ مایا بھی تو شبد کی دہار سے ہی بنی ہوئی ہے) کہ جس نے نہ صرف اس کی سُرتوں کو ہی پھنسایا۔ بلکہ مالک کل کو بھی اسقدر تکلیف دی۔ کہ وہ اپنی سُرتونکو آزاد کرنے کے لئے آگرہ کی گلیوں میں بھٹکتے پھرے۔ ان سب اعتراضوں کے جواب میں دیال جی کو سوائے اس کے اور کیا کہنا پڑے گا کہ دیال جی کی موج سے یہہ سب باتیں ہو گئیں تو کیا جس موج نے یہہ سب لیلا رچی ہے۔ کیا وہی موج ان سب سُرتوں کو بنا رادہاسوامی جوگ کے سادھن کرائے اور بنا گورو جی کے پیکدان صاف کرائے واپس رنج دہام میں نہیں پہنچا سکتی۔ جب کہ سُرت بھی شبد کی دہار۔ مایا بھی شبد کی دہار۔ کال۔ من اندریاں وغیرہ سب شبد کی دہار ہیں اور آپ کے بچن کے موافق یہہ سب شبد روپ ہی ہیں۔ تو پھر کس کو کس کے لئے کسی پرکار کا یتن کرنے کی ضرورت ہے +

اگر فرض بھی کر لیں کہ آپ کی فرضی سُرتیں اپنے فرضی گھر کو بھول مایا کے چکر میں پھنس رہی ہیں جس سے آزاد کرنے کے واسطے آپ کو مالک کل کا اوتار بھی مان لیں تو بھی ہم آپ سے سوال کر سکتے ہیں کہ آپ کو قریباً دو ارب برس تک جب سے کہ یہہ سرشٹی پیدا ہوئی ہے اپنی سُرتوں کا کیوں خیال نہ آیا۔ اور اب آپ نے اپنی سُرتوں کو واپس رنج دہام میں لیجانے کے واسطے گربھ کے دُکھ سہن کئے اِدھر اُدھر نوکریاں بھی کیں بقول آپ کے شاگرد رشید کے ۱۵ برس تک سُرت شبد جوگ کا ابھیاس بھی کیا۔ پھر بھی آپ کتنی سُرتوں کو واپس لیجانے میں کامیاب ہوئے۔ جب کہ مالک کُل اوتار لے کر اس مایا لوک میں رہ کر بھی مایا پر قابو نہ پا سکے اور جیووں کو مایا کے پھندے سے نہ چھُڑا سکے۔ تو بھلا ہم کیسے اُمید کر سکتے ہیں کہ آپ کے اُپدیش کے موافق ہم صرف آپ کے سروپ کا دھیان کرنے اور رادھاسوامی نام کے رٹن کرنے سے مایا کے پنجے سے چھُوٹ سکینگے۔ "ایں خیال است و محال است و جنوں"۔

شبد ۲

کل جگی دیال کی چوریوں کی پڑتال

دیال جی کا دعوے ہے کہ یہ ریتی سوائے دیال جی کے آج تک کسی کو معلوم نہیں ہوئی اس واسطے پیشتر اس کے کہ ہم اس جوگ کے ڈھکوسلے کی اصلیت ظاہر کریں ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ پرم پُرش پُورن دھنی کے اس جھوٹے دعوے کی تردید کر دیجاوے یعنی یہ طریقہ رادھاسوامی کے جنم

سے پہلے دنیا میں موجود تھا یا نہیں۔ پہلے لکھا جا چکا ہے کہ لالہ شب دیال سنگھ قریباً ۳۰ برس کی عمر تک ۔ نانک ۔ کبیر اور دادو کے خیالات کے پیرو رہے ہے جن لوگوں نے اِن سنتوں کی بانیوں کو پڑھا ہے وہ بخوبی جانتے ہونگے کہ ان لوگوں نے بھی سُرت شبد شبد کا ہی راگ الاپا ہے لیکن کبیر سے بھی پیشتر تُلسی داس اس ڈھکوسلے کا موجد ہوا ہے جس نے کہ سمت ۱۶۱۸ بکرمی میں "گھٹ رامائن" ایک پستک لکھی تھی ۔ جس کو ۱۸۵۹ء میں منشی گنگا پرشاد ورما و برادران نے اپنے چھاپا خانہ لکھنؤ میں چھاپا ہی اس پُستک اور کبیر آدی کی بانیوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نئے دیال جی کی بانی میں سوائے رادھاسوامی نام کی گھڑنت اور خود خدائی دعوے کرنیکے اور کوئی بات ایسی نہیں ہے ۔ جو تلسی ۔ کبیر آدی کی بانیوں میں موجود نہ ہو اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ لالہ شب دیال سنگھ اپنے گوروؤں کے خیالات کو چُرا کر اس میں رادھاسوامی کی دُم لگا کر خود پرم گورو اور مالک کُل کا اوتار بن بیٹھے ۔ اس اپنے دعوے کے ثابت کرنے کے واسطے مختلف سنتوں کے بچن دے کر جگی دیال کی بانی سے مقابلہ کیا جاوے گا *

تُلسی صاحب مُوجد سُرت شبد یوگ

کُل جُگی دیال کے پرگھٹ ہونے سے دو سو اکسٹھ برس پیشتر راجا پور نواسی تُلسی صاحب نے اس طریقہ کو ایجاد کیا تھا ۔ اس کی تشریح بعد ازاں ۔ کبیر دادو وغیرہ کرتے رہے اور مردم پرستی پھیلا کر منش جاتی کو توہمات کے گہرے غار میں گراتے رہے ان ہی مرشدوں کے پیرو لالہ شب دیال سنگھ نے یہہ خیال کر کے کہ اگر میں بھی اگم لوک تک ہی پہنچنے کا دعوے کرونگا تو مجھے کون پوچھیگا ۔ اگم لوک سے

سے اوپر ایک مقام رادہاسوامی نام فرض کرلیا۔ اپنی استری کا نام رادہا اور اپنا نام رادہاسوامی گھڑ اگیا۔ ہوُ سرشٹک کے معنے رادہا اور شبد کے معنے رادہاسوامی ظاہر کئے گئے لہ مفصّل دیکھو "گھٹ رامائن" مصنّفہ تلسی صاحب)۔

اس پُستک کی نسبت مُصنّف کے اپنے شبد حسب ذیل ہیں :۔

"سموت سولہ سے اٹھارہ (۱۶۱۸) گھٹ رامائن کین پسارا"

اس پُستک کے صفحہ ۱۸ پر تُلسی صاحب اپنی پیدائش اور جوگ کریا کا حال یوں لکھتے ہیں :۔

"راجا پور جمنا کے تیرا جہاں تلسی کا بھیا شریرا"
"وہی بند ھیکھنڈ وہی ویسا چترکوٹ کے بیچ دس کوسا"
"سموت پندرہ سو اُنّاسی (۱۵۷۹) بھادروں سدی منگل اکادشی"
". . . . . کان کبج براہمن میری ذاتا"
"سموت سولہ سے بھئے چودہ (۱۶۱۴) تا دن بھیا اگم کا سودا"

لوٹ۔ اگم لوک وہ مقام ہے جو رادہاسوامی کے بتلائے ہوئے مقامات میں رادہاسوامی مقام سے نیچے کا مقام ہے۔

"سوامی سدی نومی تھتی واری ادھی رات بھئی گتی نیاری"
"بجلی کی چمک بھئی اُجیاری کرٹ کا گھور سود اتی بہاری"
"من میں بھو ودھ بھرم سمایا یہ اج گت کہو کہاں سے آیا"
"رات بیت گئی بھو بیانا من اچرج سوئی کیوں دوہانا"
"دن روز روز اس ہوئی ایک دوس شرت چڑھ چولی"
"کس کس اگم کہوں وہ ھی تانا ایک دوس چڑھ اگم ٹھکانہ"

"وہاں کی سیل چج کچھ بھاری   انڈ کھنڈ۔ برہمنڈ سے نیاری"

(نوٹ) اس سیل کی تشریح جس کی طرف کہ تلسی کا اشارہ ہے آگے سنت دیال جی کے شبدوں میں مفصّل لکھی گئی ہے +

"اس اس دیکھا اگم تماشا   چوتھا پد ست لوک نواسا"

"تلسی پریت سرت کی لاگی   رات دوس سووی نہیں جاگی"

(نوٹ) مندرجہ بالا لیکھ سے صاف ظاہر ہے کہ لالہ شب دیال سنگھ جی کا سُرت شبد جوگ کا بانی مبانی ہونے کا دعوے بالکل بے بنیاد ہے :-

(۲) ست گورو اور سنتوں کی مہما۔ اس وشہ میں کل جگی دیال جی نے بہت زور دیا ہے جو کہ بالکل پرانے سنتوں کی نقل ہے چنانچہ دونوں کے شبدوں کا مقابلہ ذیل میں کیا جاتا ہے +

رادھا سوامی

جو سنت یا فقیر ہیں وہ ذاتِ خدا
یعنی سروپ مالک کے ہیں جو اُن کی خدمت
کرے گا اور اُن کی محبت اور پریت کریگا
وہ بھی ذات خدا ہو جاوے گا۔ وغیرہ
اور سنتوں کی مہا بہت بھاری ہے
اور خدا اور پرمیشور دونوں کے پیدا
کرنے والے سنت ہیں اور ان کی گنتی
کوئی نہیں جان سکتے +

تلسی صاحب

"دوسر نہ انت سنت بنا کوئی
تلسی تجھ سرن میں سوئی"
"جو کچھ کرے کرے سوئی سنتا
سنت بنا نہیں پاوے پنتھا"
"سنت گور ست پرس اویناسی
راہ دیں لکھی کاٹی پھانسی"
"سنتن کی گنتی کوئی نہ جانے
پنڈ ماہیں برہمانڈ بکھانے"
"سنتن بھید وید سے نیارا

نیچ رے پیٹ پاوے سارا"
"کوئی کوئی سادھ یا سنت گتی پائی
جن کی سُرت شبد سمائی"

(۳) سنت پنتھ یا سنت مت۔ جس کو کل جُگی دیال اس کلجگ میں نیا اور اپنی ایجاد بتلاتے ہیں اس کا ذکر تلسی اپنے گرنتھ میں آج سے سینکڑوں برس پیشتر ان الفاظ میں یوں کر چکا ہے :-

"جہاں جوتی نیچ نراکار کوئی نہ جاوے — سنت پنتھ راہ سوائی اگم کہاوے"
"نرگن اور سرگن کا نہیں کھیلا — سنت پنتھ تلسی کہے اگم اکیلا"

(۴) رشی مُنی - وِدوانوں کو بے تکی گالیاں سُنانا اور وید آدی ستیہ شاستروں کی نندا کرنا بھی کلجگی دیال ہی کی موج نہیں ہے بلکہ اُن کے بڑے بوڑھے مرشدوں کا بھی یہی وطیرہ چلا آیا ہے :-

راؤ ہاسوامی دیال

برہما سے آدلے کر جتنے دیوتا ہیں اور رام کرشن سے آدلے کر جتنے اوتار ہوئے ہیں۔ اُن سب کا درجہ سنتوں سے نیچا ہے اور سنتوں کا درجہ سب سے اونچا ہے یہہ سب کامدار اور وزیر ہیں اور سنت بادشاہ ہیں۔ وغیرہ

تُلسی دیال

"شاستر وید پُران پڑھے ویاکرن اٹھارا
پڑھ پڑھ موئے لبار سنت گت نہیں وچارا"
"برہما وشنو مہیش شیش سب باندھے تاتی
نارد سکھدیو ویاس پھانس کر ڈارے کہانی"
"ہنومان اور جنک بھیکھن نبچے نہ بھائی
ارے ہاں رے تلسی رشی مُنی کو گنے کال دھر سب کو کھائی"
"بڑے کیو بھگوان تا ہے کو مار گرایا۔

اری ہاں رے تکسی - رام کرشن اوتار دسوں
نہیں پہنچنے پایا"

(پھر دیکھو) جو کوئی اشٹ کرے ان کو تلسی کس کس بھاوے
کال کرال کرشن اوتاری سب جگ کو دھر کھاوے +

(نوٹ) اپنے گورو باوا تلسی صاحب کے اسی شبد کی نقل میں لالہ شبدیال سنگھ کو حسب ذیل شبد گھڑ لینا کیا مشکل تھا:-

"تاتے سنتن برن سنایا کرشن کال دو ایک وچار"
راد ہا سوامی کہت بجھائی۔ تیاگو کرشن لبار
یہی حال تم رام بچارو دونوں ہیں اک تار
"رام کرشن دو جگ میں آئے کال دھرے اوتار"

(نوٹ) کرشن جی مہاراج اور رامچندر آدک ست پرشوں کو لبار (جھوٹھا) اور کال کا اوتار بتلانا خالی از علت نہیں۔ ان سنتوں نے سوچا کہ آج کل ان ہی کی زیادہ پوجا ہوتی ہے جب تک ان کو برا نہیں ٹھہرائیں گے۔ ہمیں کون پوچھیگا۔ ممکن ہے کہ رام کرشن کے بھگت لالہ شبدیال جی کو کال کا اوتار بتلاویں اور آپس میں ایک دوسرے کو برا بھلا کہیں۔ خیر اس کا فیصلہ تو اوتاروں کے ماننے والے کر سکیں گے لیکن اس میں شک نہیں کہ اگر گن کرموں کے لحاظ سے انصافاً دیکھا جاوے تو رام آدی ست پرشوں کے مقابلے میں لالہ شبدیال سنگھ پر وہی مثل صادق آتی ہے کہ "کہاں راجہ بھوج اور کہاں گنگا تیلی"

چونکہ مختصر طور پر دیگر سنتوں نے بھی چند ایک شبد بنلاتے ہیں۔ اسواسطے تلسی کے اتنے ہی شبدوں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

کبیر شبد میں سُرت ایسے بسے جیسے جل مینا رے"

کہے کبیر مت بھگتی کا پرگھٹ کہہ دینا رے ''
''شبد بھید جانے نہیں مورکھ :: پچ ہارے ''
''ست گورو پار اتارے ہیں - سب سنت پکارا ''
''گورو بن داتا کوئی نہیں سب جگ مانگن ہارا ''

دادو - سُرت رشبد - شبد میں سُرت - اگم اگوچر دھامی
سُن نہ گگن دھرن نہیں تارا - اللہ رب نہیں رامی ''
کیا کہوں کہوے کی بات نہیں - جانت سنت سجانی ''
دید نہ بھید بھیش نہیں جانت - کوئی دیت نہ حامی ''
دادو ویدگ دیدار بھئے - سرت کرت سلامی
''ملا شیخ پنڈت اور سیّد یہ مُوئے اپنی ٹیکا -
رام رحیم کریم نہ کیشو ؛ حضرت نہیں ایکا ''
''دادو صاحب سب ہی سے نیارا کوئی کوئی سنتن دیکھا -
دادو دین ہیں ہوئے پایا کیا کہوں اگم الیکھا ''
''کھٹ درشن پنڈت اور گیانی پڑھ پڑھ مُوئے پُرام
پرم ہنس جوگی سنیاسی بید کرت پرمانا '' ::
''جا کو بھید بید نہیں پاوے اگم پتھہ نہیں جانا
دادو بھید کیلیس جب چھوٹے سُرت شبد سما جانا ''
''دادو کہت پکاری کوئی مانیں نہیں ہماری
پنڈت خاص بید کیتب پڑھ پڑھ مُوئے لیاری ''

شبد ٹُولم داس

شبدہی تالہ شبدہی کنجی شبد کی لگی ہے جنجریا
شبد اوڑھنا شبد بچھونا شبد کی چِٹک چُنریا"
شبد سروپی سوامی آپ براجیں سیس چرن میں دھر یا
دولم داس بھجو سائیں جگ جیون اگن سے اہنگ اجریا۔

اسی کی نقل ہیں ایک دو شبد رادھاسوامی دیال کے بھی سُن لیجیے:۔

رادھاسوامی

شبد ہی لبتر شبد ہی چیر　　شبد ہی ماکھن شبد ہی سیر
اونگ شبد نرنجن شبد　　برہم شبد اور مایا شبد
شبد شاہ اور شبد وزیر　　رادھاسوامی کہیں سمجھ میری بیر

شبد ۳

رادھاسوامی جوگ کے سنجم اور مُکھیہ سادھن

(۱) مانس اہار نہ کرے اور نہ کوئی نشے کی چیز پیوے یا کھاوے۔ حقہ منیا نشو میں داخل نہیں ۔:

(نوٹ) یہ کیوں؟ اسواسطے کہ دیال جی خود پیتے تھے؟

(۲) معمولی کھانے میں آہستہ آہستہ قریب چوتھائی حصّے کے کم کر دیوے اور بہت چکنے چرپرے اور سواد کے بھوجن زیادہ نہ کھاوے ۔:

(نوٹ) یہ دیال جی کی پرشادی سے ہی ظاہر ہے +

(۳) سونے میں بھی کچھ کمی کرے - یعنی عام طور پر چھہ گھنٹے سے زیادہ نہ سووے

نوٹ یہہ کونسی نئی بات بتلائی ؟

(۴) سنساری لوگوں سے ضرورت کے موافق میل اور برتاؤ کرے وغیرہ -

(۵) سنساری پدارتھہ اور اندریوں کے بھوگوں کی چاہ فضول نہ اُٹھاوے اور نہ اُن کے واسطے فضول جتن کرے +

نوٹ - کیا دیال جی کے سنت سنساری لوگ نہیں ہیں - استری کے ساتھہ رہنا - اچھے اچھے کھانے کھانا مخملی بستروں پر سونا - جھولوں میں جھولنا - ان سے بڑھ کر سنساری پدارتھ اور اندریوں کے بھوگ کون سے ہو سکتے ہیں + پ

(۶) وقت ابھیاس کے بیفائدہ خیال دُنیا اور اُس کے پدارتھوں اور بھوگو کے نہ اُٹھاوے + وغیرہ +

(۷) ست پرش رادھاسوامی دیال اور گورو کا کسیقدر خوف دل میں رکھے اور اُن کی پرسنتا میں اپنی بہتری سمجھے اور ناراضی میں نقصان پرمارتھہ اور سوارتھہ کا - اور اُن کے چرنوں میں دن دن پریتی اور اور پرتیت بڑھاتا رہے

نوٹ - یہی نیم تو سارے جوگ کی جان ہے +

(۸) جہاں تک ممکن ہو سکے کسی جیو سے ورودھ اور ایرشا دل میں نہ لاوے +

(نوٹ) "اہنسا پرمو دھرما" کا اُپدیش تو قدیم سے چلا آتا ہے دیال کو نئی بات کیا سوجھی +

(۹) رادھاسوامی دیال کی دیا کا بھروسہ من میں رکھ کر اپنا ابھیاس نیم سے

ہر روز دو بار یا زیادہ کرتا ہے۔ پوتھیوں کا بھی تھوڑا ا پاٹھ کیا کرے۔ کہ اس سے

ابھیاس اور من اور اندریوں کی درستی میں مدد ملیگی +

لوٹ پوتھیوں کی بھلی کہی +

(۱۰) ست سنگ میں شامل ہونے کا شوق ہمیشہ رکھے۔ وغیرہ"

(۱۱) اپنے من اور اندریوں کی چال کو پرکھتا چلے یعنی من کی چوکیداری کرے

جہاں تک بنے من اور مایا کے ہاتھ سے دھوکھا نہ کھاوے +

(لوٹ) من کو قابو کرنے کے کچھ سادھن بھی تو بتلائے ہوتے +

(۱۲) سچے پرمارتھی یعنی پریمی سے سنگت رکھے وغیرہ +

(۱۳) اپنے وقت کا خیال رکھے کہ جہاں تک ممکن ہووے۔ فضول اور بیفایدہ

کاموں اور باتوں میں مفت خرچ نہ ہونے پاوے"

لوٹ ذرا اپنے تقسیم اوقات پر تو نظر ڈالی ہوتی +

ناظرین:۔ رادھاسوامی دیال کے سنجموں کا پاتنجل یوگ کے پہلے انگ

یعنی یم اور نیم کے ساتھ مقابلہ کیجئے اور پھر دیال جی کے دعوے کی پڑتال

کیجئے۔ کہ "دیال کی ودھی نئی اور سب سے آسان ہے" من اور اندریوں کا

دمن تو بتلا دیا۔ لیکن دمن کرنے کے سادھن بھی بتلائے ہوتے۔ کیا دیال

جی کے فوٹو کا دھیان کرنے سے من قابو رہ سکتا ہے؟ من اندریوں کا قابو

کرنا کیا کوئی آسان بات ہے جب اس قسم کے مشکل سادھن کرنے کی ضرورت

رادھاسوامی مت میں بھی موجود ہے۔ تو پھر نہ معلوم وہ کون سی خاص سہولیت

اور آسان طریقہ ہے۔ جس کے لئے کہ دیال جی کا دعوئے ہے کہ ایسی آسان

جگتی جوگ کی آج تک کسی کو معلوم نہ تھی +

ناظرین اصلیت تو یہ ہے کہ من اور اندریوں کے قابو کرنے کا اُپدیش تو
تو محض دکھلاوا ہے اصلی اور مکھیہ سادھن رادھاسوامی جوگ کے جن پر کہ دیال
جی نے زور دیا ہے اور ہی ہیں۔ وہ بیشک ایسے ہیں کہ ہر خاص و عام بڑی
آسانی سے کر سکتا ہے انکا ذکر مختصر طور پر دیال جی کے ہی الفاظ میں کرنا بہتر معلوم
ہوتا ہے۔

رادھاسوامی دیال کے مت میں سب سے بڑا سادھن نج دھام میں پہنچنے
کا گورو بھگتی ہے جس کے سامنے باقی سب سادھن ہیچ ہیں۔ چنانچہ دیال
جی فرماتے ہیں:۔ (دیکھو سار بچن نظم صفحہ ۱۵۹)

"گورو بھگتی دڑھ کے کرو پیچھے اور اُپائے۔
بن گورو بھگتی موہ جگ کبھی نہ کاٹا جائے"

"ایک جنم گور بھگتی کر جنم دوسرے نام۔
جنم تیسرے مکتی پد چوتھے میں نج دھام"

"گورو بھگتی جب پورن ہووے تب سُرت چڑھے اوپر اسمان۔
گورو بھگتی بن جو شبد میں پچتے سو بھی بانش مور کھ جان"

اس بچن سے اُن لوگوں کا بھرم بھی دور ہو سکتا ہے۔ جن کا یہ خیال
ہے کہ رادھاسوامی سُرت شبد جوگ سے چند ماہ میں ہی نج دھام کے درشن
ہو جاتے ہیں۔ اُن کو یاد رکھنا چاہئے کہ موجودہ جنم تو گورو سیوا کے لئے ہی
ہے۔ ایسے سادہ لوح پرشوں کی واقفیت کے واسطے ضروری ہے کہ انکو
تبلایا جاوے۔ کہ وہ گورو کیسے اپرم پار ہیں اور اُن کی سیوا بھی کیسی ادبھت
ہے (دیکھو سار بچن نظم صفحہ ۱۶۲)۔

"گورو کریں ہو ئیگا سوئی - گورو بن کوئی اور نہ ہوئی -

"گورو کرتا سب جگ کارج گورو ہی سب جیو اچارج"

نوٹ - جو گورو اولاد کی خاطر موتی کٹڑہ کے جتی جی کی برسوں تک اسواسطے سیوا کرتے رہے ہوں کہ کسی طرح لڑکا نہیں تو ایک لڑکی ہی ہو جاوے لیکن ایک مُردہ چوہیا تک پیدا نہ کر سکے - جو گورو حکیم نصیر الدین اکبر آبادی گڑھیا والے کے نسخے پیتے پیتے تھک گئے وزات بیماریوں میں گرست رہنے والے وہ گورو ست جگ کے کارج بھلا کیا کرینگے شاید دیال جی کے سنت یہ اُتر دیں کہ یہاں گورو سے مُراد مالک کُل سے ہے - لار شب دیال سنگھ وغیرہ گورؤں سے نہیں اُن کو حسب ذیل گورو شبدوں کو غور سے پڑھنا چاہیئے - جن سے صاف ظاہر ہے کہ یہ کُل دعوے دیال جی نے اپنی ہی تعریف میں کئے ہوئے ہیں :-

(دیکھو سار بچن نظم صفحہ ۱۶۳)

"آوری سکھیو جُڑ مل جھاڑہ گاؤ اور درشن کرو ہنار"
"گورو میرے بیٹھے پلنگ سنوار آج میرا جاگا بھاگ اپار"
"رہی میں گورو کے سنمکھ ٹھار کروں میں اُن چرنن آدھار"
"چاہوں نہیں دُوسری اپار گورو کی باندھی ٹیک سمہار"
"گورو پر ڈاروں تن من وار بچن پر اُن کے رہوں ہوشیار"

پھر دیکھو صفحہ ۱۷۹ :-

"گورو پرم پُرش سکھ داتا اُن چرن سور من راتا"
"گورو بھگتی کروں دن راتی من چت سے اتی گُن گاتی"
"گورو مورت نینن تاکوں شششی یہاں کوئی چھبی جھاکوں

"گورو چرن دھور کر انجن ہیئے نین کھلیں من منجن"
اب ذرا گورو بھگتی کا حال سُنیئے بھگتی کرنے کے واسطے گورو کے درشن اور گورو کی سیوا کرنی پڑتی ہے۔ یہ تین پرکار کی ہوتی ہے۔ تن کی سیوا۔ من کی سیوا دھن کی سیوا اس کی ودھی دیال جی حسب ذیل الفاظ میں فرماتے ہیں۔ دیکھو سار بچن نظم صفحہ ۲۳۷

(۱) درشن

"نت پرتی درشن پرسن کرے روپ انوپ چت میں دھرے"
"چرنامرت پرشادی لیوے مان منی تیج تن من دیوے"

دوم ودھی (طریقہ) سیوا

"سیوا کر تن من دھن ارپے ست پرش سم ست گورو تھرپے"

اوّل تن کی سیوا

آرت سیوا نت ہی کرے کام کرودھ مدھ چت سے ہرے
چرن دباوے پنکھا پھیرے چکی پیسے پانی بھرے
موری دھو جھاڑو کو دہاوے کھود کھدانہ مٹی لاوے
ہاتھ دُھلا داتن کراوے کاٹ پیڑ سے داتن لاوے
بٹنا مل اشنان کراوے انگ پوچھائے دھوتی پہناوے
دھوتی دھوئے انگوچھا دھووے کنگھا کرے بال بل کھووے

بستر بچھاوے تلک لگاوے — کرے رسوئی بھوگ دھراوے
جل اچواوے حقہ بھرے — پلنگ بچھاوے بنتی کرے
پیکدان لے پیک کراوے — پھر سب پیک آپ پی جاوے
ناناودھی کی سیوا کرے — نیچ اونچ جو جو آپڑے
کوئی ٹہل میں آر نہ لاوے — جو گورو کہیں سو کار کماوے"

واہ سُرت شبد جوگ کا پہلا اور ضروری انگ کیسا آسان اور اعلےٰ ہے اگر صبح سے شام تک دھوتی دھونے اور حقہ بھرنے اور پیکدان صاف کرنے کا نام ہی گورو بھگتی ہے تو کہار وغیرہ جو اس قسم کی نوکریاں کرتے ہیں سب سے بڑے بھگت شمار ہونے چاہئے ابھی تو تن ہی ارپن ہوا ہے دھن ارپن کرنے کا اور اُپدیش سُنئے :-

دوم دھن کی سیوا

دھن کی سیوا یہ ہے بھائی — گورو سیوا میں خرچ کرائی
گورو نہیں بھوکا تیرے دھن کا — اُن پہ دھن ہے بھگتی نام کا
پر تیرا اُپکار کراویں . . . — بھوکے پیاسے کو دلواویں
اُن کی مہر مُفت تو پاوے — جو اُن کو پرسّن کراوے
اُن کا خوش ہونا ہے بھاری — ست پُرش رنج کرپا دھاری

سوم من اور بُدھی کی سیوا

درشن کرے بچن پُن سُنے — پھر پُن سُن رت من میں گُنے

گن گن چھانٹ لے اُن سارا

گورو بھگتی جانو عشق گورو کا — من دھسا سُرت نہیں پکا

گورو کا روپ لگے اس پیارا — کا من پتی پینا جل دہارا

شبد ۱۴

ایک اور سادھن

(دیکھو رادھاسوامی مت سندیش صفحہ ۱۳۱)

رائے سالگرام صاحب سنتوں کے واسطے اُپدیش کرتے ہیں :-

"کل جیوؤں کو جو رادھاسوامی مت میں شامل ہیں مناسب اور لازم ہے کہ جہاں تک بن سکے۔ ایک دفعہ آگرہ میں آکر رادھاسوامی باغ میں رادھاسوامی دیال کی سمادھ اور اُن کے نشانوں کا جیسے پلنگ کرسی اور بھجن کرنے کی چوکی کا بھاؤ سہت درشن کریں۔ اور وہاں متھا ٹیک کر اپنا بھاگ بڑھاویں۔ اور سمادھ پر ہار پھول چڑھاویں کیونکہ ان سب چیزوں میں جو کہ اُن کی سیوا میں رہی ہیں۔ اُن کے چرنوں کی رحمت اور امرت کی دہارا موجود ہے رادھاسوامی باغ کے کنوئیں کا جو جل ہے وہ رادھاسوامی دیال کا نکھ امرت اور چرنامرت ہے اس کو ضرور پان کریں"۔

"رادھاسوامی دیال نے خود اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ جو کوئی رادھاسوامی باغ میں آویگا۔ اُس کو بھجن کرنے کے برابر فائدہ ہوگا۔ اور جو وہاں بیٹھ کر بھجن اور دھیان کریگا۔ اُس کو دو چند فائدہ حاصل ہوگا۔ یہی رادھاسوامی دیال کی نو۔ص

دیا اور مہر کا ادھکاری ہوگا"۔

نوٹ:۔ اس سے بڑھ کر آسان سادھن اور کیا ہو سکتا ہے۔ باغ میں جانے ماترسے جب بھجن کرنے کے برابر فائدہ ہو سکتا ہے۔ تو پھر رادھا سوامی نام رٹنے اور دیال جی کے فوٹو پر دھیان جمانے کی بھی کیا ضرورت ہے +

دیگر

اوپر ورشن ودھی میں دیال جی کی پرشادی کا لینا ضروری بتلایا گیا ہے لیکن دیال جی کے ست باوجودیکہ گورو جی کی جوٹھی پرشادی کھاتے ہیں۔ شرم کے مارے اس سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پرشادی لینے کا کوئی حکم نہیں ہے اس لیئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ دیال جی کے شبدوں میں ہی گورو پرشادی کی مہما کا بھی ذکر کیا جاوے۔ دیال جی اپنی زبان مبارک سے فرماتے ہیں دیکھو سار اُپدیش صفحہ ۵۶ - ۵۷ یہہ اُپدیش انیہ پُستکوں میں بھی آیا ہے:۔

گورچرنامرت پی۔ تیرے بھلے کی کہوں
گور پرشادی کھا تیرے بھلے کی کہوں
تن من بھینٹ چڑھا تیرے بھلے کی کہوں
گورو کو کر پرسن تیرے بھلے کی کہوں۔
تیرتھ گورو کے چرن تیرے بھلے کی کہوں
جو گورو کہیں سو مان تیرے بھلے کی کہوں

پھر دیکھو سار بچن نثر صفحہ ۷۲:۔

"بھگتی چار پرکار کی ہے۔ تن من۔ دھن۔ اور بچن سے بچن کی بھگتی

ہر کرائی کر جاتا ہے۔ یعنی جو پنڈت بھیش آدک آتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ وہ آپ پورے سنت ہیں۔ اور آپ کے سمان اس وقت دوسرا نہیں ہے اور ہار بھی چڑہا دیتے ہیں۔ پر جب اُن کو وہ ہار پرشادی ہو کر دیا جاوے۔ تب گرون موڑ لیتے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ اُن کا جتنا کہنا ہے۔ وہ کپٹ کا ہے اور اپنا برہمن اور بھیش دہاری ہونیکا اہنکار نہیں چھوڑتے اور ست گورو کو گرہستی جانتے ہیں۔ ایسے بچن کی بھگتی بالکل جھوٹھی ہے سچی بھگتی اس کی ہے کہ جس نے تن من۔ دھن ست گورو کے ارپن کر دیا ہے یعنی ان سب پرکار سے سیوا کرتا ہے۔ اور باقی سب کپٹی ہیں۔ اِن کو بھاؤ نہیں آوے گا یوں ہی باتیں بنایا کرینگے ٭

نوٹ کسی پنڈت براہمن نے پرشادی کھانے سے انکار کر دیا ہوگا۔ اس واسطے وہ سب کپٹی بن گئے۔ جو آپ کی جوٹھہ کھاوے وہ سنت جو کھٹی لیویں تو کیا آپ تو اپنا پاپ پلانا چاہتے ہیں ٭

شبد ۵

راوہاسوامی جوگ کو پرانا یام آدی لوگ سادھنوں سے کیا نسبت

سار بچن نظم کے دیباچہ میں رائے صاحب اپنے مت کی سہولیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"پچھلے وقتوں میں یہ مت نہایت گپت رہا۔ اور جبکہ اس کا ابھیاس شروع میں

پرانایام کے ساتھ کیا جاتا تھا۔ اس سبب سے بہت کم لوگ اس سے واقف تھے اور نہ کسی سے ابھیاس بن سکتا تھا۔ کیونکہ پرانایام کرنے میں سنجم اور پرہیز سخت درکار ہے اور خطرے بھی بہت ہیں اور اس سبب سے یہ کام اسقدر مشکل تھا کہ کوئی اس میں قدم نہیں رکھ سکتا تھا اب حضور رادھا سوامی صاحب نے ایسی سہج جگت اور آسان طریق سُرت شبد جوگ کا اپنی دیا سے پرگھٹ کیا ہے کہ جو کوئی سچا شوق رکھتا ہووے۔ تو وہ آسانی سے اس کا ابھیاس کر سکتا ہے ؎

نوٹ پرانایام آدمی اُتّم سادھنوں سے بے مُکھ کرنے اور سُرت شبد کے جال میں پھنسانے کے لئے یہ خوب چال ہے آج کل بھی سنتوں کا یہی حال ہے ہر ایک سے یہی کہا جاتا ہے۔ کہ پرانام بہت سخت اور خطرناک ہے اور دیال جی کا طریقہ بہت سہل ہے جس سے کہ دو تین ماہ میں چمتکار دیکھنے لگ جاتا ہے ایسے عقل کے دشمنوں کو یہ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ سُرت شبد جوگ آج تک کبھی پرانام سے شروع نہیں کیا گیا۔ جیسا کہ رائے صاحب لکھتے ہیں۔ اور جب یوگ ودیا کی پراپتی کے واسطے پرانایام ایک سادھن ہے۔ اُس کا سُرت۔ شبد سے کچھ تعلق ہی نہیں ہے +

اس جگہہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ پرانایام کے وشئہ میں جو کہ رادھا سوامی کے سنتوں کو ہوّا کے سمان پرتیت ہو رہا ہے۔ کچھ لکھا جاوے +

واضح ہو کہ پرانایام مہرشی پتنجلی کے بیان کردہ اشٹانگ یوگ کے آٹھ انگوں میں سے ایک انگ ہے پرانوں کو وش میں کرنے والے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ یم نیم کا سیون کرے۔ چنانچہ رشی دیانند جی مہاراج ستیارتھ پرکاش میں اُپدیش کرتے ہیں کہ جو شخص اُپاسنا کا آرنبھ کرنا چاہے۔ وہ اہنسا ستیہ استیہ یہ۔ برہمچریہ اپری گرہ یموں اور شوچ سنتوش۔ تپہ سوادھیائے۔ پرنی

دہاں نیموں کا پالن کرے۔ یہہ گویا لوگ ودیا کی پہلی دو سیڑھیاں ہیں۔ اور شاید ان ہی کا سیون رائے صاحب کو سخت سنجم اور پرہیز دیکھ رہا ہو گا استو۔

اس پرانایام کا اُپدیش دیتے ہوئے رشی ایک جگہ لوگ سُوتر کا پرمان دیکر لکھتے ہیں ''جب مُنش پرانایام کرتا ہے۔ تب پرتی کھشن اتروتر کال ہیں اشدھی کا ناش اور گیان کا پرکاش ہوتا جاتا ہے'' +

پھر منو سمرتی کے پرمان سے لکھتے ہیں۔ ''جیسے اگنی میں تپانے سے سونا آدی دہاتوں کا مل نشٹ ہو کر شدھ ہوتے ہیں ویسے پرانایام کرکے من اور اندریوں کے دوش دور ہو کر نرمل ہو جاتے ہیں'' اسی واسطے رشی دیانند نہ صرف یوگی پرش کے واسطے بلکہ ہر ایک پُرش کو دونو وقت سندھیا کے سمے کم از کم تین پرانایام کرنے کی سخت ہدایت کرتے ہیں۔

نہ صرف رشی دیانند بلکہ بہت سے یوروپین اور امریکن ڈاکٹر اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ سل (تپ دق) آدمی پھیپھڑوں کے روگوں کی بیخ کنی کے واسطے پرانایام سے بڑھ کر دوسرا کوئی سادھن نہیں ہے +

افسوس پرانایام جیسی پوتر اور مفید تعلیم کو جس کے آگے آج مغربی دنیا سر جھکا رہی ہے رائے صاحب خطرناک اور ناقابل عمل بتلا کر عقل کے اندھوں کو گمراہ کرنے لگا باعث ثابت ہوئے +

ناظرین! آپ کو نتیجہ جاننا چاہیئے۔ کہ جہاں راد ہاسوامی جوگ بذات خود تُلسی کبیر وادو کے توہمات کی نقل کی ہے۔ وہاں سچی لوگ ودیا کے ساتھ اس کا کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ افسوس ہے آج کل لوگ تحقیقات کا مادہ نہ رکھتے ہوئے بھیڑ چال کی طرح آنکھیں بند کئے ہوئے جدھر ایک شخص چلا۔ سب کے سب اُسکے

پیچھے چل پڑتے ہیں ✣

شبد ٦

رادھاسوامی مت اور ویدک منتویوں کا ایک جگہ مقابلہ

ویدک منتویہ	رادھاسوامی دیال کے منتویہ
(١) ایشور یعنے مالک کُل سرو ویاپک ہے	(١) ایک دیشی رادھاسوامی مقام پر رہنے والا ✣
(٢) اوتار نہیں لیتا ✣	(٢) لالہ شب دیال سنگھ وغیرہ اشخاص کے اجسام میں اوتار لینے والا ✣
(٣) مالک کُل سرو انتریامی ہے ✣	(٣) ایک دیشی ہونے سے انتریامی ہو نہیں سکتا ✣
(٤) سروگیہ ہے ✣	(٤) سروگیہ ہو نہیں سکتا ✣
(٥) ایشور کا کوئی روپ نہیں ہے اسلئے اُسکی تصویر بنا کر دھیان بھی نہیں کر سکتے	(٥) فوٹو پرستی ضروری سادھن ہے ✣
(٦) مالک کل کا سچا اور اصلی نام اوم ہے ✣	(٦) مالک کل کا نام رادھاسوامی ہے ✣
(٧) اوم کے ارتھ سوائے پرماتما کے دوسری شے کے ہو نہیں سکتے ✣	(٧) رادھاسوامی کے معنے رادھا کے مالک ہیں ✣
(٨) جیو ایک قائم بالذات الپگیہ شکتی ہے اور ایشور سے بھن ہے ✣	(٨) جیو مالک کُل کی انس ہے ✣
(٩) پرکرتی یعنی مادہ سرشٹی کا اُپادان	(٩) مالک کُل رادھاسوامی خود بخود پرکرتی

کارن انادی اور ایشور سے بھن وستو روپ بن گیا +
ہے ؛؛

(۱۰) بنا ایک ایشور کے کسی جڑ وستو کے آگے سر جھکانا پاپ ہے +

(۱۰) رادھا سوامی جوگ کے واسطے سادھی فوٹو اور کھڑاؤں کی پرستش ضروری ہے
(۱۱) گورو اور مالک کل ہیں کچھ بھید نہیں +

(۱۱) انسان الپگیہ ہونے سے ایشوری شکتی کو کبھی نہیں پا سکتا ۔ وغیرہ وغیرہ

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ رادھا سوامی جوگ کا پاتنجل یوگ سے کچھ مقابلہ نہیں ہو سکتا +

شبد کے

رادھا سوامی جوگ کی ودھی

ہر ایک پُرش کے لئے پیشتر اس کے کہ اُس کو سُرت شبد جوگ کے کرنے کی ودھی بتلائی جاوے ضروری ہے کہ اُس کے لئے آگرہ سے منظوری منگائی جاوے جب وہاں سے حکم آجاتا ہے کہ اس کو اُپدیش دے دو تو اس جگہ کا کوئی ست سنگی جو کہ ساتوں مقام کی سیر کر چکا ہو۔ اُس کو اُپدیش کرتا ہے ۔ اس اُپدیش کا نام "دھیان سمرن" کہا جاتا ہے ۔ کرنے کا طریقہ یہ بتلایا جاتا ہے کہ کرنے والا اندھیری کوٹھڑی میں بیٹھ کر منہ کے اوپر کپڑا ڈال لیوے اور دونوں آنکھوں کے بیچ جو مقام ہے جس کا نام سہس دل کنول ہے اور جس کا مالک کہ جیوتی سروپ ہے ۔ اُس کا دھیان کرے

وہاں ایک چراغ کی سی روشنی نظر آوے گی دھیان کو سمقر کرنے کے واسطے لالہ شب دیال سنگھ جی کے فوٹو کا خیال باندھے۔ اور راد ہا سوامی "رادہا سوامی" اس نام کا رٹن کرتا جاوے جب اُس مقام کی سیر ہو جاوے تو ترکٹی وغیرہ دیگر مقاموں کا دھیان کرے۔ اسی طرح سب مقاموں کی درجہ بدرجہ سیر کر کے رادہاسوامی جوگی کو آخری مقام رادہاسوامی پر پہنچنا ہوتا ہے۔ کیونکہ یہی مقام رادہاسوامی دیال کا نج گھر اور سنتوں کا منزلِ مقصود ہے۔ ان تمام مقامات کی سیر درجہ بدرجہ اگلے شبد میں کرائی جاتی ہے ؎

شبد ۹

رادہاسوامی جوگ کا پھل

یعنی دیالجی کے گھر کی سیر

(دیکھو ہدایت نامہ سار بچن نظم صفحہ ۳۹۲)

"ظاہر لوازمہ جو کچھ چاہئے۔ سو میں کہہ چکا۔ اب باطنی حال جو درجہ فقیری کو حاصل ہے اُس کو بیان کرتا ہوں۔ کہ جس وقت نگاہ تمہاری دماغ کے بھیتر اُلٹ کر آسمان کو دیکھے گی اور روح تمہارے جسم کو چھوڑ کر اوپر کو چڑھے گی۔ تو تم کو آکاش نظر پڑیگا کہ جس میں ٹھکانہ "سہس دل کنول" کا ہے اور پنچ نامہ جن پنکھڑیاں اُس کی جدا جدا کام تینوں لوک کا دے رہی ہیں۔ اس کی سیر کو دیکھ کر تم بہت خوش ہو گے اور تین لوک کے مالک کا درشن کرو گے"

نفسٹ یہ تین لوک کے مالک رادہاسوامی کے بہت چھوٹے نوکروں میں سے

ہیں اور بہت سے مذہب مقام کو پاکر کے اور اسی کو مالک کُل گردان کر دھوکا
کھا گئے ۔ اور نور اور تجلیّ اُس جگہ کی دیکھ کر ترپت ہو گئے۔ آگے چلنے کا رستہ
بند ہو گیا مرشد آگے کا اُن کو نہ ملا۔ جو مُرشد ملتا تو آگے کا رستہ کھُلتا +

لوٹ ۔ ملتا کہاں سے آپ نے تو جنم ہی اب ۱۸۱۸ء میں لیا۔ اور بنا آپ کے
کوئی مُرشد کامل آج تک پیدا ہی نہیں ہوا +

"سو اس سے آگے کا حال سُنو۔ اس اکاش کے اوپر ایک دروازہ ایسا
باریک اور چھپا ہے کہ جیسے روزن سوئی کے ناکے کا ہوتا ہے چاہیئے کہ اُس
روزن میں اپنی روح کو پرویش کرو اور آگے اُس کے بنک نال ٹیڑھا راستہ کچھ
دور تک سیدھا گیا اور پھر نیچے اور پھر اونچے کو چڑھا۔ اُس نال کو پار کر کے دُوسرے
آسمان پر ایک مقام "ترکُٹی" کہ اُس کو مثلثی کہتے ہیں لاکھ جوجن کا وسیع اور
لاکھ جوجن طویل ہے۔ اس میں میلا اور تماشے طرح بطرح کے ہیں۔ شرح اسکی
کہاں تک کہوں۔ مگر کچھ لکھتا ہوں۔ کہ ہزار آفتاب اور مہتاب اُس کی روشنی سے
خجل ہیں۔ اور آوازہ اونگ اونگ اور ہو ہو اور بادل کی سی گرج بہت سہاونی
آٹھ پہر ہوتی رہتی ہے اس مقام کو پاکر کے روح کو بہت سرور حاصل ہوتا ہے
کوئی دن اسجگہ کی سیر کر کے پھر اوپر کو چڑھتی ہے۔ چڑھتے چڑھتے کروڑ جوجن
اُوپر چڑھ کر تیسرا پردہ پھوڑ کر "سُن" میں پہونچے۔ کہ جس کو فقراؤں نے عالم لاہوت
کہا ہے۔ اس کی تعریف کیا کہوں۔ اس مقام پر روحیں بہت بلاس کرتی ہیں۔
اور روشنی وہاں کی ایسی ہے۔ کہ بارہ حصّے زیادہ روشنی ترکُٹی سے معلوم
ہوتی ہے تالاب زلالی و حوض کوثری پُر از آبِ حیات کہ ہندی میں اُن کو مانسرور
کہتے ہیں۔ جابجا موجود ہیں۔ اور گلشن اور چمن کھِلے ہوئے نظر پڑتے ہیں۔ اور اکثر

روحیں بصورت نازنیناں مقامات مختلف پر رقص کر رہی ہیں وغذا ہائے لطیف ازبس شیریں وخوشنما ترو تازہ تیار ہیں۔ . . . . رونق اور زیبائش اس مقام کی کیا کہوں۔ ہیروں کے چبوترے۔ پنوں کی کیاریاں۔ جواہرات کے پودے لعل اور چُنیاں جڑے ہوئے نمودار ہو رہے ہیں مچھلیاں مرصع اُن تالابوں میں پیر رہی ہیں۔ آگے اُس کے اننت شیش محل بنے ہوئے ہیں۔ اور روحیں اپنے اپنے مقاموں پر موافق حکم مالک اپنے کے مقیم ہیں ہنسدی ہیں ان ہی روحوں کو ہنس منڈلی کر کے بیان کیا ہے۔ کل کارخانہ اُس جگہ کا روحانی ہے۔ یعنی چیتن لطیف کثیف اور جڑ نہیں ہے +

نوٹ۔ قربان جائیں اس روحانی علمیت کے کیا گھڑنت گھڑی ہے دیال جی نے محمدیوں کے بہشت کو تو اس مقام پر ہی مات کر دیا۔ ناظرین گھبرائیں نہیں ابھی تو تیسرے مقام پر ہی پہنچے ہیں +۔ . . . .

"اور شرح اُس سیرگاہ کی فقیر ہی جانتے ہیں"

نوٹ۔ فقیر بھی کیسے طلائی اڈپیاں جن کے سر پر۔ پھولوں کے ہار گلے میں۔ چاندی کی پالکیاں بیٹھنے کو۔ مخملی بستر سونے کو جھوٹے نے رنگین جھولنے کو +

"زیادہ کہوں اس کا مناسب نہیں مدت کثیر اسجگہ روح اس فقیر کی نے سیر کی۔ پھر مرشدوں کی ہدایت سے آگے کو چلی +۔"

نوٹ۔ دیال جی نے خود ہی اپنے چیلے رائے صاحب کے اُس دعوے کا رد کر دیا کہ راد ہاسوامی دیال نے کوئی گورو دھارن نہیں کیا تھا بلکہ ۶-۷ برس کی عمر سے ہی اپنے والدین وغیرہ کو اُپدیش کرنے لگ گئے تھے یہاں دیال جی خود مانتے ہیں کہ اُن کو بھی مرشدوں کی ہدایت ہوئی تھی۔ جب حضور صاحب سے

پہلے مُرشد موجود تھے۔ تو یہ دعوے بھی غلط ہو گیا کہ رادھاسوامی صاحب سے پہلے کسی سنت نے یہہ طریقہ نہیں جانا تھا +

چلتے چلتے پانچ ارب پچھتر کروڑ جوجن اونچی گئی۔ عالم ہاہوت کا ناکہ توڑا۔ عالم کی سیر کی اس مقام کا بیان کیا کہوں۔ دَس نیل تک ظلمات یعنی اندھیرا ہے۔ گہرائی اس تم کھنڈ کی کہاں تک برنن کروں کھرب جوجن تک روح نیچے اُتر گئی۔ اور تھاہ اُس کے ہاتھ نہ لگی۔ پھر اُلٹ کر اوپر چڑھ آئی۔ اور جو نشانہ کہ مُرشدوں نے تبلایا تھا اُس کی سیدھ لیکر اُسی راستہ پر چلی اور انت لینا اُس مقام کا مناسب نہ سمجھا آگے کو بڑھی یہہ میدان "مہاسُن" کا ہے۔ اس جگہ چار مقام نہایت گُپت ہیں۔ اور کسی سنت نے کھولے نہیں اس جگہ روحیں بے شمار جو کہ مردود (نکالی ہوئیں) دربار سچے خدا کی ہیں۔ اُن کے بندیخانے بنے ہوئے ہیں۔ اگرچہ تکلیف ان روحوں کو اس جگہ کچھ نہیں۔ اپنی اپنی روشنی میں اپنا اپنا کارج کرتی رہتی ہیں۔ لیکن درشن مالک کا ان کو نصیب نہیں ہو گا۔ درشن کے نہ ملنے سے البتہ بے کلی ہے مگر ایک صورت معافی کی اُن کے واسطے مقرر کی گئی ہے جب جب سنت اس رستہ سے گذر کرتے ہیں۔ اور جو روحیں کہ نیچے کے لوگوں میں سے سنتوں کے وسیلہ سے جاتی ہیں۔ جن جن روحوں کو کہ اتفاق ان سنتوں کے درشنوں کا ہو جاوے۔ اُن روحوں کو لے جانے کی جو خوشی کہ سنتوں کو ہوتی ہے اور اُس سچے خدا کی نہایت مہربانی اور الطاف اُن روحوں پر ہوتا ہے سنت ان روحوں کو بخشا کر پھر سچے خدا کے پاس بُلوا لیتے ہیں +

نوٹ۔ اس معافی اور شفاعت کے مسئلہ نے تو پہلے ہی مُنش جاتی کو اونچی گتی تک پہنچا دیا ہے۔ جب سنت ایسے مہربان ہیں۔ تو کیا ضرورت ہے کہ ست سنگی

گوروؤں کے پیکدان صاف کریں اور سُرت شبد کے بھنور میں غوطے کھاویں
"۔ اور حال اس جگہ کا بہت ہی بہت ہے مگر کہاں تک کہوں اس مقام
کو چھوڑ کر عالم ہُوت الہُوت میں پہنچی۔ کہ جس کو سندی میں بھنور گفا کہتے ہیں۔ کہ
وہاں ایک چکّر جس کو ہنڈولن کہتے ہیں۔ ایسا لطیف پھر رہا ہے۔ اور روحیں
اس جگہ سدا جھولتی رہتی ہیں"۔

نوٹ شاید اسی کی نقل میں رائے صاحب نے لکڑی کا ہنڈولنا بنوایا تھا
جو کہ اب بھی اُن کی سمادھ کے داہنی طرف رکھا ہوا ہے۔ اس لطیف ہنڈولنا
کی موجودگی میں لکڑی کا بنوانے کی کیا ضرورت تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ رائے
صاحب نے گوروجی سے سُنا ہی ہوگا۔ جھولنا نصیب آپ کو بھی نہیں ہوا۔

"اب یہاں کی سیر دیکھ کر روح آگے کو چڑھی اکاش مارگ ہو کر یعنی اوپر کو چڑھتی
چلی جاتی ہو۔ دُور سے سگندھیں ملیاگری اور قسم قسم کے عطریات کی سی لپٹیں
چلی آتی ہیں اور دُھنیں بانسریوں کی اننت سُنائی دیتی ہیں۔ اُن کو سُنتی اور
سُونگھتی ہوئی روح یعنے سُرت آگے کو بڑھتی ہوئی چلی جاتی ہے۔ جب اُس
میدان کے پار پہنچی۔ نا کہ ستّ لوک کا حاصل ہوا کہ وہاں سے آواز ستّ ستّ
اور حق حق کی بین کے باجے میں سے نکلتی ہوئی سُنائی دی کہ اُس کو سُن کر
روح مستانہ وار دھستی چلی جاتی ہے اور وہاں نہریں سنہری بلور دپہری پُر از
آب زلال دیکھنے لگیں اور باغ بڑے بڑے نظر آئے ایک ایک درخت اُس
کا کروڑ جوجن کی بلندی رکھتا ہے۔ اور سورج اور چاند کروڑوں بجائے پھول اور
پھلوں کے لگے ہوئے ہیں اور انیک روحیں اور ہنس ان مدغوبل پر سجائے
جانوروں کے چہچہے اور بلاس کر رہے ہیں یہ عجیب لیلا اس مقام کی ہے۔ کہ

کہنے میں نہیں آسکتی۔ یہہ لیلا دیکھتی ہوئی روح لینی سُرت ست لوک میں داخل ہوئی اور ست پُرش کا درشن پایا۔ اب ست پُرش کے شریر کا درنن کرتا ہوں۔ کہ ایک ایک رومِ اُس کا اسقدر منوّر ہے کہ کروڑوں سورج اور چاند شرمندہ ہیں جبکہ ایک روم کی ایسی صفت ہے۔ تو تمام روموں کی کیا صفت لکھنے میں آئے اور جسم کی تعریف کی کہاں گنجائش۔ بین۔ ناسکا۔ اور شرون۔ اور مکھہ اور ہاتھہ اور پاؤں کا کیا درنن کروں کہ محض نور ہی نور ہے۔ نور کا سمدر کہوں۔ تو نہیں بنتا۔ ایک پدم پالنگ گھرست لوک کا ہے اور پالنگ کی شمار یہہ ہے کہ یہ ترلوکی ایک پالنگ ہے۔ پس درازی اور وسعت ست لوک کی کسقدر بڑھی ہوئی کہ قیاس کام نہیں کرسکتا"۔

نوٹ دیال جی مالک کُل کے اوتار تمام ان لوکوں کے رچنے والے سب کے سوامی اور اُن کا قیاس کام نہ کرسکے۔ یہی تو آپ کے جھوٹے دعوے کا ثبوت ہے ✣

" اور روحیں پاک کہ جن کو ہنس کہتے ہیں۔ وہاں ہنستی ہیں اور ست پُرش کا درشن کرتی ہیں اور لذائے بینا چاہ بجاشن رہی ہیں و غذائے اتی ہمیشہ کھاتی رہتی ہیں۔ اس مقام کا بھی بلاس دیکھ کر روح آگے کو چلی اور الکھہ لوک میں پہنچی۔ اور الکھہ پُرش کا درشن پایا ایک سکھ کا گھیر اس لوک کا ہے اور ارب کھرب سورج کا اُجالا ایک ایک روم میں الکھہ پُرش کے ہے۔ پھر وہاں اوپر کو چلی اگم لوک کو پایا۔ کہ جس کا گھیر مہا سنکھہ پالنگ کا ہے اور کھرب سنکھہ کی کایا اگم پُرش کی ہے۔ اور وہاں کے ہنسوں کے روپ بھی اَدبھت ہیں اور بلاس بھی وہاں کے اچرج روپ ہیں۔ اس جگہ بہت مدت وشرام کیا۔ اس سے

آگے راد ہا سوامی یعنی انامی پرش کا دیدار کیا اور اس میں سمائی وہ بے انتہا اور بے شمار اور بے انت ہے اور فقیروں کا نج سہتان وہی ہے اس کو پاکر سب سنت چپ ہو گئے اور میں بھی اب چپ ہوتا ہوں "+

"اتنی بڑی بھاری گتی فقیر اور سنت کی ہے اور جو لوگ کہ پہلے ہی مقام پر تھک گئے اور اس کو ہی بے انتہا اور بے انت کہنے لگ گئے پس اُن کے مریدوں اور سیوکوں کو کیسے ان مقامات کا نشچہ کرایا جاوے سو اسے سنت فقیر کامل کے کوئی نہیں جان سکتا اور یقین بھی ان مقاموں کا اُن ہی کو ہوگا کہ جن کو سنت اور فقیر بھیدی اُن مقاموں کے ملے ہونگے ان کو ان کے بچن پر اعتقاد ہوگا۔ تو یقین لاویں گے"+

نوٹ آپ کے بچنوں پر تو وہی اعتقاد لا سکتا ہے کہ جس کی عقل کی آنکھ پھوٹ گئی ہو +

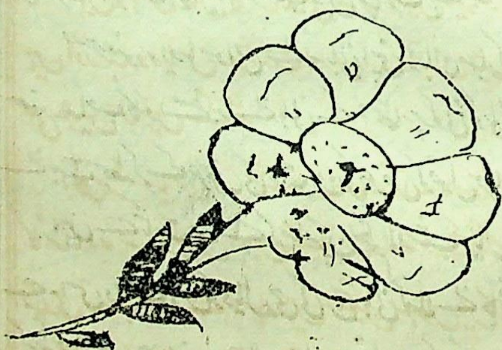
"یہ مقام نہ پیغمبر صاحب پر کھلے۔ اور وِیاس جی کو وشسٹ کو معلوم ہوئے پس ہندو اور مسلمان کوئی اس کا یقین کر نہیں سکتا +

ان کو اس حال کا سُنانا بھی ضرور نہیں۔ کیونکہ وہ پیغمبر اصغر اُن کے پابند ہیں اور ہندو ویاس۔ وشسٹ اور وید کے قیدی ہیں ان سے یہ وچن سُننے بھی نہیں جائیں گے"+

نوٹ ویاس اور وشسٹ سے تو آپ کا مقابلہ ہی کیا۔ باقی رہا حال کا سُنانا وہ ضرور کیوں نہیں آپ تو سنائیے دیکھئے کیسی قلعی کھلتی ہے وید کے قیدی تو سب کی سُننے کو تیار ہیں۔ لیکن سنتوں میں ہمت بھی تو ہو۔ سنت تو اپنی کتابیں بھی چھپاتے پھرتے ہیں +

"اس سے مناسب ہے کہ جس کسی کو اعتقاد فقیر اور سنت پر ایسا ہے
کہ ان سب سے آگے سنت پہنچے ہیں۔ اور سنتوں کی مہا بہت بھاری ہے اور
خدا اور پرمیشور دونو کو پیدا کرنے والے سنت ہیں۔ اور ان کی گتی کو دوسرے
دونو نہیں جان سکتے۔ ایسا اعتقاد سنت اور فقیر پر جسکا ہے۔ اُس کو سنانا
اور کہنا اس حال کا فائدہ کرے گا اسواسطے ہر ایک کو یہہ سنانا نہ چاہیے۔ جب تک کہ
اعتقاد اُس کا ایسا پرکھہ نہ لیا جاوے کہ جیسا کہ اوپر بیان کیا"

نفرٹ:۔ ایسے لال بجھکڑ مالک راد ہاسوامی آپ کو ہی مبارک رہیں ان
سے تو ہمارے پرماتما اچھے کہ جن کی شکتی دوارا ہم غیر معتقدوں اور ناستکوں تک
کو بھی معتقد بنا لیتے ہیں نہ کہ آپ کی طرح چھپتے پھرتے ہیں۔ اور اس گھات
میں رہتے کہ کوئی عقل کا اندھا اور گانٹھہ کا پورا سیوک ملجاوے جو کہ تن من
دھن۔ گورو جی کے ارپن کردے۔ ہے بھی ٹھیک۔ دیال جی کو اور چاہیئے
بھی کیا؟



بچن ۵

سار بچن نظم

سندیس

"سُناؤ ادھکاری کو اس سندیس، کا کہ پرم پُرش پورن دھنی رادھا سوامی جیوؤں کو مہا دکھی اور بھرم میں بھولا ہوا دیکھ کر آپ اُن سے اودھار کے نمت سنت ستگرو روپ دھارن کر کے پرگھٹ ہوئے اور اتی دیا کر کے بھید اپنے نج استھان کا اور جگتی اس کی پراپتی کی سُرت شبد کے مارگ سے اُپدیش کرتے ہیں جیوؤں کو چاہئے۔ کہ اُن کے چرن کنول میں پریم پریت کریں"

نوٹ۔ اس کتاب کے دیباچہ کے شروع میں جو کہ غالباً کسی دوسرے شخص کی طرف سے لکھا گیا ہے۔ حسب ذیل عبارت ہے:۔

"حضور رادھا سوامی نے یہ بانی اپنی زبان مبارک سے فرمائی۔ اول رادھا حضور صاحب کا واسطے بنانے بانی کے نہ تھا پر کوئی کوئی ست سنگی اور ست سنگنوں نے بہت ہٹھ کر کے عرض کی۔ تب ان کی عرض کو قبول فرمایا"

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سار بچن نظم لالہ شب دیال سنگھ جی کی بنائی ہوئی ہے۔ اسی واسطے اس کو دیال جی کی نج بانی کہلانے کا فخر حاصل ہے اس کتاب کے شروع میں ہی مندرجہ بالا سندیس دیال جی کی زبان سے فرمایا گیا ہے بہت

سے اوتار اس بھارت ورش میں فرض کیئے گئے ہیں۔ لیکن کسی نے اپنی زبان سے خود اوتار ہونے کا دعوےٰ نہیں کیا۔ سوائے ہمارے کلجگی دیال کے اسواسطے خیال ہوتا ہے کہ ضرور کچھ نہ کچھ خصوصیت دیال جی میں ہوگی۔ جس سے کہ اُنہوں نے اتنا بڑا اہنکار کیا۔ لالہ شب دیال سنگھ کے بہت سے وشیش گُن اُن کے جیون سے ناظرین کو معلوم ہو گئے ہونگے لیکن ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اُنکی نیج بانی میں سے بھی ترتیب دار بچنوں کا ذکر کیا جاوے :۔

"اُس نام کی کمائی سے من بس میں آوے گا۔ اور سوائے اس کے دوسرا کوئی اُپائے من کو نشچل اور نرمل کر کے چڑھانے کا اکاش کے پرے اس کلجگ میں نشچے کر کے نہیں ہے"۔

نوٹ ۔ سنسار کے سب پرکار کے وشے بھوگتے ہوئے بھی اگر ہم یہ سمجھیں کہ ہمارا من قابو میں ہے۔ تو اس طرح سے سب لوگوں کا من قابو میں ہے۔ اس کلجگ میں سُرت شبد کے سوائے دوسرا کوئی اُپائے نہیں تو ست یگ اور دواپر میں ضرور اور اُپائے کارگر ہونگے +

"جتنے مت سنسار میں پرورت ہیں اُن سب کا سدھانت سنتوں کی پہلی منزل نہایت دوسری منزل تک ختم ہو جاتا ہے جو سُرت شبد کا ابھیاس ودھی پوروک بن آوے تو من اور سُرت نرمل ہو کر اور شبد کو پکڑ کر اکاش کے پرے جو گھٹ گھٹ میں دیا پک ہے چڑھیگی۔ اور نودوارا ستھوا پنڈ دیس کو چھوڑ کر برہمانڈ یعنی ترکٹی میں پہونچے گی۔ اور وہاں سے سُرت من سے الگ ہو کر آگے چلیگی اور سُنّ اور مہاسُنّ کے بلاس دیکھتی ہوئی اور ست لوک اور الکھ لوک اور اگم لوک میں درشن ست پُرش اور الکھ پُرش اور اگم پُرش کا کرتی ہوئی رادھاسوامی

کے نج دیش میں پراپت ہوگی۔ اسی استھان سے آدی میں سُرت اُتری تھی اور
ترلوکی میں آ کر کال کے جال میں پھنس گئی تھی۔ سو اسی استھان پر پھر جا
پہونچےگی"۔

نوٹ:۔ اس بچن میں دیال جی نے مختصر الفاظ میں انسانی زندگی کا منزل
مقصود بتلا دیا ہے +

سُرت شبد مارگی کو یہہ سب استھان یعنے وشنو لوک اور شِولوک اور برہم لوک
اور شکتی لوک اور کرشن لوک اور رام لوک اور برہم اور پار برہم پد اور جینیوں کا نروان
پد اور عیسائیوں کا مقام خدا اور روح القُدس اور مسلمانوں کے عالم ملکوت اور
جبروت اور لاہوت اُس کے نیچے نیچے رستہ میں پڑیں گے۔ یہہ سب لیلا دیکھتی
ہوئی سُرت سنتوں کے پرتاپ سے اپنے نج دیش کو پراپت ہوگی" +

نوٹ:۔ جس طرح سے یہہ لوگ فرضی اور جھوٹے ہیں اسی طرح آپ کا رادھاسوامی
لوک بھی فرضی اور لا وجود ہے +

صفت رادھاسوامی نام کی

صفت پہلی

"رادھاسوامی نام صفت کروں اس نام کی ‎ ‎ ‎ سنو کان دے آن بہن بھن برنن کرد"

پانچ اکشر آسکے ہندی ہیں۔ زبان فارسی اکثر دس ہیں + پانچ شبد کا بھید
بتاویں۔ دس مقام کو لے پہنچاویں +

صفت دوسری

ایک صفت یہ برن تبائی۔ صفت دوسری کھل کر گائی + رادہا دھن کا نام سناؤ۔ برل
سوامی شبد بھید تبلاؤں + دھن اور شبد ایک کر جانو۔ جل ترنگ سم بھید نہ مانو +

صفت تیسری

صفت تیسری کروں بکھانا۔ سنو چیت سے دیکر کانا + راوہا پریت لگاون ہاری
سوامی پریتم نام کہاری + یہہ بھی صفت بتائے وئی ری۔ رادہا سوامی سُرت
شبد گایای +

نوٹ :۔ یہ تو دنیا جانتی ہے +

صفت چوتھی

رادہا آدی سُرت کا نام۔ سوامی آدی شبد۔ نج دہام + سُرت شبد اور رادھا
سوامی۔ دو نو نام ایک کر جانی + سُرت شبد سنگ کرے بلاس۔ یوں رادہا سوامی
ڈھنگ باس +۔ ۔ ۔ + رادہا سوامی دو کر جان۔ ہوئیں ایک ست لوک
ٹھکان ہے

بچن تیسرا

"مہا پرم پُرش پورن وھنی رادہا سوامی کی جو کہ سنت ست گورو روپ دہارن
کرکے واسطے اُدہار جیون کے جگت میں پرگھٹ ہوئے۔ اور برہن پریم پریت اُنکے

چرن کنول میں'' +

نوٹ :- اپنا ہی کچھ اُدّہار کیا ہوتا۔ اُلٹے اوروں کو ساتھ لے ڈوبے +

''روپ نرنجن دہار اشیامی۔ سو میرے پیارے رادہا سوامی + استھول روپ دھر جگت جگامی +

جوگی گیانی مرم نہ جانی	اس میرے پیارے رادہا سوامی
برہما وشنو مہیش کھلانی	سو میرے پیارے رادہا سوامی
گورساوتری لچھمی نہ جانی	گتی میرے پیارے رادہا سوامی
ایشور پرمیشور بھوانی	کیا میرے پیارے رادہا سوامی
وید کتیب پران ندانی	مت میرے رادہا سوامی کی
چاند سورج تارہ اگن نانی	جانے نہ میرے پیارے رادہا سوامی
کوئی نہ پرکھے تمری بانی	ہے میرے پیارے رادہا سوامی
میں ناری تم پُرش لجانی	ہے میری پیارے رادہا سوامی
رام نہ جانا کرشن نہ جانی	تم کو میرے پیارے رادہا سوامی
سیتا رکمن اور پٹ رانی	سُنتے نہ میری پیارے رادہا سوامی
عیسیٰ موسیٰ مریم مانی	جو کہ میری پیارے رادہا سوامی
قطب پیغمبر غوث ربانی	ملے نہ میری پیارے رادہا سوامی
ہندو مسلمان کیا جانی	سو میرے پیارے رادہا سوامی
نہیں دھرتی نہیں ہاں آسمانی	جہاں میری پیارے رادہا سوامی
پون نہ اگنی اور نہیں پانی	جہاں " " "
نہیں آتم پرماتم دہانی	" " " "
پنڈت بھیش نہ شیخ پہچانی	سو " " "

ست جگ ترتیا دواپر بیتا کل پر گھٹے پیارے رادہاسوامی"

نوٹ ایسی کال صورت کی کلجگ میں ہی چل سکتی تھی +

اور سنیئے

رادہاسوامی بولے اکدن مجھ سے
رادہاسوامی نہ برہم گیان رہی -
رادہاسوامی مانیں نہ رام کرشن رہی
رادہاسوامی پوجیں نہ شو گنیش رہی
رادہاسوامی مانیں نہ کرم دھرم رہی
رادہاسوامی مانیں نہ تیرتھ برت رہی
رادہاسوامی مانیں نہ سورج چند رہی
رادہاسوامی ست لیو جانہ دہار رہی
رادہاسوامی ذات نہ پات نہ رکھیں رہی
رادہاسوامی برن آشرم نہ گائیں رہی
رادہاسوامی بید کتیب اڑائیں رہی
رادہاسوامی مرشد خدا دکھائیں رہی
رادہاسوامی روزہ نماز اٹھائیں رہی
رادہاسوامی کعبہ نہ حج کرائیں رہی

رادہاسوامی پر بل گئی اُس دن سے
رادہاسوامی تھاپیں نہ جوگ دھیان رہی
رادہاسوامی مانیں نہ برہم وشنو رہی - شنکر ہی رادہا کو توہانا
رادہاسوامی پوجیں نہ گورشبش رہی
رادہاسوامی جپ تپ جانیں بھرم رہی
رادہاسوامی مانیں نہ شاستر سمرت رہی
رادہاسوامی مانیں نہ گنگ جمن رہی
رادہاسوامی پنڈ تو جانہ کار رہی
رادہاسوامی سندھیہ نہ ترک کہیں رہی
رادہاسوامی تھیا بھرم سنائیں رہی
رادہاسوامی مرشد قول ٹھہرائیں رہی — پربرہم بانی کو کی دیہ مسلمانی دکھانی ہوتی
رادہاسوامی پیر پرستی سکھ پگر رہی
رادہاسوامی مسجد بانگ چڑھائیں رہی
رادہاسوامی قران نہ وظیفہ پڑھائیں رہی

نوٹ آپ کی سمادھی پر جھی میں خصوصیت

مہاست گورو

(صفحہ ۱۵۵)

کوئی شو اور کوئی وشنو کی | کوئی رام اور کوئی کرشن کی
کوئی دیوی کوئی گنگا جمنا | کوئی مورت کوئی چاروں دہاما
کوئی متھرا کوئی ٹیک مراری | مدن موہن کوئی کنج بہاری
کوئی گوکل کوئی بلبہ آچاری | کوئی کنٹھی مالا گل دہاری
کوئی آچار کوئی سند ساترپن | گیا گایتری کریں سمرپن
کوئی گیتا کوئی بہاگوت پڑھتے | کتھا پران نیم سے سنتے
کیا دادو کیا نانک پنتھی۔ | کیا کبیر کیا پلٹو سنتی
سب مل کرتے پچھلی ہت کا | وقت گورو کا کھوج نہ نیکا
گورو کو پل پل نہیں رجھاوے | گورو پرسنتا نہ کماوے
گورو جب اس کو پیاری ہوئی | گورو کو پیارا جب یہہ ہوئی

صفحہ ۱۵۸

دوہا:- کیا ہندو کیا مسلمان کیا عیسائی جین- گورو بھگتی پورن بنا کوئی نہ پاوے چین ☆

پرتھم سیڑھی ہے گورو بھگتی | گورو بھگتی بن کاج نہ کرتی
اد پاوے انیکن کرنے | گورو بھگتی کو مکھ نہ رکھتے
یہی کسر ہے سب کے مت میں۔ . . . .

صفحہ ۱۵۹

ایک جنم گورو بھگتی کر جنم دوسرے نام۔ جنم تیسرے مکتی پد چوتھے میں نج دہام

نوٹ۔ جو لوگ سُرت شبد جوگ سے بہت جلد نج دہام میں پہنچنے کا دم بھرتے ہیں غور سے پڑھیں، ایک جنم تو گورو جی کے پکیدان ہی صاف کرے +

صفحہ ۱۶۲

گورو کریں ہوئیگا سوئی گورو بن اور نہ کوئی ہوئی

گورو کرتا سب جگ کاج گورو ہی سب جیو اچارج

نوٹ آپ سے تو کچھ بھی نہ ہو سکا +

صفحہ ۱۶۳

آ دسری سکھیو گورو مل جھاڑ گاؤ او درشن کرو نہار

گورو میرے بیٹھے پلنگ سوار آج میرا جاگا بھاگ اپار

رہی میں گورو کی سنگھ ٹھاڈ کروں میں ان چرنن آدہار

چاہوں نہیں دوسری اپکار گورو کی باندھی ٹیک سمہار

گورو پر ڈاروں تن من وار بچن پر ان کے رہوں ہشیار

نوٹ کیسی مکروہ مردم پرستی کی تعلیم ہے۔

صفحہ ۱۷۶

میری آرت سب سے نیاری۔ کوئی سمجھیگی پیا پیاری +آپکے کرم بھی سب سے نیارے ہیں

بھید اتھاہ بکھانا - بن سنت نہ کوئی جانا + (بھلا کون جان سکتا ہے) +
کری جیو جگ کے اندھی سب بہنی کال کے پھندی + چھپائے ہی رکھتے تو اچھا ہوتا
ان سے نہیں کہنا چاہئے ۔ مت گوڑھ چھپائے رہئے + مگر اب تو پول کھل گئی +

صفحہ ۱۸۴

کال نے جگت عجب بھرمایا ۔ میں کیا کیا کروں بکھان
جو سادھن تھے پچھلے جگ کے سو کلجگ میں سب گئے پرمان
کل جگ کے لانے والے بھی آپ جیسے سنت ہی ہیں +
مورکھ پڑانی من سے لاگی سوا ٹکے جل اور پشان
بدھی مان اجکانی جو نر بدیا ناری کے ہوئے غلام
(بدھی اور ودیا کے دشمن کیوں بن گئے) +
بید شاستر اور سمرت پرانا پڑھنا ان کا برتھا جان
پنڈت بھیش پیٹ کے بارے دے سیدن پر کرتے تان
(سنتن کا تو پیٹ نہیں ہوتا) +

مہا شبد

صفحہ ۱۹۱

شبد سے رچی ترلوکی ساری شبد سے مایا پھیل بھاری
گویا شبد نے ہی مایا میں دنیا کو پھنسایا +
شبد نے گن تینوں اور پرجا دھاری شبد سے دھرن آکاس کھڑا کی

شبد نے جیو اور برہم کیا ری | شبد سے چاند اور سور بھیاری

صفحہ ۱۹۳

سب کی آدی شبد کو جان | انت سبھی کا شبد پہچان

صفحہ ۱۹۴

شبد ہی کارن شبد ہی کاج
ادم شبد نرنجن شبد
شبد ہی جیو سیو بھی شبد
شبد ہی سیوک شبد ہی سوامی
شبد نہ مرے امر ہے شبد
شبد ہی گورو شبد ہی داس
شبد ہی چھلی شبد ہی نیر
شبد بتاویں نانک پیر
شبد ہی بستر شبد ہی چیر
شبد شاہ اور شبد وزیر

شبد رچایا سگلا ساج
برہم شبد اور مایا شبد
شبد سے سُرت سُرت سو شبد
شبد ہی گھٹ گھٹ انتریامی
شبد نہ جرے اجر ہے شبد
شبد بنا جھوٹی سب آس
شبد بکھانیں ست کبیر
شبد لکھاویں تلسی دھیر
شبد ہی ماکھن شبد ہی ہیر
رادھاسوامی کہیں سمجھ میر دبیر

آدی اول سے انت تک بانی میں شبد کی مہما گائی گئی ہے اور کل [illegible]
میں مرت کا لوک سوامی جی کا قول [illegible] اتارا گیا ہے

مہا ست سنگ

صفحہ ۲۲۳

کال متا و ید انت کا سنتن کہا بنائے | سنت نام ست پرش کا بھید رہا لگائے

کُل متے سنسار کے سبھی کال کے جان	ست نام ست پُرش مت یہ ویال پہچان

(کال کا روپ تو آپ ہو)+

پورے گورو کی پہچان

صفحہ ۲۳۵

گورو سوئی جو شبد سنیہی	شبد بنا دوسر نہیں سیئی
شبد کماوے سو گورو پورا	ان چرنن کی ہو جا دھورا
اور پہچان گرو مت کوئی	لکش الکش نہ دیکھو سوئی

(اور پہچان کریں۔ تو آپ کی قلعی کھل جاوے)+

پہچان پرمارتھی کی

درشین سے جو ہوئے اُداسا	پرمارتھ کے جا من آسا
دھن سنتان پریت نہیں جاکی	جگت پدارتھ چاہ نہ تا کے
تن اندری آسکت نہ ہوئی	نیند بھوک آلس جن کھوئی
سادھ فقیر ملے جو کوئی	سیوا کرے کرے دل جوئی
بھیش نشٹھا نت پرتی دہارے	لے پرشادی چرن پکھارے
ایسی کرنی جاکی دیکھیں	آپ آئے ست گورو تس ملیں
نت پرتی درشن پرسن کریے	روپ انوپ چت میں دھریے
چرنامرت پرشادی لیوے	مان منی تج تن من دیوے
سیوا کر تن من دھن اربپے	ست پرش سم ست گور تھپے

آرت سیوا نت ہی کرے	کام کرودھ مدچت ہرے
چرن دباوے پنکھا پھیرے	چکی پیسے پانی بھرے
موری دھو جھاڑو کو دہاوے	کھوتکھدا نا مٹی لاوے
ہاتھہ دہلا دانتن کرواوے	کاٹ پیڑسے دانتن لاوے
بٹنا مل اسنان کراوئیے	انگ بچھائیے دھوتی پہناوییے
دھوتی دھوئیے انگوچھا دھودے	کنگھا کرے بال بل کھووے
لبتہ پہناوے تلک لگادے	کرے رسوئی بھوگ دھراوئیے
جل اچواوے حقّہ بھرے	پلنگ بچھاویے بنتی کرے
پیکدان لے پیک کراوئیے	پھر سب پپاسا آپ پی جاوے
نانا بدھی کی سیوا کرے	نیچ اونچ جو جو آپڑئیے
کوئی ٹہل میں آر نہ لاوے	جو گورو کہیں سو کار کماوئیے"

(بیشک آپ کا کام ایسے ہی پر مارتھی سے نکل سکتا ہے کونڈ پنتھہ میں تلاش کرو بہت ملجائیں گے)۔

اُپدیش ست گورو بھگتی کا

صفحہ ۲۸۹

بن گورو اور نہ پوجو کوئی	درشن کر گورو پدنت سبھئی
گورو پوجا میں سب کی پوجا	جس سمدر سب ندی سماجا
دیبی دیوا ایش مہینتا	سورج ششیش اور گورو گنیتا
برہم اور پار برہم ست ناما	تین لوگ اور چوتھا دہاما

گورو سیوا ہیں سب کی سیوا ۔۔۔ رنچک بھرم نہ مانو بھیوا
تاتے بار بار سمجھاویں ۔۔۔ گورو کی بھگتی چھن چھن گاریں
گورو مہماں میں کہاں لگ گاؤں ۔۔۔ گورو سمان کوئی اور نہ پاؤں
گورو پرسن ہوئیں جا اوپر ۔۔۔ وہی جیو ہے سب کے اوپر
گورو راضی تو کرتا راضی ۔۔۔ کرم کال کی چلے نہ بازی
گورو پرسن اور سب روٹھیں ۔۔۔ تو بھی اس کا روم نہ ٹوٹے
اوروں کو پرسن جو کرتا ۔۔۔ گورو سے وروہ گھات جو رکھتا
گورو کی نندیا سے نہیں ڈرتا ۔۔۔ گورو کو مانش روپ سمجھتا
سونر کی جانو آپ گھاتی ۔۔۔ اُس سنگ ووت کریں اُتپاتی
یاتے سمجھو بوجھو بھائی ۔۔۔ گورو کو پرسن کرو بنائی

نوٹ :- آپ کو پرسن وہ کرے جو لوک لاج اور شرم حیا کو جواب دیدے۔

صفحہ ۳۰۵

گورو کی کر ہر دم پوجا ۔۔۔ گورو سمان کوئی دیو نہ دوجا
گورو چرن سیونت کریئے ۔۔۔ تن من گورو آگے دھریئے
گورو درشن کرو آنکھن سے ۔۔۔ گورو بچن سنو سروَن سے
گورو برہم روپ دھر آئے ۔۔۔ گورو پار برہم گت گائے
گورو روپ دھرا راداہا سوامی ۔۔۔ گورو سے بڑھ نہیں انامی

نوٹ :- گورو روپ بھی کیا اُدبھت ہے تن من آگے دھرا کر نہ جانے دیال جی کیا کرینگے ✦

اُپدیش گورو

صفحہ ۳۲۴

چیتو میرے پیارے تیری بھلی کی کہوں — گورو چرنامرت پی تیری بھلے کی کہوں۔
گورو پرشادی کھا تیرے بھلے کی کہوں — گورو آرت کرے تیرے بھلے کی کہوں
تن من بھینٹ چڑھا " " — بچن گورو کے مان " "
گورو کو کر پرسن " " — گورو سوروپ دھر دھیان " "
گورو ہی کا جپ نام " " — تیرتھ گورو کے چرن " "
گورو کی سیوا برت " " — بڈیا گورو اُپدیش " "
اور ودیا پاکھنڈ " " — جو گورو کہیں سو مان " "
مارگ گیان نہ دہار " " — وقت گورو کو مان " "
رادھا سوامی نام دھیاؤ " " — . . . .

بھید کال و دیال مت

صفحہ ۴۳۰

کال مت جگ میں پھیلا بھائی — دیال مت بھید نہ کا ہو پائی
بید پُران شاستر اور سمرت — ان سب اوندھا مارگ آئی
برہما وشنو مہادیو شکتی — دس اوتار جال پھیلائی
گیانی جوگی اور سنیاسی — برہمچاری تپسی بھرمائی۔
کیا کہوں سارا جگ بھولا — کوئی برلے سنت جنائی

پنڈت بھیکھ ٹیک میں بھولے	سب بھوجو دہار کھائی۔
صاحب کبیر اور تلسی صاحب	دیال متا ان آن چلائی۔
رادھاسوامی کھول سنائی	ہم بھی ان سنگ میل ملائی
اک پرش عجائب پایا	کوئی کرم نہ اس کا گایا۔
بن سنت ہاتھ نہیں آیا۔	رشی منی سب دھوکھا کھایا
کیا ویاس وشسٹ بھلایا	کیا شیش مہیش بھرمایا۔
پاراسر جوگی نارد	شرنگی رشی غوطہ کھایا
ہم کہیں کہیں سمجھایا۔	پرتیت نہ کوئی لایا
سنتن یہہ بھاش سنایا۔	کوئی گورمکھ ابوجھ بجھایا
گھٹ گھٹ میں کال سمایا	سرت سمرت جال بچھایا
شٹ شاستر بدھی چلایا	اندھے مل دھول اڑایا
کچھ ہاتھ نہ ان کے آیا	بن ست گورو جھٹکا کھایا۔

نوٹ :- سب کی نندا کرنا آپ کا اور آپ کے مرشدوں کا وطیرہ چلا آیا ہے ۔

صفحہ ۴۳

رادھاسرت مل جس من کو	وہی کرشن بنا پہنچا دس دوار
آگئے کا گورو ملا نہ ان کو	رہا کال کے جار
سنت دھام ان بھید نہ پایا	کال ہوا یہہ کرشن مرار
تاتے سنتن برن سنایا	کرشن کال دو کو ایک بچار
تاتے ست گورو کہت جنائی	چھوڑو کرشن دوار
رادھاسوامی کہت بجھائی	تیاگو کرشن لبار

یہی حال تم رام بچارو
رام کرشن دو ور جگ میں آئے
سنت سنا انہوں نہیں جانا۔
دونوں ہیں اک تار
کال نہ ٹھہرے اوتار
رہے کال کے گار

رادہاسوامی کہہ سمجھا دیں
کرشن رام دونوں تج ڈار

دس اوتار کال کے جانو
سب ہی سے تم گہو کنار

سنت سیت اور گورو پرشادی
چرنامرت کو دوش لگائی

ایسے مورکھ بھٹکا کھا دیں
تم ان سنگ کرومت بہنائی

مایا جال بچھایا بھاری
رشی منی سب دھر دھر کھائی

دس اوتار جتی اور جوگی
پنڈت گیانی رہے پچھتائی۔

سنت مت کی سار نہ جانیں
کال نتے ہیں اودھی بنائی

ست گورو بن سب دہوکھا کھادیں
تج گھر اپنے کوئی نہ جائی

نوٹ - جو شخص کرم دھرم سے ہین - ودیا سے بے بہرہ ہو کر رام کرشن جیسے یوگی مہاتما ست پرشوں کو کال کا اوتار اور لبار (جھوٹا) بتلاوے - اُس شخص کے بے جھوٹا اور باگل ہونے میں کس کو شک ہو سکتا ہے +

مایا سمباد

صفحہ ۴۷۰

کال پڑا جیون کے پاپ چھے
دو دھ چھپائے پلادی چھاچھے

شٹ شاستر اور چاروں بیدا
یہہ سنتن نے کیے نشیدھا

بانی اپنی جُدی بنائی۔
مورکھ ان سے بدھی ملائی

سنگ پنڈت جس نے کینا
(بدھی ہری بھیے کال ادھینا)

کال دوت تم ان کو جانو	اُن کی بات ذرا مت مانو۔
سنتن کا مت اُن سے نیارا	گورو پورے سنگ کرو بچارا
اور متے سب کال پسارے	ہندو مسلمان سب سارے
جینی اور انگریز بچارے	عیسیٰ پارسناتھ پکارے
وہ عیسیٰ کو بیٹا مانیں	وہ تی تھنکر اُن کو جانیں
ترلوکی کا ناتھ جو کہیئے	عیسیٰ اُن کا بیٹا ہیئے
پدزبان کہیں ہیں جینی	ان کے مت کی سب ہم چینی
رام برہم ہندو کر بولے	اللہ خدا مسلمان تولے
خود خدائی کا مرم نہ جانا —	رام برہم کا باپ چھپانا۔
سب ودیا اور کرما دھرما	دور بھاؤ یہہ سب برما

نوٹ :۔ کال کا گہرا رشتہ تو آپ کے ساتھ ہے کیونکہ وہ بھی ست لوک سے آپ کے ساتھ آیا ہے۔ سو آپ کو مبارک رہے +

دوھا یہہ کرنی کا بھید ہے ناہیں بدھی بچار + بدھی چھوڑ کرنی کرو تو پاؤ۔ کچھ سار +

ہے بدیا تو بڑی ابدیا	سنتن کی تین قدر نہ جانی
سنت پریم کے سندھ بھری ہیں	تین اُلٹی بدھی کیچڑ سانی
بدیا پڑھ پڑھ بہت بچے ہیں	پرم بنا کچھ ہاتھ نہ آنی
بدیا چھوڑ کرو یہہ کرنی	تو پاؤ سنت نام نشانی
سنت متا بدیا سے نیارا	بدیا ٹھگنی جیو ٹھگانی۔
بدیا کے بل رہیں ابھمانی	سنتن سے ان پریت نہ ٹھانی
تلتے بدیا سبھی بھلا دو	سنت سرن پکڑو اب آنی

یہ بدیا کے جو نر پریمی | سو سنتن کے سنگ پٹھانی
سنت نہ بدیا پڑھتے کوئی | ان کے انبھو سمند سمانی۔

لفٹ:۔ دیال جی کو ودیا سے بڑی چڑھ ہے جبھی سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ خود علوم حقیقی سے محروم تھے۔

بسنت و ہولی

صفحہ ۸۵۸

آؤ ری سکھی جڑ ہولی گاویں | کر کر آرت پرش مناویں
تن من کم کم بھر بھر ماریں | چھڑک رنگ رادھاسوامی رجھاویں
لال گلال ابتر پہناویں | دیکھ دیکھ رنگ روپ نہاریں
سرت ابیر تہال بھر لاویں | نینن کی پچکار چھڑاویں
رادھاسوامی اپنے ہٹی بیچ وہاریں | ان سنگ نندن پریم بڑھاویں
دھرن گگن بیچ دھوم مچاویں | رادھاسوامی اب ایسی ہولی کھلاویں
چاند سوریہ دوو کھینچ ملاویں | سکھمن ندیان رنگ بہاویں۔
سرت چنریا رنگ رنگاویں۔ | بھیجت نرت کھوج دہن پاویں
دل بادل اب ادبک سہاویں | لال لال چھون دس گھر آویں
رنگ بھرے رنگ برساویں | اچرج لیلا آن دکھاویں۔
اس ہولی کہو کون کھلاویں | رادھاسوامی بھید بتاویں

لفٹ:۔ آپ کا بھید بھلا اور کون جان سکتا ہے اور نہ ایسی ہولی کوئی گورو کھیل سکتا ہے۔

سیوا بانی

صفحہ ۸۹۷

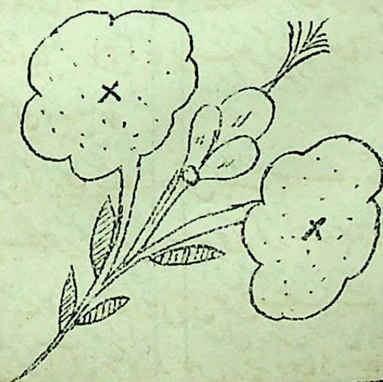
سوامی اُٹھے اور بیٹھے بھجن ہیں — گر گر دھیان مگن ہوئے من ہیں
پھر بھر حقہ دھر دیا آگے — ست آئے درشن لاگے
کیا چرنامرت لئی پرشادی — ہار چڑھا کر بندگی سادھی
سوٹے دھری تب گئے وشا گو — پھر آئے جب ٹال بلا کو
چوکی بچھا ہیں نے گدی بچھائی — سوامی بیٹھا ہیں تے ہاتھ دھلائی
داتن کر منجن کروائی — مکھ کیا شدھ اور دانت صفائی
کلّی دئی سوامی کل میرا اُدھرا — جنم سُپھل اور تن من سدھرا
بٹنا تن مل میل گنوائی — باٹ کھلی اور سُرت چڑھائی
تیل ملا اور چمک بڑھائی — سو بھارا دھا سوامی اُدھک سہائی
مان سرور جل بھرمائی۔ — تب رادھا سوامی اشنان کرائی
کر اشنان پونچھ انگ لینا — مگن ہوئی ہیں جس جل مینا
کنگھا کیا سوامی بال سدھارے — گیا جنجال موہ مد ہارے
دھوتی بدلی پہنے بستر — ست سنگی سب اب ہوئے استھرا
حقہ بھر پر داسی لائی۔ — رادھا سوامی ڈھنگ بیٹھ پلائی
حقہ حق حق بولی بولا۔ — چلم الم کھوئیے ساکھ در کھولا۔
کلی کلی من چت کھلائی — نئی نئی سو بھا آن سمائی۔
ست سنگ میں آگے کیا اُپدیشا — بچن کہے دیا اگم سندیشا۔

پھر بھوجن کر بیڑی کھائی
سیت پرشاد سبھی لے لینا
ابچ کمنڈل جل بھر لائی
سیج بچھائی سوامی پوڑھے
چرنن سیوا کرے بنائی۔
جاگے سوامی درشن پائے
سیوا کی برنن سب کنیا۔
جو گاویں یہہ سیوا بانی۔
رادھا سوامی سیوا گائی
بڑ بھاگی جو سیوا کرتے
چوکا برتن کیا اپھبھی
نُور پُرش کا اُدہت جاگا۔
چوکا کنیا دسویں دوارا
چولہا دھویا شیام کنج میں
تین گنن کا پوتا مارا
ہوئی صفائی اچرج بھاری
ست گورو سیوا میں رہو لاگی
رات جگوں میں سنکر کھڑکا
ہاتھ دھلاؤں دیوں انگوچھا
بھاؤ بھگتی سے بینجن کرتی

بانٹی بیڑی کہیا بھائی
جنم جنم کے پاتک چھینیا
اور سوامی کو جیا پلائی۔
چرنن سیوا میں چت جوڑے
درلبھ سیوا یہہ ہم پائی
بھاگ اپنا لیا جگا یئے
گاوے سُنے ہوئی من لینا
سو پاویں ست لوک نشانی
سُرت شبد مارگ تب پائی۔
پریت سہت سوامی سنگ رہتے
صفا کیا من اپنا ہم بھی
تیج پرچنڈ تم سب بھاگا۔
پانچوں مامن مانج سنوارا
جوت جگائی سہس کنول میں
کرم بھرم کا کوڑا ٹارا
ست گورو نے اب سوہنی سنواری
چھن چھن چرن کنول میں لاگی
اُلمٹ سوامی سن میرا بھڑکا
اس سیوا پر من میرا لوچیا
تھال پر دس سوامی ڈھنگ دھرتی

جب رادھاسوامی نے بھوگ لگایا
مگن ہوا من اتی سکھ پایا
گراس دیا پرشادی کا جب ہی
گھٹ کے پردے کھل گئے تب ہی
رادھاسوامی رادھاسوامی چھین چھین گایا
پھر ست سنگی سب مل پایا
بٹی پرشادی سکھ بھیا بھاری
پھر پانی کی بھر لائی جھاری
کمنڈل سے جل اچوا دیا۔
پلنگ بچھا سوامی پوڑھایا۔
چرن پکھار دل جاگوں رہا۔
پھر اُٹھیں سوامی تب پاؤں چھینا
اُٹھکر درشن بھجن چھین کرنی
چرنامرت پرسادی لیتی۔
بھوگ دھرے رادھاسوامی آگے
لینے ہیں جن اہین رس پاگے
گگن سکھر پر بجتا ہے نگارا
بھوگ لگایا رادھاسوامی سارا
کال کرم کو کھا گئے چھین ہیں
بھگتی نام دھرایا پل ہیں
ایسا بھوگ لگا نہیں کبھی
رادھاسوامی کھا گئے سب کا ابھی

نوٹ :- اس بانی سے کال گورو کی دان چریا (تقسیم اوقات) کا سب بھلے پرکار حال معلوم ہو سکتا ہے +



بچن ۴

سار بچن رادھا سوامی (نثر)

اس کتاب کے شروع میں ہی حسب ذیل عبارت ہے جس سے یہہ پایا جاتا ہے۔ کہ یہہ تمام بچن لالہ شب دیال سنگھ جی کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے ہیں:

"بچن حضوری جو کہ مہاراج پرم پرش پورن دھنی رادھا سوامی صاحب نے زبان مبارک سے وقت ست سنگ کے فرمائے اور جن میں سے تھوڑے سے واسطے ہدایت کے ست سنگیوں کے لکھے گئے"

بچن ۶ برہما کو جب کبیر صاحب نے سمجھایا اور اس کو شوق ہوا کہ ست پرش کا کھوج کروں گا۔ پر کال نے بہکا دیا۔ پھر جیو کی کیا طاقت کہ بنا مہر ست گورو کے ست پرش کا کھوج کر سکے +

نوٹ کہاں برہما جی سرشٹی کے آدمیں اور کہاں کبیر کلیگ میں اور پھر چاروں ویدوں کے گیانی برہما جی کو جاہل بے علم کبیر کا سمجھانا۔ اس کو دیال جی کی موج نہ کہیں تو کیا کہیں +

بچن ۷ "فرمایا کہ پرچہ لینے والا کوئی بھگت ہووے۔ تو پرچہ ملے اسقدر بھگتی کسی کی نہیں ہے جو پرچہ دیویں۔ یہہ جو تم کر رہے ہو۔ یہ نقل ہے سو چنتا کی بات نہیں ہے اب کے ایسی ہی موج ہے۔ ایسے ہی سب کو تارینگے

نوٹ۔ کسی نے سوال کیا ہوگا۔ کہ ہمیں پرچہ دکھاؤ۔ تب مانیں اُس کا

یہہ اُتر ہے ✦

بچن ۱۰۔ ٹمیکھ گورد بھگتی ہے جب تک یہ نہیں ہوگی کچھ نہیں ہوگا جیسے ہوسکے گور بھگتی پوری اور سچی کرنا ضروری ہے ✦

بچن ۲۰۔ جیو کو سنتوں کے سنگ کا ادھکار ہی نہیں ہے۔ کچھ کال ست سنگ کرلے تو ادھکاری یہاں کے بیٹھنے کا ہووے۔ اور بہتیرا سمجھاو۔ پر اپنی بدھی کی چترائی پیش کئے بنا مانتا ہی نہیں ہے۔ اور یہاں بدھی کا کام ہی نہیں ہے یہہ مارگ تو پریم کا ہے۔ سو پریم بنا ست سنگ کیسے آوے۔ اور ست سنگ میں کال لگنے نہیں دیتا ہے۔ پھر جیو بھی لاچار ہو۔ اس کا بس نہیں ہے ✦

لفوٹ :۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی شخص نے دلیل کی ہوگی۔ جس کا جواب یہہ ہے کہ بُدھی کو کام میں نہ لاوے اندھا دُھند گورو جی کی سیوا کرے ✦

بچن ۲۱۔ سنتوں سے ایسی پریت کرنی چاہئے۔ جیسے جل مچھلی کی پریت ہے ایسی پریت بنے سنتوں سے کرے تو وہ اُن کا پیارا ہے۔ اور وہی جگت سے نیارا ہوا ✦

بچن ۲۴۔ جیسے آج کل کے جیوؤں کی پریت برت اور تیرتھ اور مورت میں ہے۔ اُس کا چوتھا حصہ بھی ست گورو کے چرنوں میں نہیں۔ اس سبب سے ان کے انتر میں بھی کچھ نہیں دھستا ہے۔ سُنیں تو اوپر سے اور درشن کریں تو اوپر سے نام لیں تو اوپر سے۔ جو ست گورو پورے ملیں تو سب دوارہ سے اندر میں دھساویں۔ بنا ست گورو کے کسی کی طاقت نہیں جو انتر میں دھساوے ✦

لفوٹ :۔ گورو جی کسی کے انتر کیا دھساویں گے۔ جن کے اپنا بھی انتر

کھو کھلا پڑا ہے +

بچن ۲۵ - جب تک اپنے وقت کے پورے گورو کی ٹیک نہ باندھوگے کبھی چوراسی سے نہیں بچوگے - جو پچھلے سنتوں کے گھر کے ہو اور سنتوں کی ٹیک رکھتے ہو اور اپنے وقت کے پورے ست گورو پر بھاؤ نہیں ہے - اور اُن کا بچن نہیں مانتے ہو - تو بھی چوراسی سے نہیں بچوگے کیونکہ پچھلے جو سنت ہو گئے ہیں اُن کا بھی یہی حکم ہے کہ وقت کے پورے ست گورو کی سرن لو - تو کارج ہوگا +

لوٹ - یہہ بچن کبیر آدی سنتوں کے چیلوں کو اپنے پیچھے لگانے کیواسطے ہے

بچن ۲۷ - جو کچھ ہم کہتے ہیں اور سُناتے ہیں بموجب جیوؤں کے ادھکار کے ہے - اس وقت کوئی پورا ادھکاری نظر نہیں پڑتا ہے - جو بڑے پرمارتھی کہلاتے ہیں وہ سینکڑوں چیلے کرتے ہیں - اور چاہے گرستی ہو - چاہے بھیکھ بچار مالا پڑھاکر گیانی بنا دیتے ہیں سو ایسے گورو اور چیلے دونوں بھرم میں پڑے ہیں اُنکو سوائے اہنکار کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا - اور جو گورو نانک کے گھر میں ہیں اُن کا یہہ حال ہے کہ گرنتھ صاحب کو پوٹ باندھ کر رکھ لیا ہے اور آرتی اُتارتے ہیں اور ڈنڈوتیں کرتے ہیں - اور بہت روز تک ایسا کیا - پر گرنتھ میں سے یہہ آواز نہیں آئی کہ نام چیت آوے - اور سکھی رہو - اور یہہ نہیں خیال کرتے ہیں کہ گرنتھ صاحب میں ست گورو سنت کی مہما ہے اُن کا بھی کھوج کرنا چاہئے یا نہیں اور جو بچن گورو نے اس وقت کے واسطے فرمایا ہے اُس کو نہیں مانتے - ذرا پہلے بچارو کہ جب گورو نانک پرگھٹ ہوئے - تب گرنتھ کہاں تھا اور اُنہوں نے اپنے ہی بچن سے جیوؤں کو سمجھایا ہوگا - اِس سے یہہ ظاہر ہے - کہ گرنتھ کی طاقت نہیں ہے کہ سنت بنا دیوے - اور سنت گرنتھ کے آشرے نہیں ہیں اور سنتوں کو طاقت

ہے کہ سنت بنا دیویں۔ اور جب چاہیں۔ گرنتھ رچ لیویں۔ اور بہت سے ایسے ہیں۔ کہ جنہوں نے سو سو بار پاٹھ کیا۔ پھر یہہ خیال میں نہ آیا۔ کہ گرنتھ میں کیا بچن لکھا ہے۔ ایسے پاٹھ کرنے سے کچھ کام نہ ہوگا۔ سنت ست گورو کا کھوجنا لازم ہے۔ کہ جو سب بھرم کو مٹا دیں *

نوٹ:۔ نانک پنتھیوں کے گرنتھ کا کھنڈن کرنیوالے نہ صرف آپ نے اُوٹ پٹانگ گرنتھ بنا کر چھوڑ گئے۔ بلکہ قبر پرستی۔ کھڑاوں پرستی۔ فوٹو پرستی۔ وغیرہ کی بنیاد ڈال گئے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ پستک کے آگے سر گڑنا اور آرتی اُتارنا فضول ہے لیکن اگر انصاف نظر سے لالہ شب دیال سنگھ جی کی شخصیت اور اُن کی بانی کا گورو نانک آدک سنتوں سے مقابلہ کیا جاوے۔ تو دیال جی نہ صرف سنت کہلانے کے ناقابل ثابت ہونگے۔ بلکہ پورے ناستک کی پدوی دیئے جانے کے مستحق ٹھیرینگے *

بچن ۱۳۱۔ وہ جو پار برہم پرماتما ہے۔ سو سب جیودں کے پاس موجود ہو کر سنسار روپی بھوساگر سے کسی کو نکال نہیں سکتا ہے۔ بجائے نکالنے کے روز بروز پھنساتا جاتا ہے"

"اور جب وہی پار برہم پرماتما ست گورو روپ رکھ کر اُپدیش کرتا ہے۔ تو وہ سنسار کے بندھنوں سے جیو کو چھوڑا سکتا ہے"! پھر لوگ ایسے اندھے ہیں کہ اس **سوروپ** کو جو اُدّھار کرنے والا ہے نہیں پکڑتے۔ اور غائب کا دھیان کرتے ہیں *

نوٹ:۔ اس سوروپ میں کوئی الکشن ہو تو دھیان کریں *

"سو وہ دھیان اُن کا قبول نہیں ہوتا۔ کیونکہ مالک نے یہ قاعدہ مقرر

کر دیا ہے۔ کہ جو ست گورو دوارے مجھ سے ملے گا۔ اُس سے میں ملونگا۔ نگری کو میرے دربار میں دخل نہیں ہے۔" الوٹ :۔ جو خود ہی نگروے ہونے کا دعوے کرے) اب جو کوئی یہہ کہے کہ جیو سنتوں کا بچن کیوں نہیں مانتے ہیں۔ سو سبب اُس کا یہہ ہے۔ کہ خوف اور شوق نہیں ہے +

نوٹ :۔ خوف اور شوق خود ہی کیوں نہ دلایا +

بچن ۲۱۲۔ آج کل کے گورو چیلا تو کر لیتے ہیں۔ اور پتیبر پانی میں جیو کو لگا دیتے ہیں۔ چاہیئے تو یہہ تھا کہ اپنے سے پریت کراتے سو وہ کیا کریں۔ اُنہوں نے آپ گورو سے پریت کری ہوتی۔ تو وہ بھی اپنی پریت کراتے۔ ایسے جو گورو ہیں اُن کا نام گورو نہیں ہو سکتا ہے"

نوٹ :۔ واہ کیا کہنے ہیں۔ اس حساب سے تو سچے گورو تو سنسار میں یا آپ ہیں۔ یا وہ بھی گوسائیں۔ کیونکہ وہ بھی اپنے آپ سے پریت کرانے اور آپ کی طرح تن من دھن ارپن کرانے میں آپ سے کسی حالت میں کم نہیں ہیں +

بچن ۲۱۳۔ . . . . اور آج کل کے لوگوں کا یہہ دستور ہے کہ نام کا سمرن گھر بیٹھے کیا کرتے ہیں اور گورو سے کچھ مطلب نہیں۔ سو ایسے لوگ دونوں سے خالی رہیں گے۔ نہ گورو ہی ملا اور نہ نام ہی ملے کیونکہ نام گورو کے اختیار میں ہے سو گورو سے پریت نہیں کری۔ پھر نام کیسے ملے"

نوٹ :۔ ممکن تھا کہ بہت سے چیلے اپنی محنت کے گھمنڈ میں رہتے اور اور صرت شبد کا سادھن کرنا ہی اپنا دھرم سمجھتے۔ ایسی حالت میں گورو جی کو کون پوچھتا۔ اسواسطے گورو جی کو ہدایت کرنی پڑی۔ کہ نام جس کا تم نے سمرن کرنا ہے وہ تو گورو جی کے اختیار میں ہے۔ سنتئے گورو کی پریت کرو ہستہ +

بچن ۳۹ - برہما سے آدے کر جتنے دیوتا ہیں - اور رام اور کرشن سے آدے کر جتنے اوتار ہوئے ہیں - اِن سب کا درجہ سنتوں سے نیچا ہے۔ اور سنتوں کا درجہ سب سے اونچا ہے - یہہ سب کامدار اور وزیر ہیں اور سنت بادشاہ ہیں +

نوٹ واہ اپنے منہ میاں مٹھو +

بچن ۴۰ کرمی اور شرعی اور گیانی کبھی سنتوں کے بچن کو نہیں مانینگے یہہ سنساری چاہ والے اور بُدھی کے بلاس والے ہیں اُن کو سنتوں کے ست سنگ میں آنا بھی مناسب نہیں ہے۔ اور نرملے سنیاسی گیانی - ویدانتی نہنگ اور مورت تیرتھ - برت والے اور جو وید - شاستر پران قران کے قیدی ہیں - اور پرمارتھ کا درد نہیں رکھتے - وے سب اسی طرح لوگوں میں سے ہیں - اِن سے سنتوں کو سوائے تکلیف کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا - کیونکہ ان کو کھوج ست گورو کا نہیں ہے - صرف ٹیکی ہیں +

نوٹ - آپ کا کام تو بُدھی اور ودیا ہین لوگوں سے ہی نکل سکتا ہے +

بچن ۴۱ - اس کلیگ میں تین باتوں سے جیو کا اُدّہار ہوگا ایک ست گورو پورے کی سرن دوسرے سادھ سنگ اور تیسرے نام کا سمرن اور سرون اور باقی سب جھگڑے کی باتیں ہیں اس وقت میں سوائے ان تین باتوں کے اور کاموں میں جیو کا اکاج ہوتا ہے +

نوٹ - گورو اور سادھ بھی آپ جیسے اور رادہا سوامی جیسا بے معنی نام +

بچن ۴۲ زندگی وہی سپھل ہے - جو ست گورو سیوا اور مالک کے بھجن میں لگے - اور دھن وہی سپھل ہے جو سنت ست گورو اور سادھ کی سیوا

میں خرچ ہووے۔ اور لڑکے بالے .... کبھی اس کے وہی ہیں۔ جو پرمارتھ میں سنگ دیاویں ❊

نوٹ:۔ آپ کو تو اپنی بھینٹ اور سیوا سے مطلب ہے ❊

بچن ۶۴۔ وید سے آدی لے کر جتنے شاستر ہیں اور شسٹھ درشن اور چند ر اُن سے آدی لے کر جتنے برت ہیں۔ اور جتنا پسارا اس لوک کا ہے سب ناش ہونگے ایک سنت اور سیوک بچیں گے ❊ ....

نوٹ:۔ وید شاستر آدک تو کروڑوں برسوں سے ویسے کے ویسے ودمان ہیں لیکن آج آپ کا پتہ بھی نہیں چلتا ❊

بچن ۶۵۔ پنڈت اور بھیش سے جیو کا اُدّھار نہیں ہوگا۔ جب تک سنت دیال نہیں ملیں گے اور کسی سے اس جیو کا اُدھار نہیں ہوگا۔ سو جہاں تک بن سکے سنت دیال کا کھوج کرکے اُن کی سرن پڑے۔ تو ایک ہی جنم میں اُدّھار ہے ❊

نوٹ:۔ آپ کے مت میں تو ایک جنم آپ کی بھگتی کے واسطے ہی چاہئے۔ کیونکہ آپ نے ہی تو فرمایا ہے "ایک جنم گرو بھگتی جنم دوسرے نام" ❊

بچن ۶۶۔ جو سنت گرہستھ میں رہتے ہیں۔ انسے بہت سے جیو پار ہوتے ہیں اور جو بھیش میں ہوتے ہیں۔ اُن سے اودہار کسی کا نہیں ہوتا۔ پر جو سنت دیال ہیں۔ وہ گرہست ہی میں رہتے ہیں ❊

نوٹ:۔ خود گرہستی تھے نہ اس واسطے ❊

بچن ۶۷۔ بعضے جیو ست گرو سے کہتے ہیں۔ کہ جو تم ست گرو پورے ہو تو ہم ایک تنکا توڑ دیں۔ تم جوڑ دو۔ سو ست گرو فرماتے ہیں۔ کہ جس کو تم نے

برہم مانا ہے اُس سے تنکا ٹوٹا ہوا جوڑ دو - جو وہ جوڑ دیگا - تو ہم بھی جوڑ دیں گے
کیونکہ ست گورو اور برہم ایک ہیں پر برہم کی طاقت نہیں ہے - کہ ٹوٹا ہوا تنکا
جوڑ دیوے - یا مُردے کو جلا دیوے +

بچن ۸۰ - مُرید نام مُردے کا ہے - کہ جس طرح گورو کہیں - اُسی طرح کرے
اپنی عقل کو پیش نہ کرے - سو جب تک یہہ حالت نہ آوے - تب تک اپنے کو زندہ اور
سنساری جانے - اور مُردہ نہ مانے - پر محنت کرے جائے - اور بچن مانے یعنی
ست گورو کی سیوا اور ست سنگ اور بھجن کرتا رہے - اور اُن کے چرنوں میں
پریت اور پرتیت بڑھاتا رہے ایک دن مُرید ہو جاوے گا +

نوٹ - بیشک آپ کے مُرید بنکر مُردہ سمان ہی انسان ہو جاتا ہے +

بچن ۸۲ - جب تک سنتوں کے حکم کے موافق کرم نہیں کریگا - من نرمل
نہیں ہوگا اور جب تک ست گورو اور شبد کی اُپاسنا نہیں کرے گا - چت نشچل نہیں
ہوگا - جب یہہ دو درجے بھلے پرکار کما لے گا - تب گیان کا ادھکاری ہوگا جب
گیان ہوا تب آورن دور ہو جاوے گا - آج کل کے گیانیوں کا یہہ حال ہے - کہ
اُن کو اس بات کی خبر بھی نہیں - کہ ہمارا من نرمل اور چت نشچل ہوا ہے - یا
نہیں پوتھیاں پڑھ کر گیانی ہو گئے اور جو اُن کے پاس جاتا ہے - اس کو گیان
کا اُپدیش کرتے ہیں - یہہ نہیں جانتے - کہ اس کل یُگ میں کوئی جیو گیان کا ادھکاری
نہیں ہے - اس سے معلوم ہوا کہ وے اندھے ہیں - آپ چوراسی جاویں گے -
اور جو اُن کے قابو میں آوے گا اس کو بھی لے جاوینگے - جس کو چوراسی سے
بچنا ہووے - وہ سنتوں کا بچن مانے اور اپنی نردیہی کو سپھل کرے - کیونکہ مشکل
سے ہاتھ آئی ہے - اس کو برتھا نہیں کھونا چاہیئے - اور جو نہیں مانے تو اختیار ہے

نوٹ۔ آپ کو تو اپنی سیوا کرانے سے مطلب ہے آپ کی اُپاسنا سے تو
رہا سہا گیان بھی جاتا رہے گا۔ لوگوں کو مورکھ رکھنے سے ہی آپ کا کام بن سکتا ہے +

بچن ۹۱۔ جو اپنے وقت کے ست گورو کے حکم کے بموجب کرم اور اُپاسنا کرے گا
اُس کو کچھ فائدہ ہوگا۔ اور جو پنڈتوں کے بہکانے میں آکر بید پُران کے کرم کریگا اس کا بگاڑ
ہوگا ؛۔

نوٹ پنڈتوں کا بہکایا ہوا اور انہیں تو کچھ وہ یا ہی حاصل کرے گا لیکن آپ کا
بہکایا ہوا نہ گھر کا رہتا ہے نہ گھاٹ کا +

بچن ۹۲۔ گورو کی پوجا گویا مالک کی پوجا ہے۔ کیونکہ مالک آپ کہتا ہے۔ کہ جو گورو
دوارے مجھ کو پوجینگے۔ اُس کی پوجا قبول کروں گا اور جو گورو کو چھوڑ کر اور اور پوجا کرتے
ہیں۔ اُن سے میں نہیں ملونگا۔ . . . .

نوٹ :۔ دیال جی کو اپنے مطلب کی خوب سوجھتی ہے +

"جو کوئی یہہ کہے۔ کہ گورو کی پہچان بتاؤ۔ تو ہم کو یقین آوے۔ تب ہم گورو کی
پوجا کریں تو اُس سے یہ سوال ہے کہ تم جو مالک کی پوجا کرتے ہو۔ اُس کی پہچان بتاؤ
کہ تم نے اُس کی پہچان کیسے کری ہے۔ جو مالک کی پہچان ہے وہی گورو کی پہچان
ہے۔ کیونکہ ہری اور گورو ایک ہی ہیں۔ ان میں بھید نہیں۔ پر ہری کی پوجا کرنے
سے ہری نہیں ملیگا اور ست گورو کی پوجا اور سیوا کرنے سے ہری مل جاوے گا
انیادی +

نوٹ۔ اس سے بڑھ کر کھر کیا ہوگا +

بچن ۱۰۲۔ سنتوں کے مت میں مالک اور جیو کا انس۔ انسی بھاو مانا جاتا
ہے۔ اور ویدانتی کیول برہم ہی مانتے ہیں۔ جیو کو کچھ بھی نہیں گنتے +

بچن ۱۰۹ - جیسے پپیہا سوانت کی بوند کے واسطے تڑپتا ہے اور مالک
اُس کی تڑپ کو سنکر میگھہ کو حکم دیتا ہے - کہ اب جاکر برسو اور اُس کی تڑپ کو بجھاؤ
تب میگھہ آن کر برستے ہیں - اسی طرح سے جو نام روپی امرت کی پیاس رکھتے ہیں
اور اُس کی پراپتی کے واسطے تڑپ رہے ہیں اُن کی تڑپ کو سُن کر مالک انترجامی
ست گورو کو حکم دیتا ہے کہ تم جاکر اُن جیووں کی تڑپ کو امرت روپی بچنوں سے
بجھاؤ - تب ست گورو پرگھٹ ہوتے ہیں - اور امرت روپی بچن سنا کر جیووں کی
تڑپ کو بجھاتے ہیں مالک آپ اُن کی آگ کو نہیں بجھا سکتا اس سے ست گورو
کی مہما زبر ہے اور بڑ بھاگی وہی جیو ہیں - جن کو ست گورو وقت کے مل جاویں
اور اُن کے اُوپر نسچہ آجاوے - انہیں کی نروہی پھل ہے +

نوٹ - کہیں تو مالک کل خود اوتار لیتے ہیں کہیں مالک کے پیغمبر بنتے ہیں
اور مالک سے بھی زبردست بن بیٹھتے ہیں - موج ہو تو ایسی ہی ہو +

بچن ۱۱۰ - اُپدیش کرنا درست ہے پر نرپکش ہو کر کرنا چاہیے کیونکہ پہلے
پہچان نہیں ہو سکتی کہ سنتوں کے اُپدیش کا ادھکاری کون ہے - پر اُپدیش کرنے
سے پہچان ہو سکتی ہے - جو ادھکاری ہوگا وہ بچن کو مانے گا اور جو ادھکاری
نہیں ہے وہ تکرار اور باد کرے گا اس سے پہچان ہو جاوے گی وغیرہ +

نوٹ - آپ کو تو ست بچنی چاہیے +

بچن ۱۱۲ - سنت فرماتے ہیں کہ یہ کچھ ضرور نہیں ہے کہ جس کا آدھ ہووے
اُس کا انت بھی ہووے - یعنی سنتوں نے موج سے ایسی رچنا بھی رچی ہے
کہ جس کا آدھ ہے پر انت نہیں ہے +

نوٹ واہ کیا عمیت کا نمونہ ہے ایسی موج رادھا سوامی لوگ میں

ہی ہوتی ہوگی +

بچن ۱۱۶ - سب کام چھوڑ کر اپنے وقت کے ست گورو کا حکم ماننا چاہئے - اور اُس کے موافق عمل کرنا چاہئے - اس میں اس کا کام بنیگا - سب کا خلاصہ یہ ہے

لفوٹ :- کام بنے گا تو گورو کا - چیلے کی عمر خراب ہوگی +

بچن ۱۱۹ - جو وید کے مت کو مانتے ہیں - اُن کو وید کے استھان کی پراپتی بھی بنا ست گورو وقت کے نہیں ہوگی - اس وقت کے پورے سنت گورو کا کھرج کرنا ضرور چاہئے - اور اُن کی جتنی اُستت کرے سب مناسب ہے - اور جب وے بھاگ سے ملاویں تو اُن کی مہما کا وار پار بھی نہیں ہے - اور جو اُن کو برہما سے آد لیکر جتنے ہوگئے ان سب سے بڑا لیے تو کچھ ہرج نہیں ہے - کیونکہ سب طرح سے وقت کے پورے ست گورو کی بڑائی ہے - جو کہ گذر گئے - ہرچند وہ پورے تھے پر ہم کو اُن سے اب کچھ حاصل نہیں ہو سکتا ہے - جو کچھ حاصل ہوگا اپنے وقت کے سنت ست گورو سے حاصل ہوگا +

لفوٹ - کیا کبھی وید کے درشن بھی کئے تھے - آپ کو برہما آدی رشیوں سے بڑا بھی مان لیں - لیکن آپ کے اندر گورووں کا کوئی لکھشن بھی تو نظر آوے +

بچن ۱۲۵ - ست سنگیوں کو اور سادھوؤں کو جو ست گورو کے چرنوں میں ست سنگ کرتے ہیں سب لوگ یہہ جانتے ہیں - کہ صرف روٹی کھانے کو پڑے ہیں پھر یہ خیال نہیں کرتے کہ وے چار گھنٹہ چھ گھنٹہ روز ست سنگ کرتے اور جتنا جس سے ہو سکتا ہے بھجن بھی کرتے ہیں - اور نیند بھر کے سوتے بھی نہیں ہیں اور چرنامرت اور پرشادی کا آدھار رکھتے ہیں یہ کتنا بڑا بھاگ ہے اور دُنیا دار پیٹ بھر کے کھاتے ہیں اور نیند بھر کے سوتے ہیں اور پرماتما جانتے بھی نہیں کہ کسکو کہتے ہیں،

لفٹ۔ اصل بات تو یہی ہے۔ جیسا لوگ جانتے ہیں ؛

بچن ۱۳۳۔ ہندو اور مسلمان دونوں میں جو اندھے ہیں اُن کے واسطے تیرتھ۔ برت۔ مندر اور مسجدوں کی پوجا ہے اور جنکی آنکھ ہے ان کے واسطے وقت کے ست گورو کی پوجا ہے ؛

بچن ۱۴۰۔ کوئی مسلمان نادان ایسا کہتے ہیں کہ مرشد یعنی ست گورو کو کسی سے سجدہ کرانا نہیں چاہئے۔ کیونکہ مرشد کو تو سب میں خدا نظر آتا ہے۔ اس لئے خدا سے سجدہ کرانا مناسب نہیں ہے سو یہ ان کی کم فہمی ہے۔ مرشد کا خدا دانا ہے۔ اور مُرید کا خدا نادان ہے اس صورت میں نادان خدا کو دانا خدا کا سجدہ کرنا واجب ہے۔ اور مرشد اپنے تئیں خدا نہیں کہتے وہ تو اپنے تئیں بندہ ہی مانتے ہیں۔ پر مرید پر فرض ہے کہ وہ اپنے مرشد کو خدا مانے۔ جب تک خدا نہیں مانے گا کام پورا نہیں ہوگا ؛

لفٹ اس سے بڑھکر کفر کی تعلیم اور کیا ہوگی ؛

بچن ۱۴۱۔ جو لوگ کہ شریعت یعنے کرم کانڈ کے بند ہوئے ہیں۔ وہ ہمیشہ سنسار میں بندھے ہوئے رہیں گے۔ کبھی مالک کے دربار میں نہیں جاویں گے اور جو ست گورو وقت کی سیوا تن من دھن سے کرینگے۔ وہی سچے مالک کی دربار میں دخل پاویں گے۔ اور ست گورو آپ ہی مالک ہیں۔ جو اُن کی سیوا ہے وہ مالک کی سیوا ہے۔ اور جو ست گورو کو چھوڑ کر مالک کو ڈھونڈھتے ہیں۔ اُن کو مالک کبھی نہیں ملیگا۔ اور جو ست گورو کی سیوا میں لگے ہیں۔ اُن کو مالک مل گیا یہی جب آنکھ کھلیگی۔ تب پہچان لینگے۔ اور جب تک پوری آنکھ نہ کھلے تب تک ست ست گوروؤں کے بچن کے دوارے پرتیت کر کے سیوا میں لگے رہیں۔ اور

ست سنگ کرتے رہیں اور ست گورو کے چرنوں میں پریت اور پرتیت بڑھاتے رہیں ایک دن سب بھید کھل جاویگا +

نوٹ - آپ کی سیوا میں آنکھ کھلے گی تو کیا بلکہ اندر باہر کی دونوں پھوٹ جاویں گی +

بچن ۱۴۴ - مکھیہ جتن ست گورو وقت کی سیوا ہے اسی سے انتہ کرن شدھ ہوگا۔ جب انتہ کرن شدھ ہوگیا تب ہی بخشش نام کی ہوگی۔ اسو اسطے جو ستگورو کی سیوا میں لگے ہیں۔ اُنہیں پر ست گورو کی کرپا ہے +

نوٹ ۱ - جس ست گورو کا اپنا انتہ کرن ہی ملین ہو۔ اُن کی سیوا سے چیلے کی کیا شُدھی ہوگی +

بچن ۱۴۵ - بھگتی چار پرکار کی ہے۔ تن۔ من۔ دھن اور بچن سنئے بچن کی بھگتی ہر کوئی کر جاتا ہے۔ یعنی جو پنڈت بھیکھ آد کرآتے ہیں وہ کہتے ہیں۔ کہ آپ پورے سنت ہیں۔ اور آپ کے سمان اس وقت دوسرا نہیں ہے اور ہار بھی چڑھا دیتے ہیں۔ پھر جب اُن کو وہ ہار پرشادی ہو کر دیا جاوے۔ تب گردن موڑ لیتے ہیں تو معلوم ہوا کہ اِن کا جتنا کہنا ہے وہ کپٹ کا ہے اور اپنا برہمن اور بھیکھ دھاری ہونے کا اہنکار نہیں چھوڑتے اور ست گورو کو گرہستی جانتے ہیں۔ ایسے بچن کی بھگتی بالکل جھوٹی ہے۔ سچی بھگتی اُس کی ہے کہ جس نے تن۔ من۔ دھن ست گورو کے ارپن کر دیا ہے۔ یعنے ان سب پرکار سے سیوا کرتا ہے اور باقی سب کپٹی ہیں۔ ان کو بھاؤ نہیں آوے گا یونہی باتیں بنایا کریں گے +

نوٹ - کسی نے جُوٹھی پرشادی کھانے سے انکار کر دیا ہوگا۔ اُسکی شکایت ہی

بچن ۱۴۶ - سنتوں کے بچنوں کو جو وید سے ملاتے ہیں وہ بڑے نادان

ہیں سنتوں کی مہما آپ ویدوں کا کرتا نہیں جانتا ہے پھر وید کیا جانے اور سنت کسی کے قیدی نہیں ہیں۔ جس وقت جو مصلحت اور مناسب جانتے ہیں۔ وہی راستہ جاری فرماتے ہیں ٭

نوٹ۔ کسی نے سنتوں کے بچنوں کو وید ورودھ بتلایا ہوگا ٭

بچن ۱۵۱۔ سنتوں کا مطلب جیو کو سمجھانے اور بُجھانے سے یہہ ہے کہ یہہ سب طرف سے ہٹ کر ایک ست گورو کو ایسے پکڑے کہ جیسے استری پتی کو پکڑتی ہے کہ پھر دوسرے سے غرض نہیں رہتی۔ پر آج کل کے گوروؤں کا یہہ حال ہے۔ کہ چیلہ تو کر لیتے ہیں اور اُس کو اُپدیش تیرتھ۔ برت اور مورت کا کرتے ہیں اپنی پُوجا نہیں بتاتے ہیں۔ سبب اس کا یہ ہے۔ کہ یہ لوگ گوریائی کے لائق نہیں ہیں۔ ان کو گورو بنانا نہیں چاہئے۔ یہہ تو آپ ہی بھرمے ہوئے ہیں اور اوروں کو بھی گھبراتے اور بھٹکاتے ہیں۔ گورو پدوی صرف سنتوں کی ہے۔ اور جیو کا اُدّھار جب ہوگا۔ تب سنت ست گورو کے دوارے ہوگا۔ سنساری گوروؤں سے اُدّھار نہیں ہو سکتا ہے۔ برہما۔ وشنو۔ مہادیو اور ایشور جیو کی چوراسی نہیں چھوڑا سکتے ہیں پر سنت بچا سکتے ہیں۔ اور سنتوں کے ست سنگ میں وہی جیو آویگا۔ جو سنسار کا ڈرا ہوا اور رنجا ہوا ہے۔ اور کسی کا کام نہیں جو سنتوں کے سنمکھ ٹھہر جاوے۔ جب سنتوں کی مہما اس طرح پر جیو کے چت میں سما جاوے تو پھر پنڈت اور بھیش کے پھندے میں نہیں پھنسیگا۔ صرف ست گورو سنگ کی طرف سر دہا لاویگا۔ اور انہیں کو پکڑیگا۔ اور یہی چاہئے ہے کہ جب تک سنت ست گورو پورے نہ ملیں تب تک اِن کا کھوج کرے جائے جو اِن کے کھوج میں جیو کی دیہہ بھی چھوٹ جائے تو کچھ حرج نہیں ہے کیونکہ پھر نردیہی یگی۔ اور سنت ست گورو بھی فرور ملینگے

اور جو چاہ زبر ہوگی ۔ تو اسی جنم میں میلا ہو یاوے گا اور جو ہیمت اور بھیش کے
دل میں پھنس گیا تو چاہے سنساریں دھن پتر استری اور مان پرابت ہو جاوے
پھر جیو اسی کے چکر سے نہیں بچیگا اور پھر ندیبی ملنے کا بھروسا نہیں ہے +

بچن ۱۵۶ - ہزاروں برہا ہزاروں گورکھ ہزاروں ناتھ اور مہزاروں پیغمبر
رشنا کی اگنی میں جل رہے ہیں کیونکہ ان کو ست گورو نہیں ملے - اور اگر کوئی یہہ
سوال کرے کہ جب ایسے بڑے بڑوں کو ست گورو کی پہچان نہیں ہوئی تو پھر جیو کیسے
پہچان سکتا ہے ۔ (الوٹ) آپ نے تو کلجگ میں روپ دھارن کیا وہ آپ کو کیسے ملتے ۔
اس کا جواب یہہ ہے کہ یہ سب اپنے اپنے اہنکار میں رہے ۔ ان کو ست گورو پر نشچہ نہیں
آیا اور اسی سبب سے ست گورو نے آپکو ان پرگٹ نہیں کیا ۔ کیونکہ یہ رچنا کے کام کو
اوہ سکاری تھے ۔ اور اُن سے یہی کام لینا منظور تھا ۔ اگر اُن کو ست گورو پر نشچہ آجاتا ۔ تو پھر اُن
سے رچنا کا کام نہیں ہو سکتا اور دنیا کا بالکل بگاڑنا بھی منظور نہیں ہے ۔ جو جیو کہ
سنساری ہیں اُن کے واسطے یہ لوگ پیدا کئے گئے ہیں ۔ کہ اِن کی سمبھال کریں ۔
ان کے لئے ست گورو کا اپدیش نہیں ہے ۔ اور نہ وہ ست گورو کے اُپدیش کو مانیں گے ۔
(الوٹ) انگور کچے ہیں کون دانت کھٹے کرے +

اور نہ ست گورو کا بھاو ان کے چت میں سما دے گا ۔ اب ست گورو پکار کر کہتے
ہیں ۔ کہ جب ایسے بڑے بڑے جن کا نشچہ ہزاروں جیو باندھے ہوئے ہیں ۔ چوراسی
کے چکر میں اور نرک کی آگ سے نہ بچے تو پھر جیو کیسے بچیں گے +

(الوٹ) ۔ نہ آپ بچ سکے +

پر اس بچن کی پرتیت وہی جیو لاویں گے ۔ جن کا بھاگ پرمارتھ کا ہے اور چوراسی
سے چھٹکارا ہونے والا ہے یعنے جن کو سچی اور نرمل چاہ سچے مالک سے ملنے کی ہے

اور جن کی سنساری باسنا انیک طرح کی دھسی ہوئی ہے وہ ست گورو کے بچن کی پرتیت نہیں کر سکتے پھر یہ سب کو معلوم ہونا چاہئے کہ جنم مرن سے بچانے والے اور سدا سکھ کے استھان کے بخشنے والے اور نج دھام میں پہنچانے والے صرف سنت ست گورو ہیں اور برہما وشنو مہادیو اور دیوتا اور پیر پیغمبر اور اولیا آپ ہی نگرے ہیں۔ یعنے اُن کو سنت ست گورو نہیں ملے اور وہ چوراسی کے چکر سے آپ نہ دوسروں کو بچا سکتے ہیں۔ جو جو اس بچن کی پرتیت لاکر ست گورو کا کھوج کرینگے وہی ست گورو کی ادھکاری جیو ہیں سو اُنہیں کو ست گورو ملیں گے اور اپنی دیا سے ان کا کام پورا بنا دیں گے اور پھر وہی جیو جنم مرن سے رہت ہو جاوینگے +

(نوٹ) نگرے ہونے کا فخر تو آپ کو بھی ہے۔ آپ خود ہی چوراسی کے چکر میں پھنسے ہیں آپ اپنے چیلوں کو کیا نکالو گے +

بچن ۱۵۹۔ وید اور پران کا جن کو نشچے ہے وہ کہتے ہیں۔ کہ لوماتر کے ست سنگ سے جیو کے پاپ دور ہو جاتے ہیں۔ پھر سنتوں کے ست سنگ کے پھل کا کیا برنن کیا جاوے کہ جس کی مہما بید اور پران بھی نہیں کہہ سکتے جن کو سنتوں کا ست سنگ پراپت ہے تو اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ اُن کے دن بھر کے پاپ تو ضرور معاف ہو جاتے ہوں گے یہ پھل ان کو حاصل ہوگا جو سادھارن طور پر نت ست سنگ میں آتے ہیں اور بچن سنتے ہیں اور جو کہ سنتوں کا نشچے رکھتے ہیں اور ست گورو وقت سے پریت کرتے ہیں اس کے پھل کا تو کچھ برنن نہیں ہو سکتا +

(نوٹ) پاپ تو کسی حالت میں دور نہیں ہو سکتے۔ مگر آپ جیسے سوارتھی گورو جہاں آپ خود ڈوبتے ہیں سو وہاں اپنے چیلوں کو ساتھ لے ڈوبتے ہیں +

بچن ۱۶۹۔ پنڈتوں نے اپنی پستکوں میں لکھی کہ جیووں کو تیرتھ اور مورت

میں لگایا اور سنتوں نے اپنا مت وید اور شاستر سے نیارا کہا۔ پر پنڈت اور بھیکھ نے اس کی قدر نہ جانی اور جیووں کو بھرما دیا اور اپنی قدر کھوئی اب سنت پرگٹ یہ کہتے ہیں کہ تیرتھ کرنے والے اور شاستر پڑھنے والے اور مورت کے پوجنے والے سب چوراسی میں چلے جاتے ہیں۔ اور سنت دیا کر کے سمجھاتے ہیں کہ کرم دھرم چھوڑ کر ست گورو وقت کا کھوج کر کے ان کی سرن لو اور کوئی اپائے چوراسی سے بچنے کا نہیں ہے جب چاہو تب کرو پر جب کرو گے تب ہی جتن کرنا پڑے گا۔ بنا اس کے چوراسی سے بچاؤ نہیں ہو سکتا ہے۔ چاہے سانو چاہے نہ مانو +

(نوٹ) وید اور شاستر جیسے تیرتھ مورتی پوجا کے برخلاف ہیں۔ ویسے ہی آپ جیسے خود غرض اور جاہل گروؤں کی پوجا کے خلاف ہیں اسلئے آپ جیسے گورو جہاں خود کرم پھل بھوگیں گے ویسے ہی اُن کے چیلے بھی دکھ پاویں گے +

بچن ۱۰۷ اجیو اور برہم دونوں بھائی ہیں۔ صرف اتنا فرق ہے کہ اس کو کامداری ملی ہے اور جیو سب اس کے حکم میں ہے۔ دیہہ کا بنانا اور پالن کرنا سپرد برہما وشنو مہادیو کے ہے اور سنسار میں پھنسانا بھی اُنہی کا کام ہے پھر مکتی کا دینا سوائے سنتوں کے دوسرے کے اختیار میں نہیں ہے کیونکہ اس مالک کے کہ جس کے انس یہ جیو اور برہم ہیں صرف سنت ہی شریک ہیں۔ یعنے وے آپ مالک ہیں کیونکہ اس مالک نے آپ سنت سوروپ جیووں کے اودھار کی نمت دھارا ہے اور اس سوروپ سے جیو کو وہ استھان دیتا ہے جو برہما وشنو مہادیو کو بھی حاصل نہیں ہے پر سنت چرن پر پرتیت اور پرتیت درڑھ ہونی چاہئے +

(نوٹ) آپ کے قول کے موافق اگر یہی فرض کر لیں کہ برہما آدی ہی دھندھان کرانے والے اور سرشٹی کی رچنا کرنے والے ہیں۔ تو وہ آپ کو اور آپ کی رادھا کے

رچنے والے بھی وہی ہوئے بہرحال آپ سے بڑے ہوئے آپ نے کونسا کرم کیا جس سے آپ کو مکتی داتا سمجھ لیں +

بچن ۱۷۴ ۔ بال بدھوا اور بال سادھ کو وقت یعنی عمر کا کاٹنا نہایت مشکل ہو جاتا ہے اور بہتیرے تو خراب ہو جاتے ہیں ۔ پھر جو ان کو ست گورو اپدیشے ملجاویں ۔ اور ان پر نشچہ آجاوے ۔ تو دونوں کا وقت سہج میں کٹ جاوے اور جو ودیا گورو ملے تو ودیا یا تیرتھ برت میں یا مورت پوجا میں درتھا جنم ان کا برباد جاوے گا اور جنم مرن کی پھانسی نہیں کٹیگی اس واسطے ان کو اور سب جیووں کو چاہئے کہ جتنی ہو سکے ست گورو پورے کے کھوج میں محنت کریں جو انکے کھوج میں اس کا شریر بھی چھوٹ جائے تو بھی سوچ نہ کرے + ...

(نوٹ) بال ودھواؤں وغیرہ کو پھنسانے کا اپدیش ہے ودیا گورو ودیا اور تیرتھ میں لگائیں گے لیکن آپ پاؤں دبواتے اور دھلوانے کا کام لیں گے +

بچن ۱۷۵ ۔ جیو اس وقت میں ایسے ابھاگی ہیں ۔ کہ سنتوں کے بچن کی پرتیت نہیں کرتے اور وید شاستر قرآن پوران کی بات کو خوب پکڑتے ہیں یہاں تک کہ وہاں کچھ پرچا بھی نہیں ملتا ۔ پر کال نے ایسا اڑنگا لگایا ہے کہ اپنے مطلب کے بچن کو جیو سچی منوا لیتا ہے اور سنت جو دیا کر کے اس کو بھلے پرکار سمجھاتے ہیں سو نہیں مانتا ہے اور ان سے پرچے مانگتا ہے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ جیو کال کے ہیں جو بنا پرچے سنتوں کا بچن نہیں ماننا چاہتے اور کال کا بچن بنا پرچے مانتے ہیں ایسے جیووں پر سنت بھی توجہ نہیں کرتے +

(نوٹ) سنتوں کے بچن ہی ایسے اوٹ پٹانگ ہیں کہ جن کا نہ سر نہ پیر پھر پرتیت کون کرے ۔ جیو تو کال کے نہیں ۔ بلکہ کلجگ کے سنت ہی کال روپ ہیں +

بچن ۱۷۷۔ آج کل ایسا اندھیر ہو رہا ہے کہ بہتیرے سادھو پنڈت ہونے کی ابھلاشا کر کے کاشی جاتے ہیں اور پنڈتوں کے سنگ میں اپنا جنم گنواتے ہیں ان کو مناسب تھا کہ جب سادھو ہوئے تھے تو ست گورو پورے کا کھوج کر کے ان کی سیوا اور ست سنگ اور کچھ انتر مکھ ابھیاس یعنی سادھن کرتے جس سے سادھو بن جاتے اور اپنے نج استھان کو پاتے نہ کہ ودیا پڑھنے میں اپنے جنم کو گنوایا۔ پنڈتوں کے سنگ سے کوئی بھی جنم مرن سے نہیں بچ سکتا کیونکہ برہما جو وید کرتا ہے آپ ہی چوراسی کے چکر سے نہیں نکل سکتا پھر پنڈتوں کی کیا طاقت کہ اُس سے بچیں اور آج کل کے پنڈت اور گیانی تو نرے واچک ہیں اور سچی پنڈتائی اور سچا گیان بھی ان کو پراپت نہیں ہے۔ یہ سب چوراسی کے ادھکاری ہیں۔ کیونکہ سوائے ست گورو وقت کے اور کسی طاقت نہیں کہ جیووں کو چوراسی سے بچا کر نج گھر میں پہنچا دیں +

(الف نوٹ) ودیا وید اور برہما کے لفظ کے پیچھے دیال جی ہاتھ دھو کر پڑے ہیں ودیا پڑھنا اچھا یا آپ کی دھوتی دھونا اور حقہ بھرنا اچھا +

بچن ۱۷۸۔ آج کل کے گیانی وید کو پہلے کہتے ہیں اور سنتوں کو پیچھے بتاتے ہیں یہ ان کی بڑی بھول ہے۔ اور سبب اس کا یہ ہے کہ یہ اُن کو سنت جانتے ہیں کہ جو وید کو پڑھ کر اس کے موافق چلتے ہیں اور جن کو کچھ تھوڑی سی سادھ گتی حاصل ہوئی ہے پھر جو سنت کہ وید کے کرتا کے کرتا ہیں اُن کی ان کو بالکل خبر نہیں ہے جو وید پڑھ کر سنت کہلاتے ہیں وہ ان سنتوں کے سیوکوں کی بھی برابری نہیں کر سکتے ہیں جیسے ایک شخص نے بدیا تو پڑھی پھر نوکری نہ پائی دوسرے نے بدیا کم پڑھی پھر نوکری سرکار دربار میں پائی اور اس پر ہشیار ہے۔ پھر بدیا والا اس کی برابری نہیں کر سکتا ہے یہی حال آج کل کے گیانیوں کا ہے کہ ودیا تو خوب پڑھی پر نوکری نہیں کی یعنی

ست گرو کی بھگتی پراپت نہیں ہوئی اور سنتوں کے سیوک چاہے مورکھ بھی ہیں پران کو بھگتی اور سمرن پورے ست گرو کی پراپت ہے تو وہ ایک روز پورے پد کو پاوینگے اور باچک جوگی اور گیانی جو اسی ہیں بھٹکا کھاویں گے +

دلنوٹ) وید کے کرتا کے کرتا ہوتے۔ تو ویدوں کا گیان بھی ضرور ہوتا۔ وید پڑھے ہوئے سنت شبدیال سنگھ ایسے جاہل سنتوں کے سیوک کیوں بننے لگے +

بچن ۱۸۱- پانچوں شاستروں کا دوش تو ویدانت نے نکالا اور ویدانت کا دوش اب سنت ست گرو نکالتے ہیں ست جگ تریتا اور دواپر میں ان شاستروں کی پول نہیں نکلی کیونکہ جب سنت پرگھٹ نہیں ہوئے تھے۔ اب کلجگ میں واسطے ادہارجیوں کے سنتوں نے چرن پدھارے ہیں اور سب متوں کے دوش اور غلطیوں کو کھولکر جتاتے ہیں اور سچا اور سیدھا راستہ ادہار کا بتلاتے ہیں دلنوٹ شاستروں کے تو درشن بھی نہیں کیے ہونگے آپ دوش کیا نکالیں گے۔ آپ کی اپنی پول کھلی جاتی ہے) پرجیوں کی ایسی اوچھی مت ہے کہ اُن کے بچن کو نہیں مانتے اور ان پر پرتیت نہیں لاتے ہیں۔ غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ وید مت کا نشچہ بھی تو پڑھ کر یا سنکر کیا ہے کچھ کمائی اس کی نہیں کری اور نہ کر سکتے ہیں کیونکہ جو ابھیاس کہ وید میں لکھا ہے اس کی کمائی اس جگ میں نہیں بن سکتی ہو دلنوٹ وید میں کیا لکھا ہے یہ بھی خبر ہے) اور کمائی واسطے پر اُن کو پرتیت نہیں۔ نہیں تو اس سے جگت بھی کمائی کی سنتوں کی ریت سے دریافت کر کے ابھیاس میں لگ سکتے ہیں اور جو صرف پوتھوں کے آسرے رہے اور انہیں کو پڑھا کئے تو ہرگز جگت ان سے حاصل نہیں ہوگی بہ ودیا کا اہنکار پیدا ہوگا کہ وہ اور بھی اننا کرن کو ملین کرے گا اور قابل کمانے جگتی کے بھی نہیں رہے گا آج کل یہی حال

دیکھنے میں آتا ہے کہ باتیں تو بہت ہی بناتے ہیں پر کمائی کچھ بھی نہیں اس واسطے پرمارتھی جیووں کو مناسب ہے کہ سوائے ست گورو بھگتی یا کھوج ست گورو کے اور کچھ کام نہ کریں۔ کیونکہ اور کوئی کرات سے انتاکرن کی شدھی اس جگ میں نہیں ہو سکتی ہے۔ اور جب انتاکرن کی شدھی نہ ہوئی تو مکت کیسے پراپت ہوگی اور سوائے سنت ست گورو کے کوئی بھگتی پراپتی دھرپد کی نہیں بتلا سکتا ہے۔ کیونکہ اس گھر کے بھیدی صرف وہی ہیں۔ اور کسی کو یہ بھید نہیں معلوم ہے اور ایسے جو سنت ست گورو ہیں انہیں کی سیوا اور بھگتی سے انتاکرن کی شدھی اور پھر انہیں کی دیا اور مہر سے مکت پد کی پراپتی ہوگی اور جگتی کی کمائی بھی بن آوے گی۔ سوا اس کے اور دوسرا اپائے ادھار کا نہیں ہے +

بچن ۱۸۶ ۔ سنت ست گورو نے جس نام کا نرنے کیا ہے وہ وید شاستر میں نہیں ہے اور سنت ست گورو وہی ہیں جن کے پاس وہ پورا نام ہے اور یوں تو بہتیرے بھیش دھاری اپنے تئیں سادھ اور سنت کہتے ہیں۔ پر وہ سادھ اور اور سنت ہو نہیں سکتے سچے اور پورے سنتوں کے پرتاپ سے روٹی کھاتے ہیں۔ پر سنتوں کا پدوی پاوے گا جو اُن کا پیارا ہووے گا اور پیارا وہی ہوگا جو اُن کے چرنوں میں پرتیت اور پریت کرے گا۔ اور پریت اور پرتیت اُن کی مہر اور سیوا اور ست سنگ سے آوے گی اور ترلوکی ناتھ کا نام اور پد بھی سنتوں کی دیا اور ان کی جگتی کی کمائی سے ملیگا اور کسیطرح اس کلجگ میں نہیں ملیگا +

(لفوٹ) کلجگ کا تو ٹھیکہ ہی آپ نے لے لیا ہے۔ کیا؟

بچن ۱۸۷ ۔ جس کو ست گورو کے چرنوں میں پرتیت ہے اس کو سوائے مہاست گورو کے اور کوئی بات نہیں سہاتی ہے اور جس کو ست گورو کا نشچہ ہے

وہ ست گورو میں کوئی اوگن نہیں دیکھتا ہے اور جو اوگن درشٹی آئی تو ست گورو
بھاو جاتا رہا اس واسطے ست گورو کی نسبت کبھی اوگن ورشٹی لانا نہیں چاہیئے
اور جس کی ایسی دشا ہے وہی گورومکھ ہوگا۔ اور اسی کو ایک دن پرم پد ملیگا +

(نوٹ) ایسے گروؤں نے ہی تو اندھکار پھیلا رکھا ہے اگر چیلہ گورو کو پاپ
کرتا دیکھ لے تو اپنی آنکھ کی غلطی سمجھے گورو کو دوش نہ دے ایسے چیلے آپ کو بھی
ملے ہوئے تھے +

بچن ۱۸۸۔ ایشور کو سرو ترا کاش اور پاتال میں ویاپک بتاتے ہیں پر کسی
کو ملتا نہیں پھر اس کے ویاپک ہونے سے جیو کو کیا فائدہ کیونکہ وہ روپ کسی کو پرتیت
نہیں ہوتا اور جب مالک نے ست گورو روپ دھارن کیا تو اس روپ سے جیوں
کو درشن بھی دیتا ہے اور بھید سمجھا کر اپنی دیا کے ساتھ جگتی کی کمائی کرا کر نج گھر میں
پہنچاتا ہے اور اپنے نج روپ کا درشن دیتا ہے اب غور کرنا چاہیئے کہ ست گورو
روپ بڑا ہے کہ ویاپک روپ اس سے کسی کا کارج نہیں بنتا اور ست گورو تو
سے جس وقت کہ جیو کو ست سنگ اور سیوا کر کے اس پر نشچہ آگیا تو سہج میں کارج
بنتا ہے بنا لاپ ست گورو وقت کے کسی کو مالک کا پور انشچہ نہیں ہو سکتا ہے
اور جب پور انشچہ نہیں ہوا تو پوری پریت اور پرتیت بھی نہیں آئی اور جب پریت
اور پرتیت نہیں تو اودھار کیسے ہوگا۔ پھر جو کچھ کرتوت پرمارتھی بنیگی۔ وہ کرم کا پھل
چوراسی جونی میں دے گی پر سچے مالک کی بھگتی کبھی نہیں آوے گی جب تک ست
گورو وقت کے نہ ملیں گے اور ان کے بچن پر نشچہ نہ آوے گا۔

(نوٹ) دیکھو ناستک پن کی باتیں۔ جیسے آپ کے درشن ہوتے ہیں ویسے
اور پشو پرانیوں کے روپ بھی دیکھتے ہیں تو اس سے لابھ کیا ہوا آپ خود رگو

میں گرست ہیں اوروں کو کیا چھڑا سکتے ہیں +

بچن ۱۹۲۔ جو لوگ کہ رام اور برہم کو سرب بیاپک سمجھ کر ٹیک باندھ رہے ہیں اور اس کا اشٹ رکھتے ہیں۔ ان کو سمجھنا چاہئے۔ کہ ایسی ٹیک سے جیو کا کارج ہرگز نہیں ہوگا۔ کیونکہ بیاپک روپ رام اتھوا برہم دیپک کے سمان ہے سب کو چاندنا دکھا رہا ہے اسی چاندنے میں چور چوری کرتا ہے شرابی شراب پیتا ہے بشئی بشے بھوگتا ہے پرمارتھی پرمارتھ کماتا ہے پر وہ کسی سے کچھ نہیں کہتا ہے۔ پر ایسے نام کے جپنے یا اسٹ باندھنے سے چور اسی نہیں چھوٹیگی اور من اپنے ناچ نچاتا رہے گا۔ اور جن کو کہ ست گورو روپ مالک کی ٹیک ہے اور ان کا ست سنگ پراپت ہے تو بشئی بشے بھوگ چھوڑ دے گا اور چور چوری سے ہٹ جاوے گا اور جو کھوٹے کام ہیں اُن سے دن بدن بچتا ہوا نرمل ہو جائیگا اور ایک دن اپنے نج پد اور نج روپ کو پا جاوے گا۔ اور رام برہم یا کوئی اور نام یا اشٹ جپتے جپتے عمر گذر جائے گی۔ پر بکار دور نہ ہونگے اور نہ بھوگوں کی آسا اور ترشنا کی جڑ کاٹی جاوے گی۔ پھر کیسے ادہار ہو سکتا ہے +

(نوٹ) ویاپک برہم کا خوف ہر جگہ پاپ سے بچا سکتا ہے لیکن وشئی اور بھوگی گوروؤں کی سنگت چیلوں کو بھی بھوگوں اور پاپوں میں پھنساتی ہے +

بچن ۱۹۵۔ بدیا وان اور چتر است گورو کے سنگ کے لائق نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ اہنکاری ہوتے ہیں اور اُن کو سنت ست گورو پر بھاؤ نہیں آتا۔ سنت دیکھی ہوئی کہتے ہیں اور یہ نادان سُنی ہوئی بکتے ہیں اور اپنی عقل کے زور سے بدھی ملانا چاہتے ہیں اور جو جگتی کہ ان کو بتائی جاوے۔ اس میں ان کا من جو کہ سیلانی اور اہنکاری اور بھوگوں کی چاہ والا ہے نہیں لگتا اور کرامات کی

چاہ رکھتے ہیں۔ اور کرامات دکھانے کی سنتوں کی موج نہیں ہے کیونکہ پریت کرامات کے زور سے ہووے گی۔ اس کا کچھ بھروسا نہیں ہے۔ کرامات اُن کے واسطے ہے کہ جن کو پرمارتھ کی سچی چاہ ہے اور اپنے جیو کے کلیان کے واسطے سنتوں پر بھاو اور پریت لائے ہیں ایسے شخص ہمیشہ کرامات دیکھتے ہیں اور جن لوگوں کی اصلی چاہ سنسار کی بڑائی اور بھوگوں کی پراپتی کی ہے اور پرمارتھ کی سچی چاہ نہیں ہے وے قابل کرامات دکھانے اور ست سنگ میں لگانے کے نہیں ہے اس واسطے جو جو کہ پرمارتھی ہیں کہ اِن کو چاہیئے کہ ایسے لوگوں کے سنگ سے ہوشیار رہیں +

(نوٹ) دو والوں کی سنگت دو والوں کو ہی اچھی معلوم ہوتی ہے جاہل گوروؤں کا کام جاہل چیلوں سے ہی نکل سکتا ہے +

بچن ۱۹۸۔ سنتوں کے دربار میں کوئی قاعدہ خاص سیوا بچن اور ست سنگ کا مقرر نہیں ہے اور نہ سنت کسی پر زبردستی کرتے ہیں صرف بچن سنا کر دردستی کرتے ہیں۔ وغیرہ . . . .

(نوٹ) یہاں قاعدہ کا کیا کام یہاں تو موج کام کرتی ہے +

بچن ۲۰۰۔ جبکہ جیو ست گورو کے استھول سوروپ کو جو کہ انہوں نے واسطے اوّتار جیووں کے دھارن کیا ہے نہیں پہچان سکتا ہے تو سوکشم روپ کو کیسے پہچانے گا سوائے گورومکھ کے اور کسی کو پوری پہچان نہیں آوے گی جیسے پارس کے سنگ جب لوہا ملتا ہے سونا ہو جاتا ہے پھر اور کوئی دھات سونا نہیں ہو سکتی اور جیووں کا یہہ حال ہے کہ گورمکھ ہونا تو چاہتے ہیں پر گورو بھگتی جیسی کہ چاہئے نہیں کرتے اس واسطے چاہیئے کہ ست گورو وقت کی بھلے پرکار

بھگتی کریں تو آہستہ آہستہ گورمکھ بن جاویں گے کوئی مورکھ جو یہہ کہتے ہیں۔ کہ ست گورو پورے ہم جب جانیں جب کسی کو ست گورو بنایا ہووے اب خیال کرو کہ جو کسی کو ست گورو بنایا بھی ہوگا تو اُن کو اس سے کیا حاصل ہوگا۔ جو وہ آپ ست گورو بنا چاہیں تو ست گورو بھگتی کریں تب آپ دیکھ لیں گے سو بھگتی تو بنتی نہیں ہے برتھا زوہی گنواتے ہیں۔ پر اس میں بھی موج ہے کیونکہ جو سب گورومکھ ہو جاویں تو سنسار کی رچنا کیسے رہے +

نوٹ۔ موج تو ہے ہی خوب کئے جاؤ +

بچن ۲۰۲۔ ایشور کے دربار کے دربانی برہما وشنو اور مہادیو ہیں اور سنت ست گورو کے دربار کے دربانی اُن کے سیوک ہیں اور ان کا درجہ اونچا ہے کہ برہما وشنو اور مہادیو اور خود ایشور جو اُن کا مالک ہے سنتوں کے سیوک کو روک نہیں سکتے اور نہ اُس کا مقابلہ کر سکتے ہیں کیونکہ سنت سب سے بڑے ہیں اور اس واسطے اُن کے سیوکوں کو بھی وہ درجہ ملتا ہے کہ جس کی برابری ایشور اور دیوتا نہیں کر سکتے +

(نوٹ) اس بچن کا بھی کچھ جواب ہو سکتا ہے +

بچن ۲۰۳۔ سنت کے بچن کا ارتھ سنت ہی خوب کر سکتے ہیں اور کسی کی طاقت نہیں ہے۔ کہ اُن کی بانی کا ارتھ کر سکے جو کوئی کرے گا وہ اپنی بدھی انوسار کرے گا اور بدھی کی اس میں اگم نہیں ہے کیونکہ سنتوں کی بانی انبھوی ہے اور اُس کے ارتھ بھی انبھوی ہیں ودیادان کی طاقت نہیں۔ کہ اس کو جیوں کا تیوں سمجھ سکے +

(نوٹ) سچ ہے لال بجھکڑ بوجھیا اور نہ بوجھے کوئی بھلا یہاں عقل کا کیا کام ہے

بچن ۲۰۷۔ گورومکھ اس کا نام ہے جو ست گورو کو مالک کُل سمجھے اور اُن کی کسی کرتوت پر ترک نہ کرے اور ابھاؤ نہ لاوے وغیرہ ۔۔۔۔۔۔۔۔

(نوٹ) مالک کُل تو نہیں۔ مالکِ رادھا تو ہم بھی مانتے ہیں جو کرتوت مرضی ہو کرو۔ ترک کرنے کی کس کی مجال ہے +

بچن ۲۰۸۔ رام سبت کے گھٹ میں بیاپک ہے پر کوئی اس کو نہیں پہچانتا اور اس کے دیکھتے جیو اوگن کرتے ہیں اور وہ منع نہیں کرتا اور چوراسی بھوگ واتا ہے پر ایسے رام سے کیا مطلب نکلیگا جب ست گورو ملیں اور اُسکا پتا بتاویں کہ اس سوروپ سے رام تمہارے گھٹ میں بیاپک ہے تب اس جیو کو خبر پڑے اور بُرے کاموں اور چوراسی سے بچے۔ اس واسطے کھوج ست گورو کا ضرور ہے کیونکہ وہ پر گھٹ رام ہیں اور جو گپت رام ہے اس کا کھوج بنا ست گورو کے نہیں ہو سکتا اور جو ایسا نہیں کرتے اُن کو نہ رام ملیگا نہ چوراسی چھوٹیگی اور ورلبھ نردیہی مفت برباد ہوگی اور جو ست گورو کا کھوج سچا ہو کر کرے گا۔ تو وے ضرور ہی ملیں گے کیونکہ ست گورو نت اوتار ہیں اور ہمیشہ سنسار میں موجود رہتے ہیں +

(نوٹ) اب کہاں ہیں +

بچن ۲۰۹۔ انتر میں جو شبد ہوتا ہے اس کا سُننا یہہ شبد بھگتی ہے اور جس گھٹ میں شبد پرگھٹ ہے اُن سے پریت کرنا اور سیوا کرنا یہ ست گورو سیوا ہے اور وہی ست گورو ہیں اور شبد اُن کا نج سوروپ ہے۔ ان کے بچنوں کو ماننا اور اس پر عمل کرنا یہہ باہر مکھ بھگتی ست گورو کی ہے اور انتر میں شبد کا سننا انتر مکھ بھگتی ست گورو کی ہے مگر پہلی سیڑھی یہہ ہے کہ جس سوروپ

سے ست گورو اپدیش کرتے ہیں اس سے پریت ہونی چاہیئے۔ تب ست گورو
کے شبد سوروپ سے پریت ہوگی اور جس کو دیہہ سوروپ ست گورو سے نہیں
ہے اس کو شبد سوروپ میں بھی پریت نہیں ہوگی اور چاہے جتنی محنت کرے
اس کو شبد نہیں کھلیگا۔ اور جس کو ست گورو کے دیہہ سوروپ سے پریت ہے۔ پر
شبد میں ایسی پریت نہیں ہے اس کا ادہار ست گورو اپنی دیا سے کریں گے پر جن کو
ست گورو سے پریت ہے اُن کو شبد میں بھی پریت مضبوط ہوگی۔ پہلے پریت اور
بھگتی ست گورو کے دیہہ سوروپ کی ہونی چاہیئے۔ بغیر اس کے کام نہیں بنیگا +

(نوٹ) سارا مطلب تو اپنی سیوا سے ہے +

بچن ۲۱۰۔ نارد منی جن کو پرتیکش رام کا درشن ہوا پر اتنی طاقت رام
کی نہ ہوئی کہ اُن کو چوراسی سے بچا لیوے اس سے تو گورو ہی نے بچایا پھر آج
کل جو لوگ رام کا نام جپتے ہیں۔ کہ جس کو کبھی آنکھ سے نہیں دیکھا اور پورے
گورو سے ملے نہیں تو یہہ چوراسی سے کیسے بچیں گے اس واسطے چاہیئے کہ
اپنے وقت کا ست گورو کھوجیں اور اُن کی سرن لیویں +

(نوٹ) بھلا رام سے آپ کو کیا نسبت آپنے جنم بھر میں کوئی اُتم کرم بھی کیا

بچن ۲۱۱۔ نرملے گیانیوں سے پوچھنا چاہیئے کہ جو تم گورو نانک کے گھر
کے ہو تو گورو نے گرنتھ رچا ہے اسپر عمل کیوں نہیں کرتے اور بید شاستر کے کنکر
کیوں ہوتے ہو یعنے گورو نے جو بھگتی کہی ہے اس کی کمائی اور جیسی ریتا برتن
کی ہے اس کی دہارنا کیوں نہیں کرتے اور جو اپنے کو گیانی مانتے ہو یہہ بڑی بھول
ہے بغیر بھگتی گیان کیسے پراپت ہوا یہ پوتھیوں کا گیان ہے جس وقت مایا
کا چکر آوے گا سب اڑ جاوے گا اس واسطے ست گورو پورے کی بھگتی کرو

تب سچا گیان پراپت ہوگا اور بیاس اور بششٹ جو اپنے مت میں پورے تھے۔ ان پر بھی مایا نے چھاپہ مارا پھر تم کیسے بچو گے۔ مایا سے کیول سنت بچے ہیں۔ یا وہ جو اُن کی شرن میں آیا اور کوئی ہرگز نہیں بچیگا جو تم کو سنتوں کی پریت نہیں ہے تو کال کے جال میں پھنسے رہو گے اور جو نزدیہی سچیل کرنا چاہتے ہو تو بدیا اور بدھی کا اہنکار چھوڑ کر سنت گرو کے آگے دینتا کرو وہ سمرتھ ہیں مایا اور کال دونوں سے بچا کر نج استھان کو پہنچا دیں گے آگے تم کو اختیار ہے۔ چاہے اس بچن کو مانو یا نہ مانو۔ تمہارے بھلے کے واسطے کہا گیا ہے +

(نوٹ) وید شاستر۔ وِدیا بُدھی سے ہین دیال جی کو پیارا لگتا ہے +

بچن ۲۱۲۔ کلجگ میں بادشاہ سنت ہیں۔ جو جیو اُن کے حکم میں چلینگے یعنے جو کرم اور اپاشنا سنتوں نے اس کلجگ کے واسطے کہی ہے اس کو کرینگے وہ خوش رہیں گے اور اُن کا ادہار ہوگا اور جو اس حکم کے برخلاف عمل کرینگے یعنے پچھلے جگوں کے کرم اور اپاشنا اور گیان جو شاستر اور پورانوں میں لکھا ہے کریں گے تو اُن سے وہ کرم بدھ پورک نہیں بن سکیں گے اور الٹا اہنکار بڑھے گا۔ کیونکہ پرانے جو قانون ہیں وہ سب رد اور خارج ہوئے اب جو کوئی اُن کی ٹیک رکھیگا اور اُن پر چلیگا۔ اس کا کام ہرگز نہیں بنے گا اور چوراسی سے نہیں بچیگا اسواسطے سب جیووں کو چاہئے کہ سنتوں کا حکم مانیں۔ اور سنتوں نے یہ کرم اور اوپاشنا مقرر کی ہے کہ ست گورو کا ست سنگ اور سیوا اور درشن اور اُن کی بانی پاٹھ اور شرون اور اُن کے نام کا سمرن یہ کرم ہے اور ست گورو کے سوروپ میں پریت اور اُن کا دھیان اور انتر میں ان کے شبد کا سرت سے شرون یہہ اپاشنا ہے +

(الوٹ) جیسے آپ کال کا روپ ویسی آپ کی بانی آپ کو اور آپ کے عقل کے اندھے چیلوں کو مبارک رہے +

بچن ۲۱۳۔ برہمن اور کشتری نے اپنا کرم اور دھرم تو چھوڑ دیا پر اہنکار نہیں چھوڑا پچھلے جگوں کے جو کرم کرتے ہیں وہ ودھی پورک نہیں بنتے اور اُن کے اچاریوں نے جو کالجگ کے واسطے کرم کہے ہیں وہ نہیں کرتے ہیں۔ اس سبب سے ابھاگی رہتے ہیں اور لاچار ہیں کہ اس وقت میں پرمارتھ جیو کا کے آدھین ہیں اور پچھلے وقت میں پرمارتھ کے آدھین جیو کا کتی پر اب کالجگ میں جو سنت پرگھٹ ہوئے ہیں اُنہوں نے وہ جگت نکالی ہے کہ جو اس کی کمائی کرے تو سچا برہمن بن جاوے اور کشتری سچا ہو جاوے پر یہ لوگ اہنکار کر کے سنتوں کے بچن کی پرتیت نہیں کرتے ہیں بلکہ نندیا کرتے ہیں۔ سبب اس کا یہہ ہے کہ یہہ لوگ سنسار سے نکلنا نہیں چاہتے کیونکہ نرک کا کیڑا نرک میں خوش رہتا ہے اس واسطے سنساریوں کو سنتوں کا بچن برا لگتا ہے اور سنت تو اُن کے بھلے کی بات بتاتے ہیں +

(نوٹ) کالجگ کا روپ دھارن کر کے سنسار کو نرک روپ بنانا چاہتے ہو آپ کے کرم کس درن کے ہیں جو اور ونکو سچے برہمن کشتری بناؤگے +

بچن ۲۱۶۔ سنتوں کا اور پنڈتوں کا میل نہ ہوا اور نہ ہو سکتا ہے کیونکہ وہ جیووں کو باہر بھٹکاتے ہیں اور سنت انتر میں دھساتے ہیں پنڈت پتھر پانی میں لگا کر جیو کو بے دھرم کرتے ہیں اور کوئی کوئی برن آتمک تام بتلاتے ہیں سو اس کا بھید نہیں دے سکتے اور سنت وہی آتمک نام بتاتے ہیں اور اس کا بھید سوروپ لیلا اور وہ ہام بدشٹی پورک سمجھاتے ہیں اگر جیو سنتو ملیا کا

بچن مانے تو اس کا کارج بنجاوے اور نہیں تو جنم جنم بھٹکتا رہے گا +

(لوٹ) سچ ہے وو یا بدھی سے ہیں سنتوں کا دو وان پنڈتوں سے کیا میل ہو سکتا ہے +

بچن ۱۲۱۷ - دھرم اس جیو کا یہ ہے کہ پتا کی سیوا کرنا سو پتا اس کا ست نام ست پرش ہے اور یہ اس کی انس ہے سو اُس کو ملتا نہیں پر یہ سیوا کیسے کرے - اب سمجھنا چاہیئے کہ سنت ست پرش کا اوتار ہے اُن کی سیوا کرنا ست پرش کی سیوا ہے پچھلے تین جگوں میں وے پرگھٹ نہیں ہوئے اب کلجگ میں کیول جیوں کے اودھار کے لئے اوتار دھرا ہے اور کچھ مطلب ان کا سنسار میں آنے سے نہیں ہے جو جیو سنسکاری ہیں وہ درشن کرتے اور بچن سُنتے ہی اُن کے چرنوں میں لگ جاتے ہیں اور بہتیروں کے سنسکار پڑ جاتا ہے اور چوراسی کا چکر ان کا بھی رفتہ رفتہ بچ جاوے گا کیونکہ سوائے سنت کے اور کوئی چوراسی سے نہیں بچا سکتا اور نہ جیو کو اس کے نج دیش میں پہنچا سکتا ہے +

(لوٹ) آپ بھی کلجگ کے لائق ورنہ اور جُگ میں عقل کے اندھے چیلے بھی نہ ملتے +

بچن ۱۲۱۹ - سنتوں کے ست میں براگ کی کچھ مہما نہیں ہے صرف گورو بھگتی کی مہما ہے جس کی گورو بھگتی پوری ہے اس کے سامنے براگ آو کے سادھن بنا سادھنا ہاتھ باندھے کھڑے رہتے ہیں کیونکہ اس کو یہ ست گورو کے دربار سے انعام میں ملتے ہیں پر ست گورو بھگتی ایسی ہونی چاہیئے کہ جیسے چکور کو چندر پیارا ہے اور ہرن کو ناد پتنگ کو دیپک مچھلی کو جل - جس کی ایسی پریتی ہے اسی کا نام گرد بھگت ہے اور اسی کی ایسی مہما ہے +

(نوٹ) گرو جی کو ہی وشیوں سے ویراگ نہ ہوا۔ تو اوروں کو کس منہ سے
اُپدیش کریں +

بچن ۲۲۴۔ کلجگ میں سوائے نام اور ست گرو بھگتی کے دوسرے
کرم کرنے کا حکم نہیں ہے اور جو کوئی برخلاف اس کے کرے گا یعنی پچھلے جگوں
کے کرم میں بچیگا وہ اہنکاری ہو جاوے گا اور بجائے نرمل ہونے کے میلا ہوگا
وید اور شاستر بھی یہی کہتے ہیں اور سنت بھی یہی فرماتے ہیں وید کے نام
کی حد تین لوک تک ہے اور سنتوں کا نام چوتھے لوک میں پہنچاتا ہے +

(نوٹ) کلجگ کا ناز ہے +

بچن ۲۲۵۔ ست گرو کے بچن اور لیلا تو سب کو پیارے لگتے ہیں
پر ست گرو کسی برے کو پیارے لگتے ہیں جن کی پریت بچن اور لیلا کے آسرے
ہے ان کا بھروسہ نہیں ہے پکی پریت ان کی ہے جن کو ست گرو سے پریت
ہے پر بچن اور لیلا کی پریت والوں میں سے ست گرو کی پریت لگانے کی
سیڑھی ہے +

(نوٹ) بچن اور کرمن کو پیار نہ کریں تو آپ کی لمبی داڑھی اور کٹی ہوئی
مونچھوں اور ہاتھ پاؤں سے پیار کریں مگر آپ کا ایسی سیوا بن گذارا نہیں +

بچن ۲۲۶۔ جب سے یہ جیو پیدا ہوا ہے تب سے کال اس کے سنگ
ہے گویا یہ سرت کال کے سنگ بیاہی گئی ہے جب پتی دلھن کے لینے کو آتا
ہے تب قاعدہ ہے کہ وہ روتی ہے اور رونے سے مراد ہے کہ میکہ جانے
نہ دیویں پر کوئی نہیں روک سکتا ہے اسی طرح جب کال آوے گا یہ سرت ہر چند
روو ے گی پر کوئی مدد نہیں دے سکیگا اور وہ ایسا راستہ پر جا کر لے گا

جو بال سے بھی باریک ہے اور چیونٹی کی بھی طاقت نہیں جو اس پر چلے اور سرتیں اس راستہ پر جانے ہیں کٹ کٹ کے نیچے جہاں نرکوں کے کنڈ بھرے ہیں گر گر پڑتی ہیں اور جیسی تکلیف ہوتی ہے اس کا بیان نہیں کیا جاتا۔ ابھی سو سنت ست گورو جیووں کو بار بار دیا کر کے سمجھاتے ہیں کہ بال سے بھی باریک راستہ ہے اور جو اس کا خوف ہے تو اپنی اصلیت کے حاصل کرنے میں محنت کرو اور اپائے اس کا سوائے ست گورو پورے کے اور کسی کے پاس نہیں ہے جب جیو ست گورو کی سرن لیگا تو وہ جو کرنی مناسب ہے کرالیں گے اور ایسی بھیانک راستے سے بچا کر اپنی گود میں بٹھا کر نج استھان میں جہاں سدا آنند پراپت ہو گا وہاں پہنچا دیں گے سوائے اسکے اور کوئی اپائے نہیں ہے +

(نوٹ) کال اور مایا کی دہار رادھاسوامی لوگ سے ہی اتری اس لئے آپ سے ہی اس کا زیادہ رشتہ معلوم ہوتا ہے +

بچن ۲۳۴ - ویدمت والوں کا کرم اپاشنا اور گیان سنتوں کے صرف کرم ستھان تک پہنچتا ہے کیونکہ سنتوں کا کرم بغیر ترکٹی تک پہنچے پورا نہیں ہوتا ہے اور ست لوک تک اپاشنا رہتی ہے اور انامی پد میں گیان پراپت ہوتا ہے۔ پھر سنت بھی اپنے کو گیانی نہیں کہتے ہیں ہمیشہ بھگتی رکھتے ہیں اور یہہ جو اپنے کو گیانی کہتے ہیں وہ اصل میں باچک ہیں کیونکہ وہ وقت کے سوال کے جواب نہیں دے سکتے ہیں کہ ان کو گیان کیسے پراپت ہوا یعنے بنا کرم اور اپاشنا کے گیان کا ہونا نہیں ہو سکتا ہے سو اس کا بھید وہ بالکل نہیں جانتے کیونکہ انہوں نے کیا نہیں صرف پوتھیاں پڑھکر گیان کے بچن سیکھے ہیں اس واسطے جھوٹے گیانی ہیں اور جو جیو ان کا بچن مانتے ہیں وہ اپنا بگاڑ کرتے ہیں +

(نوٹ) ویدست کرم۔ اُپاسنا آپ کے کرم استھان سے انسان کو متنفر کر دیتی ہے +

بچن ۲۴۰۔ جب تک تتو سے تتو نہ ملیگا کام پورا نہ ہوگا اور جو پانچ تتو استھل ہیں اُن کا کارن سرت ہیں۔ اور سُرت کا کارن شبد ہے ان پانچوں کے جھگڑے میں پڑنے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ جو سرت تتو ہے اس کو شبد تتو میں ملانے سے کام پورا ہوگا پر یہ بات سبے دیاست گورو پورے کے حاصل نہ ہوگی اس واسطے پہلے ست گورو کا کھوج اور انکی پریت کرنا چاہیئے +

(نوٹ) گورو بھی لالہ شیدیال سنگھ جی +

بچن ۲۴۵۔ کال کے کرنے سے جیو کی موکش نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ سرت چیتنیہ चेतन्य ہے اس کو کال نہیں کھا سکتا۔ دیہی کو کھاتا ہے کسی کو جل دوارا کسی کو اگنی دوارا اور کسی کو پرتھوی دوارا۔ کال کا اور جیو کا میل نہیں ہے کیونکہ جب سے یہ دونو ست لوک سے آئے ہیں اُنپر خول چڑھے چلے آئے ہیں۔ کال اُلٹ نہیں سکتا ہے پھر جس جیو کو ست گورو مل جاویں تو اُن کی دیا اور سیوا کے پرتاپ سے اس کے خول اُتر سکتے ہیں۔ اور پھر اُلٹ کر ست لوک میں بھی جا سکتا ہے۔ بنا خول اُترے اپنے گھر میں نہیں پہنچ سکتا اور خول بنا شبد اور ست گورو سیوا اور اُن کی پریت سے نہیں اُتریں گے +

(نوٹ) کال ست لوک سے آیا ہے ہمبرت ست لوک سے آئی آپ بھی وہیں کے باسی۔ مُوج کرو ہمیں نہ آنکھ سے۔ نہ آپ کے کال جی کا بھے

بچن ۲۴۶۔ ایسا کہا ہے۔ برہ سے پُرن کی سرن لینے سے جیو

کا ادہار ہوگا تو اب بچار و کہ جیو اس ہری کو کہاں ڈھونڈے اس کو بدیہہ اور
اروپ کہتے ہیں اور جب چرن سرن کہی تو چرن ہونگے اور جو چرن ہوں گے تو دیہہ
بھی ہوگی تو ایسا ہری کون ہے سنت کہتے ہیں کہ اس کہنے سے مطلب ست
گورو کی سرن لینے سے ہے کیونکہ ہری گورو ایک ہیں اس واسطے ست گورو
وقت کی سرن لینا چاہیئے - تب وہ نام جس کو ستت او ہارن کہتے ہیں ملیگا اور اُسکی
کی کمائی ساد ھ سنگ سے ہوگی یعنے سب کُسنگ چھوڑ کر کے پہلے سادھ سنگ
کرے تب کمائی بن پڑے گی - اور معلوم ہووے کہ ماتا پتا ست ستری اور سنساری
جیووں کا سنگ کُسنگ میں داخل ہے کیونکہ اُن کے سنگ سے نہ ست
گورو کی سرن لیجاوے گی اور نہ نام ملیگا - اور نہ سادھ سنگ بن سکے پھر جو ست
گورو پورے اپنی مہر اور دیا کریں تو سب کام بنوالیں +

(لوٹ) واہ کیا مطلب نکالا ہے اپنے مطلب کی خوب آتی ہے آپ
نے سب کو بالکل بھوندو سمجھ رکھا ہے - آپ بھی تو استری کے ساتھ
رہتے رہے کیا یہ کُسنگ نہیں ہے +

بچن ۸۴۲ - اصل میں سنتوں کے مت کی ریت اور وید مت کی ریت
میں بِرودھ نہیں ہے پھر سدہانت سنتوں کا وید کے سدہانت سے بہت
اونچا ہے یعنے وید میں جو کہا ہے کہ کرم اوپاسنا کرنا چاہیئے سوئی سنت
بھی کہتے ہیں - کہ پہلے ست گورو کی سیوا تن من دھن سے کرنا اور ان کا ست
سنگ کرنا یہہ کرم ہے اور جو ست گورو انتر میں نام یعنے شبد کا بھید بتادیں
اس میں سرت کا لگانا اپاسنا ہے وید میں جیو اور ایشور کے تین تین سروپ
لکھے ہیں - یعنے وسو विस्व تیجشو तेजस اور پراجیہ प्राह्व - تین

روپ کے جیو کے اور بیراٹ ۔ ہرن گربھ اور اویاکرت یہ تین روپ ایشور کے ہیں حال کے گیانی ایشور کو نہیں مانتے ان کا کہن ہے کہ ایک جماعت کا نام گلاّ ہے یا ہزار آدمی کی فوج کو پلٹن کہا ایسے ہی ایشور کو سمجھتے ہیں۔ جب وہ علیحدہ علیحدہ ہو گئے پھر وہ نام بھی جاتا رہا اس حساب سے ایشور کہاں رہا اور جب ایشور نہیں ٹھیرا تو اپاشنا کس کی کریں کیونکہ بنا نام روپ اور لیلا اور دھام کے اپاشنا نہیں بن سکتی ہے اس سبب سے یہ لوگ غلطی میں پڑے ہیں اور اسی سبب سے ان کا گیان بھی باچک گیان ہے بنا کرم اور اپاشنا کے پوتھی پڑھکر اور بدّھی سے بچار کرکے حاصل کیا ہے اور جو کسی کو اپاشنا کرکے سچا گیان بھی ہوا تو بھی وہ سنتوں کے کرم کی حد میں ہے نج دیش سنتوں کا اس میں بہت آگے اور اونچا ہے اور جو کرم کہ وید میں لکھے ہیں وہ پچھلے جگ کے ہیں نہ تو وہ جیووں سے بدھی پوروک اب بن سکتے ہیں اور نہ اُن میں وہ پھل ہے اب جو کوئی کرم کرے وہ بھی سنتوں کے دوارا اور جو اپاشنا کرے وہ بھی سنتوں کی دیا لے کر تب کام پورا بنیگا یعنے وید کے سدھانت اور اس کے پرے پہنچیگا اور طرح سے اس وقت میں کچھ کام نہیں بنیگا +

(نوٹ) جس شخص نے ویدوں کے درشن تک نہ کئے ہوں جاہل مطلق ہو وہ اس طرح اوٹ پٹانگ گپیں ہانک دے۔ تو اس کا جواب ہی کیا ہو سکتا ہے +

بچن ۲۴۹ ۔ مالک کے دربار میں سوائے بھگت کے اور کوئی دخل نہیں پا سکتا ہے ۔ جتنے رشی مُنی یوگی یتی گیانی سنیاسی پرم ہنس ہوئے اور اپنے

مت کے پورے بھی تھے پھر ان کو مالک کے دربار میں دخل نہیں ملا۔ کیونکہ اہنکاری تھے۔ اور نگرے ان کو سنت ست گورو نہیں ملے اور اس وقت میں جو لوگ ان کے گرنتھ پڑھ کر اپنے کو پورا خیال کرتے ہیں اور جیسی کرنی اُن لوگوں نے کری اس کا چوتھا حصہ بھی نہیں کرتے اور سنت ست گورو کی نندیا کرتے ہیں وہ کیسے اس دربار میں دخل پاویں گے اب سب کو چاہیئے کہ اس بات کو تشخیص کر کے مانے کہ جو سنت ست گورو کی بھگتی کرتے ہیں وہ کل مالک کی بھگتی کہتے ہیں کیونکہ پورے ست گورو اپنے وقت کے میں اور کل مالک میں بھید نہیں ہے دونوں کا ایک ہی روپ ہے +

دلو نوٹ) ٹھیک یہہ ہے آپ جیسے مالک کے دربار میں آپ جیسے ہی بھگت رہ سکتے ہیں +

بچن ۲۵۰۔ جس کو پورے ست گورو ملے اور وہ ان کی سیوا اور ست سنگ اور پریت اور پرتیت کرتا ہے پر اس عرصہ میں پورے ست گورو گپت ہو گئے اور اس کا کام ابھی پورا نہیں ہوا یعنے کچھ انتر میں نہیں کھلا تو جو اس کی چاہ ہے کہ میرا کام پورا ہووے۔ تو جو ست گورو کے بنائے ہوئے ست گورو ملیں تو ان میں ویسی ہی سُرت اور پرتیت اور اُن کی سیوا اور ست سنگ کرے اور ست گورو پہلے کو انہیں میں موجود سمجھے کیونکہ شبد سروپ کر کے سنت ست گورو اور سنت ایک ہی ہیں دو نہیں ہیں۔ اور دیہہ سروپ کر کے دو دکھلائی دیتے ہیں + اور پچھلوں کا عقیدہ یعنے ماننا اس سبب سے فائدہ ہے کہ اُن سے پریت نہیں ہو سکتی نہ تو اُن کو دیکھا ہے نہ ان کا ست سنگ کیا اور جو ست گورو ملے نہیں۔ تو اُن کے چرنوں میں پریت نہیں ہو سکتی اس واسطے الوہاگی یعنے شوقین سیوک

چاہیئے کہ ست گورو نہکیش سے یعنے اپنے ذہن کے سے پریت کرے اور ان
ہیں اور ست گورو پہلے میں سوائے دیہہ سوروپ کے بھید اور فرق نہ کرے
اور اپنا کام پورا کرواوے - اور جواسے چاہ اپنی ترقی کی نہیں ہے تو ست گورو
پہلے کی پریت اور پرتیت دل میں رکھے ہوئے انہیں کا دھیان اور جو جگت
اُنھوں نے بتائی ہے اس کا ابھیاس کرے جاوے - انت کو وے ست گورو
واسی روپ سے اسکا کارج جسقدر ہوگا اسقدر کریں گے پر پورا کارج نہیں ہوگا
پھر اُسکو جنم دہارن کرنا پڑیگا اور پھر ست گورو ملینگے تب انکی بھگتی اور ست سنگ کرکے
کارج پورا ہوگا جب ست گورو گپت ہوتے ہیں وہ اس وقت کسی کو اپنا جانشین
مقرر کرکے اسمیں خود آسماتے ہیں اور بدستور جیووں کا کارج کرتے رہتے ہیں
اور جب موج ایسی کارروائی کی نہیں ہوتی ہے تب اپنے دہام میں جا سماتے
ہیں اسواسطے سیوک الزائی کو ایسے ست گورو میں فرق نہ کرنا چاہیئے مگر جو صرف
پہلکی سیوک ہیں وہ ست گورو دوسری کی بھگتی میں نہیں آوینگے اسواسطے ان کا کارج
بھی جسقدر کہ ست گورو پہلے کے روبرو ہوگیا ہوگا اسیقدر آگے ترقی اور درستی ہوگی +

(نوٹ) جب راداہا کرنے ہی کو اوتار لیا ہو تو دیہہ بدلنے کی ضرورت ہی کیا شیبدیال
سنگھ کا چولہ چھوڑ رائے سالگرام کے پرانے چولے میں کیا بہتری دیکھی بہتر ہوتا اوتار
کی طرح نیا چولہ بدل لیتے مگر اس کا بھی کچھ ثبوت کرم گتی نے نجانے کس دوپی میں ڈالا ہوگا

بچن ۲۵۳ - جبکہ ست گورو کو تم سے مالک کہہ چکے تو پھر اور مالک کہاں سے
آیا کہ جس کو تم مانتے ہو اور بڑا سمجھتے ہو تمہارے تو ایک ست گورو ہی مالک ہیں دیہہ رکھکر
جو سوروپ دکھلایا ہو پہلے اسی سے کام ہوگا دوسرا سوروپ ان کا سچے مالک یعنی
ست پُرش رادہاسوامی کا سوروپ ہے اور وہی تمہارے سچے پادشاہ ہیں +

(نوٹ) مالک ہونگے رادہاسوامی جی کے ہم کیوں بنانے لگے +

بچن ۲۵۸ - بدیاوان گورو سے جیو کے سننے دو نہیں ہو سکتے البتے سبھا بلاس خوب ہوجاتا ہے جب ایک شلوک کے چار یا زیادہ ارتھ لئے تو جیووں کو اور سننے میں ڈالا کہ وہ کون سے ارتھ کو پکڑیں - جو بات کہ جیو کی کلیان کے واسطے درکار تھی چھانٹ کر نہ کہی تو جیو کیسے مکتی کا راستہ پاویں اور کیا جتن کریں اس واسطے چاہیے - کہ نِشٹھاوان گورو کھوجے جب تک وہ نہیں ملینگے کارج نہیں ہوگا اور یہ سونے کے سمان جو تریہی ملی ہے اس کو نمک اور آٹے کے سمان پنڈت اور بھیش اور باچک گیانیوں کے سنگ میں بیقدری سے خرچ نہ کرے اور ست گورو لوپرا کھوج کر اُنکی سیوا اور ست سنگ کرے +

(نوٹ) واہ کیا موج ہے دوو الوں سے سننے دو نہیں ہونگی تو آپ جیسے بچا بلوں ہے

بچن ۲۶۱ - کسی طرح کی جب تکلیف ہووے تب حضور ست گرو کو یاد کریں وے فوراً سیوک کے پاس نج روپ سے موجود ہیں کال اور کرم اس روپ کی پاس نہیں آسکتے ہیں - دور ہی دور سے ڈراتے ہیں اور آپ بھی ڈرتے ہیں پھر ست گورو کی گود میں کسی طرح کا ڈر نہیں ہے ست گورو ہر وقت رکشک موجود ہیں اور سمہال اپنے سیوک کی کرتے رہتے ہیں موج اور مصلحت ان کی سیوک نہیں جان سکتا ہے پر وے خوب جانتے ہیں اور جو موج ہووے تو سیوک کو بھی جتا دیتے ہیں - شبد روپ سرت روپ پریم روپ آنند روپ ہر شتر روپ اور بہار روپ ہیں +

(نوٹ) زندہ تھے تب کسی کی مدد نہ کر سکے اب تو نہ جانے کہاں کرموں کا پھل بھوگ رہے ہیں یہ تو مورکھوں کے دل بہلانے کی باتیں ہیں +

بچن ۲۶۳- اس جگ میں واسطے جیو کے کلیان کے سوائے ست گورو اور شبد بھگتی کے دوسرا مارگ اور اپائے سنتوں نے برنن نہیں کیا اور وید اور پران میں بھی کلجگ کے واسطے یہی جتن رکھا ہے یعنے گورو اور نام کی اپاشنا سے جیو کا کارج ہوگا اس میں پرمان بہت سے ہیں (ایک آدھ تو لکھا ہوتا) مورت پوجا تیرتھ برت جپ تپ ہوم جگیہ اچار یہ اور جات برن کے کرم اور کریا جوگ یعنے ہٹھ جوگ اور اشٹانگ جوگ یہ سب پچھلے جگوں کے دھرم ہیں اس جگ میں نہ تو یہ کسی سے بدھی پوروک بن سکتے ہیں اور نہ اُن سے وہ پھل جس میں جیو کا کلیان ہووے ملسکتا ہے اس واسطے انکا بالکل نشیدھ ہے جو جیو کہ من ہٹھ سے ان کرموں کو کرتے ہیں اُن کی حالت غور کرکے دیکھو کہ پہلے تو اُن سے یہ کرم جیسے کہ چاہئے بنتے ہی نہیں ہیں اور جو کچھ اوپری انگ اُن کے کرنے نظر آتے ہیں سو اس کرنی سے اور اہنکار پیدا ہوتا ہے اور بجائے ان کرن کی شدھی کے اس کرنی سے اور پاپ اور ملینتا بڑھتی ہے (بالکل جھوٹ اور بکواس ہے) اس واسطے مناسب ہے کہ بیہودھوکے میں نہ بچیں اور ان کرموں میں اپنے تن من اور دھن کو برتھا خرچ نہ کریں اور جو لوگ کہ ان کرموں کا اپدیش کرتے ہیں. غور کرکے دیکھو کہ وے یا تو روزگاری یا اہنکاری ہیں اپنی جیو کا یا مان بڑائی کے نمت اپدیش کرتے ہیں. (آپ سے بڑھکر نہیں) جیو کے کارج کا انکو بالکل خیال نہیں ہے. اس واسطے انکا کہنا نہیں ماننا چاہئے اس دیس میں بھی سنتوں کے بہت پرمان ہیں جن سے صاف ظاہر ہے کہ کلجگ میں ان کاموں کے واسطے بالکل حکم نہیں ہے اور جو کہ حکم نہیں مانتے وے یا تو سنساری یا روزگاری یا اہنکاری ہیں. سو ان کے واسطے یہ اپدیش بھی نہیں ہے سمجھ دار اور پرمارتھی جیو کو ذرا غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ حقیقت میں یہ بچن سنت اور مہاتماؤں کا جو پچھلے کرم اور دھرم کے کھنڈن میں ہے سچا ہے یا نہیں یعنے مورت پوجا کا مطلب من اور چت کے ایکاگر کرنیکا تھا سو اب ایک

کھیل ہو گیا اور کوئی بھی مورت کا درشن گھنٹے دو گھنٹے بیٹھ کر پریم پریت سے نہیں کرتا تو وہ پھل جو کہ پچھلے مہاتماؤں نے اس کام میں رکھا تھا کیسے پراپت ہوگا برخلاف اس کے اور من اور چت کی برتیاں کھیلن اور تماشہ میں لگ گئیں تو بجائے فائدہ کے نقصان ہوا اسیطرح تیرتھوں میں پہلے سنت مہاتما رہتے تھے اور جو وہاں جاتے تھے وہ اُنکا درشن اور ست سنگ کر کے انتاکرن کی شدھی حاصل کرتے تھے اب بجائے اُس کے گنگا جمنا اتھوا جل میں اشنان کر کے باقی وقت بازاروں کی سیر اور سوغات کی خرید و فروخت میں جاتا ہے یا بھنڈاریکے سرانجام میں یا کھانے پینے میں خرچ ہوتا ہے اور شور غل بھیڑ بھاڑ میں ست سنگ اور انتر برتی اچھی طرح نہیں ہو سکتی اسواسطے تیرتھ کا بھی پھل اُلٹا ہو گیا اور تیرتھ میلے اور تماشے ہو گئے اسیطرح جپ تپ بھی صرف ٹیک باندھ کر کے یا لوگ دکھائی کیلئے کئے جاتے ہیں اور من کے روکنے کا اس کرتوت میں ذرا خیال نہیں کیا جاتا اسلئے اسمیں بھی بجائے فائدہ کے اور نقصان ہوتا ہے کیونکہ برسیں جپ تپ کرتے گذر جاتے ہیں اور جو حال دیکھا جاوے تو سوائے اس کے کہ سنسار کی باسنا اور زیادہ ہوئی کوئی پرمارتھی انگ کی ترقی نظر نہیں آتی اور جو کہ پریمی اور بھولے ہیں وہ بھی روزگاری اور سنساریوں کے سنگ میں اپنا پریم کھو بیٹھتے ہیں اور مفت اپنا وقت ان نشپھل کرموں میں کھوتے ہیں (جیسے مورتی پوجا و تیرتھ فضول ویسے ہی آپکی گورو سیوا و سُرت شبد) اور کریا جوگ اور اشٹانگ جوگ کا یہ سمے نہیں ہے (بالکل جھوٹ ہے) نہ تو شریر میں وہ طاقت ہے کہ جیو کاشٹا کی برداشت کر سکے اور نہ وہ کرتوت پوری اُترے کیونکہ اس کے سنجم بالکل نہیں بن پڑتے ہیں اس واسطے اسکا بھی پھل اُلٹا ہو گیا اسیطرح برت وغیرہ تیوہار ہو گئے کیونکہ اس روز وشیش کر سواد کے پدارتھ کھانے میں آتے ہیں اور زیادہ تر آلس اور نیند پیدا کرتے ہیں بھجن بندگی کا کچھ ذکر نہیں ہوتا ہے اور اہنکار ان کرموں کا نہایت بڑھتا ہے جو کہ کل پاپوں کا مول پاپ ہے اسیطرح اور سب کرموں کا حال بھی دیکھ لو اور من میں وچار کر سمجھ لو کہ اب اس وقت میں ان کرموں

کے کرنے سے پرمارتھ کا پھل کچھ بھی نہیں ملتا ہی بلکہ من اور چت کو زیادہ میلا اور اہنکاری کرتے ہیں اور بعضے جیو گیان کی پوتھیاں جس کو ویدانت شاستر کا انگ بتاتے ہیں پڑھتے ہیں اور پڑھکر اس کا منن کرکے اپنے تئیں گیانی اور برہم سوروپ مانتے ہیں یہ سب میں بڑا ابکار کا مارگ اس وقت میں پرگھٹ ہوا ہے پہلے تو یہ جو گیان آج کل پھیل رہا ہو وہ ویدانت مت کے موافق نہیں ہو ویدانت مت میں جب سہی ہووے کہ اس کے سرب انگ پورے ہوویں یعنے پہلے کرم اور اپاسنا کرکے چار سادھن حاصل کرے تب گیان کا ادھکاری ہووے سو دیکھنے میں آتا ہے کہ گیان کے گرنتھ جواب جاری ہوئے ہیں ان میں کرم اور اپاسنا کا کچھ ذکر ہی نہیں ہے اور نہ آج کل کے گیانی کچھ کرم اور اپاسنا کرتے ہیں۔ پھر ان کو گیان کسطرح اور کہاں سے حاصل ہو سکتا ہو ان کا بچن ہے کہ گیان کے گرنتھ پڑھنا اور انکا بچار اور منن کرنا یہی کرم اور اپاسنا ہے تو کیا بیاس اور وششٹھ اور پچھلے گیانی جو کہ جوگ کرکے گیان کے پد کو پراپت ہوئے نادان تھے کہ ناحق انہوں نے اپنا وقت خراب کیا اور محنت اٹھائی ایسا گیان جو کہ آج کل جاری ہے نہایت آسان ہر کسی کو چند روز میں حاصل ہو سکتا ہو۔ کیونکہ دو چار گرنتھوں کا پڑھنا اور سمجھنا یہی سادھن اور یہی سدھانت ہے اور من کے نرمل اور نشچل کرنے کی کچھ ضرورت نہیں پھر گیانی اور اگیانی میں کیا بھید ہوا صرف اتنا کہ وہ گیان کی باتیں زبان سے کہتا ہے پر نرتاؤ میں دونوں برابر ہیں۔ تو باتوں سے جیو کا ادھار نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ زبان کے کہنے سے جڑ چیتن کی گانٹھ جو کہ ہمیشہ سے جوگ کرکے کھلتی رہی ہے ہرگز نہیں کھلیگی اور جو اپنے من میں خوب بچار کر دیکھا جاوے تو صاف معلوم ہوگا کہ اس مت سے کبھی جیو کا کلیان نہیں ہو سکتا ہے۔ اور نہ من اور اندری بس ہو سکتی ہیں۔ اور جبکہ پھیلے

جگوں کے کرم اب بن نہیں سکتے ہیں اور اشٹانگ جوگ بھی نہیں ہو سکتا ہو ۔ تو
گیان جو ان کرموں کا پھل تھا کیسے پراپت ہوگا اس سے ظاہر ہے کہ جو کچھ آجکل کی
گیانی کہہ رہے ہیں اور مان رہے ہیں یہ باچک گیان ہے جیسے کہ کوئی کھبو کا
مٹھائی کا ذکر کرے اور نام اُن کے تفصیل وار لیوے پر اس طرح کرنے سے نہ
سواد زبان کو حاصل ہوگا اور نہ پیٹ بھریگا اس واسطے سنتوں نے اس گیان
مت کا ہر ایک کے واسطے بالکل نشیدھ کیا ہے اور جیو کی مکتی اور ادھار ست گورو
اور شبد بھگتی سے مقرر رکھا ہے اور اہنکاری اور بدیا وان اور روزگاری
اس پر ترک کریں گے ۔ اور اس کو سُنکر ناراض ہونگے اور جو جیو کہ پرمارتھی
ہیں اس بچن کو غور کر کے سمجھیں گے اور مانیں گے +

(نوٹ) جو آپ پر اعتراض کرے وہ اہنکاری جو ہاں میں
ہاں ملائے ۔ وہ سنت +

اوم شم




गुरुकुल कांगड़ी विश्वविद्यालय, हरिद्वार

